معرفت نامہ

(ماخوذ از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)

اور دیگر چند موضوعات

ترجمہ و تشریح :

السید افتخار حسین نقوی النجفی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہ ما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

معرفت نامہ ماخوذاز: زیارت امام زمانہ علیہ السلام (از مفاتیح الجنان)

اور دیگرچند موضوعات

ترجمہ وتشریح : السید افتخار حسین نقوی النجفی

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)

حصہ اول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ''

'' من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاھلیۃ ''

"جو شخص اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کی معرفت حاصل نہ کی تو وہ جاہلیت کے زمانہ کی موت مرا یعنی کفر پر مرا"۔

حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) کے حضور اظہار عقیدت

امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں

اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام سے کیسا رابطہ رکھا جائے اور ان کے بارے کیسا عقیدہ ہونا چاہیے اور یہ کہ میرے لئے پوری کائنات کے لئے ان کا کیافائدہ ہے، ان کی پہچان کیا ہے، آئمہ اطہار علیہ السلام نے زبان وحی ترجمان سے زیارات کے انداز میں ہمارے لئے سب کچھ بیان کردیا ہے ذیل میں ہم حضرت ولی العصر علیہ السلام کے متعلق تفصیلی عقیدت کے اظہار کے حوالے سے آپ کے حرم میں جا کر جو زیارت پڑھی جاتی ہے اس کا انداز بیان قارئین کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اپنی آخری حجت کے وسیلہ سے ہمیں ان تمام بیانات پرپورا اترنے کی توفیق عطا کرے۔

امام زمانہ علیہ السلام کا تعارف

١ السلام عَلَیکَ یَا خَلِیفَةَ اللهِ وَخَلِیفَةَ اٰبَآئِهِ المہ دِیّینَ السلام عَلَیکَ یَا وَصِیَّ الاَوصِیَآءِ المَاضِینَ السلام عَلَیکَ یَا حَافِظَ اِسرَارِ رَبِّ العَالَمِینَ۔

آپ علیہ السلام پر سلام اے اللہ کے خلیفہ (قائم مقام) اورہدایت یافتہ اپنے آباء کے جانشین (خلیفہ)۔

* اس کا مطلب یہ ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام ہی اس وقت اللہ کی مخلوق میں اللہ کے خلیفہ ہیں، اور تمام انبیاء اور اوصیاء کے آخری خلیفہ ہیں، آپ خاتم الاوصیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر سب سے پہلا خلیفہ "انی جاعل فی الارض خلیفہ" کا بیان جاری فرما کر، حضرت آدم علیہ السلام کو قرار دیا اور اپنا آخری خلیفہ اپنی زمین پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کو قرار دیا ہے"۔

آپ علیہ السلام پر سلام اے گزرے ہوئے زمانوں میں جو اوصیاء رہے ہیں، ان سب کے وصی علیہ السلام۔

* اس کا مطلب یہ ہوا کہ گذشتہ انبیاء علیہ السلام کے جتنے اوصیاء گزرے ہیں ان سب اوصیاء کا آخری سلسلہ امام زمانہ علیہ السلام ہیں اور آپ علیہ السلام سب اوصیاء علیہ السلام کے وصی ہیں اور آپ خاتم الاوصیاء علیہ السلام ہیں۔

اے رب العالمین کے اسرار اور رازوں کے نگہبان آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اپنی کائنات کے پوشیدہ اسرار ہیں جن سے انسان واقف نہیں ہے اور ان تمام اسرار کی حفاظت کرنے والا موجود ہے اور وہ حضرت ولی العصر علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام مہدی (عج) کی طہارت وساری مخلوق پر برتری

۲ السلام عَلَیکَ یَا بَقِیَّۃَ اللہِ مِنَ الصَّفوَۃِ المنتجَبِینَ السلام عَلَیکَ یَابنَ الأنوَارِ الزَّاھِرَۃِ السلام عَلَیکَ یَابنَ الأعلَامِ البَاھِرَۃِ السلام عَلَیکَ یَابنَ العِترَۃِ الطَّاھِرَۃِ السلام عَلَیکَ یَامَعدِنَ العُلُومِ النَّبَوِیَّۃِ

اے منتخب شدگان میں سے چنے ہوئے نمائندگان میں اللہ کے بقیہ۔ اے بقیۃ اللہ.....

* اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب بندگان کو اس زمین پر حجت بنا کر بھیجا اور پھر ان تمام منتخب افراد میں بھی انتخاب در انتخاب کیا اور سب سے برتر اور بزرگ تر حضرت ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین، رحمت العالمین ہیں اور ان کے بعد ان کے اوصیاء علیہ السلام ہیں اس بات کی طرف اشارہ دیا گیا ہے کہ ان سب میں آخری حجت اور اللہ کا ذخیرہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

* اے چمکتے دمکتے خوبصورت نورانی ہستیوں کے فرزند، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

* اے بہت ہی واضح، روشن اور سب پر عیاں پھیلے پرچموں کے فرزند، آپ علیہ السلام پر سلام۔

* اے عترت طاہرہ علیہ السلام کے فرزند، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

* ان جملوں میں آپ علیہ السلام کے نسب کی برتری کو بیان کیا گیا ہے آپ علیہ السلام کے تمام آباء و اجداد پاک و طاہر ہیں، مقدس ہیں، معروف ہیں، انوار ہیں، آپ علیہ السلام کی خلقت نورانی ہے، آپ علیہ السلام خاکی نہیں ہیں، جو آپ علیہ السلام سے جاہل رہے تو گویا وہ عقل کا اندھا ہے کیونکہ سورج کی روشنی سے اندھا ہی بے بہرہ ہوتا ہے، آپ علیہ السلام ایسا روشن اور واضح موجود ہیں کہ تھوڑا سا تامل کرنے پر آپ علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا سب کے لئے آسان ہے۔

اے علوم نبویہ کے معدن (کان)، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

٭ اس جملہ سے واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح ایک معدن میں خزانہ جمع ہوتا ہے جس کی انتہاء کو نہیں پہنچا جا سکتا، اور معدن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا اور وہ سب کے لئے ہوتا ہے لیکن معدن سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جو معدن تک خود کو پہنچاتا ہے اور معدن سے لینے کا ارادہ کرتا ہے، معدن اپنا فیض دینے کے لئے کسی کے گھر پر نہیں آجاتا، بلکہ معدن کے خزانہ کو لینے کے لئے محنت، مشقت اور جدوجہد کرنا ہوتی ہے۔ حضرت ولی العصر علیہ السلام، نبویہ علوم کی معدن ہیں بس جو بھی ان علوم و معارف سے کچھ لینا چاہتا ہے تو اسے اس ذات سے رابطہ کرنا ہوگا۔ ان سے لینے کے لئے اپنے اندر ضروری شرائط پوری کرنا ہوں گی، محنت و مشقت کرنا ہوگی، علوم بغیر حاصل کرنے کے نہیں ملتے، پڑھنا ہوگا، ان ذرائع سے علوم حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی جو آئمہ علیہ السلام نے ہمارے لئے تعلیم دیے ہیں۔

امام مہدی (عج) اللہ تک جانے کا وسیلہ

۳ السلام عَلَیکَ یَا بَابَ اللہِ الَّذِی لاَ یُوتیٰ اِلاَّ مِنہُ السلام عَلَیکَ یَا سَبِیلَ اللہِ الَّذِی مَن سَلَکَ غَیرَھھلَکَ

اے اللہ کا ایسا دروازہ کہ جس پر آئے بغیر خدا تک جانا ممکن نہیں ہے، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

٭ اے اللہ کا وہ راستہ کہ جس پر چلے بغیر خدا کا راستہ نہیں ملتا اور جو بھی اس راستہ کو چھوڑدے دوسرے راستہ سے خدا تک جانے کا ارادہ کرے گا، تو وہ ہلاک ہو گا آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

ان دو جملوں میں واضح کیا گیا ہے کہ خدا تک جانے اور توحید پرست بننے کے لئے حضرت ولی العصر علیہ السلام کو وسیلہ بنانا ہوگا جب تک اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام سے وصل نہ ہوں گے اس وقت تک خداوند سے وصل نہیں ہو سکتا، خدا تک جانے کا ذریعہ آپ ہی کی ذات ہے، اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہی اس راستہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستہ سے خدا تک جانے کا امکان ہے۔

امام مہدی (عج) ہر شئی پر ناظر

۴ السلام عَلَیکَ یَانَاظِرَ شَجَرَۃِ طُوبیٰ وَسِدرَۃِ المنتَھٰی

اے شجرہ طوبیٰ اور سدرہ منتہیٰ کے ناظر، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

شجرہ طوبیٰ سے مراد وہ درخت ہے جس کو قرآن مجید میں شجرہ طیبہ کا نام دیا گیا ہے جس کی وصفیں بیان کی گئی ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ اس مرکز کا نام ہے جس تک حضرت ختمی مرتبت شب معراج گئے تھے گویا ان دو عناوین کو بیان کرنے سے مقصود آپ کی عظمت وکرامت کو واضح کرنا ہے اور آپ علیہ السلام کی خلقت پر روشنی بھی ڈالنا مقصود ہے کہ آپ علیہ السلام ان انوار میں سب پر

نمایاں تھے کیونکہ آپ علیہ السلام ہی اللہ کے نمائندگان میں آخری ہیں لہٰذا آپ علیہ السلام سے پہلے(گذشتگان) سب کے حالات اور ان کے امتیازات اور مراتب پر آپ ناظر ہیں اور ان سے واقف وآگاہ ہیں اور سب پر آپ علیہ السلام کی نظر ہے ان کے حوالے سے کچھ بھی آپ علیہ السلام پر پوشیدہ نہ ہے، آپ علیہ السلام ہی سب کی مراد ہیں اور سب کے مقاصد کو آپ علیہ السلام نے ہی پورا کرنا ہے جو کچھ گذشتگان میں تھا وہ سب کچھ آپ علیہ السلام میں ہے، تب ہی تو آپ علیہ السلام سب کے وارث ہیں، سب کے علوم بھی آپ علیہ السلام کے پاس ہیں، سب کے فضائل اور تمام مراتب آپ علیہ السلام میں موجود ہیں آپ علیہ السلام کے وجود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نمائندگان کا مظہر کامل بنایا ہے۔

امام مہدی (عج) نور خدا

۵ السلام عَلَیکَ یَانُورَ اللهِ الَّذِی لاَیُطفٰی

اے اللہ کے نور جس نے بجھنا نہیں ہے جسے کوئی ختم نہیں کر سکتا، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

اللہ کا نور آپ علیہ السلام ہیں، یعنی آپ علیہ السلام اللہ کی پہچان ہیں، اللہ کا دین آپ علیہ السلام ہیں، اللہ کی کلام ناطق آپ علیہ السلام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو نور کہا ہے، اپنی کتاب کو نور کہا ہے، اپنی طرف سے ہدایت کو نور کہا ہے،، علم کو بھی نور کہا گیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے نمائندہ کو اپنا نور قرار دیتا ہے تو اس میں نور کے تمام معانی پوشیدہ ہوتے ہیں اور اس لفظ میں ایک اشارہ دیا جاتا ہے کہ اللہ کا نمائندہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا وہ سب کے لئے ہدایت ہوتا ہے، سب کا راہنما ہوتا ہے، سب کے لئے چراغ کا کام دیتا ہے اور پھر اللہ کا نمائندہ ایک ایسا منبع ہے کہ جسے کوئی نقصان نہیں دے سکتا، وہ اللہ کی رحمت کا مظہر کامل ہوتاہے، اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے کوئی مار سکتا ہے، یہ ساری وصفیں حضرت ولی العصر علیہ السلام میں موجود ہیں اس سے آپ علیہ السلام کی زندگی کی طرف بھی اشارہ ہے۔یعنی آپ علیہ السلام اس وقت زندہ موجود ہیں ۔آپ کا فیضان موافق ومخالف کیلئے اللہ کے اذان وارادے سے جاری و ساری ہے اور اس میں انقطاع نہیں ہے پوری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے نورانی وجود سے روشن و برقرار رکھا ہوا ہے ۔

امام مہدی(عج) حجت خدا

۶ السلام عَلَیکَ یَا حُجَّةَ اللهِ الَّتِی لاَتخفٰی السلام عَلَیکَ یَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰی مَن فِی الاَرضِ وَالسَّمَآءِ

* اے اللہ کے ایسے نمائندہ جو کہ مخفی نہیں رہ سکتے، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔
* اہل زمین اور اہل آسمان پر اللہ کی حجت، آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

٭ ان دو جملوں میں آپ علیہ السلام کو اللہ کی حجت کہا گیا ہے، حجت کا معنی دلیل، راہنما کے ہوتا ہے اور ایسی شئ پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعہ کوئی شخص اپنی بات منوا سکے اور جو ہستی اللہ کی حجت قرار پاتے ہیں تو گویا وہ ایسی ہستی ہوتے ہیں جن کے وجود سے اللہ کا وجود ثابت ہوتا ہے، جن کے بیان سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے، وہی اللہ کے نمائندہ ہیں اور اللہ اپنی مخلوق سے ان کے ذریعہ سوال کرے گا کہ میرا نمائندہ، میری پہچان کروانے کے لئے موجود تھا اور تم نے کس وجہ سے میرا انکار کردیا، منکرین لاجواب ہوں گے، اللہ کی حجت کا معنی یہ بھی ہے کہ ان کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے تمام بندگان پر ہی فرض کیا بلکہ زمین وآسمان میں جتنی مخلوقات ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو فرض قرار دیا اور ساری مخلوقات آپ کے فرمان کے تحت چل رہی ہے، ہر شئ کی افادیت اللہ کے حکم و ارادہ و مشیت سے آپ کے وجود سے وابستہ ہے اور ہر شئ آپ کے سامنے خاضع و خاشع ہے جبکہ بندگان کو حکم ہے کہ وہ بھی آپ کے حضور سر تسلیم خم کریں اور آپ کے سلطانی فرامین کی خلاف ورزی نہ کریں۔

امام مہدی علیہ السلام کی معرفت

۷ السلام عَلَیکَ سَلاَمَ مَن عَرَفَکَ بِمَا عَرَّفَکَ بِہِ اللّٰہُ وَنَعتَکَ بِبَعضِ نُعُوتِکَ الَّتِیۤ اَنتَ اَھلُھَا وَفَوقَھَا

٭ آپ علیہ السلام پر ایسے شخص کی مانند سلام ہو اے میرے مولا: جس نے آپ علیہ السلام کو اس طرح سے پہچان لیا جیسی آپ کی پہچان اللہ تعالیٰ نے اس کے واسطے کرائی ہے اور اس نے آپ علیہ السلام کے اوصاف میں سے کچھ اوصاف کو بیان کیا ہے، ایسے اوصاف جن کے آپ علیہ السلام لائق ہیں بلکہ آپ علیہ السلام تو ان اوصاف سے بھی مافوق ہیں جن کا اظہار بندگان کر سکتے ہیں۔

اس جملہ میں سلام پیش کرنے والا اپنی عاجزی اور کمزوری کا اظہار کررہا ہے اس لئے وہ سلام بھیجنے کی کیفیت کو ایسے شخص کے سلام کی طرف نسبت دے رہا ہے کہ جسے آپ علیہ السلام کی مکمل معرفت ہے اور ساتھ یہ بھی بتا دیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے جتنے بھی اوصاف بیان کیے جائیں ان کے ذریعہ آپ کا حق ادا نہیں ہوتا آپ علیہ السلام ہر اچھی صفت کے لائق ہیں لیکن حق بات یہ کہ آپ علیہ السلام ان اوصاف میں نہیں سموپاتے، آپ علیہ السلام تمام اوصاف سے مافوق ہیں، ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ کوئی بھی آپ علیہ السلام کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔

مگر یہ کہ خود خدا آپ کی معرفت کروا دے، یہ بات حضور پاک کی اس حدیث کی طرف اشارہ بھی ہے جس میں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ اے علی علیہ السلام! تیری معرفت یا اللہ کو ہے یا مجھے اور میری معرفت یا اللہ کو ہے یا آپ کو، جس طرح اللہ کی معرفت جو ہے وہ یا تو اے علی علیہ السلام آپ کو ہے یا مجھے....آج یہی بات آخری وصی کیلئے پوری طرح صادق ہے۔

پس آج کے دور میں حضرت ولی العصر علیہ السلام کی معرفت تو ان ہستیوں ہی کو ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نمائندہ اپنی زمین پر بنایا ہے یعنی آپ کی صحیح معرفت اللہ کو ہے، جو آپ کا خالق و مالک ہے اور اللہ کے رسول کو ہے اور اللہ کے رسول کے اوصیاء جو آپ سے پہلے ہوئے، ان کو ہے اور ان ہستیوں نے جن اوصاف کے ساتھ آپ کی پہچان کروائی وہ آپ کے سارے اوصاف نہین ہیں بلکہ بعض اوصاف ہیں بس میں اپنے سلام کو ان سے منسوب کرتا ہوں کہ ان ہستیوں نے جس معرفت سے آپ پر سلام بھیجا ہے ویسا ہی سلام میری طرف سے آپ علیہ السلام پر ہو اگرچہ اس سلام کی کنہ اور حقیقت سے میں واقف نہیں ہوں۔

امام وقت کے بارے عقیدہ کیسا ہو؟

امام زمانہ علیہ السلام سے اظہار عقیدت کا انداز

۸ اَشهَدُ اَنَّکَ الحُجَّةُ عَلٰی مَن مَّضٰی وَمَن بَقِیَ وَاَنَّ حِزبَکَھمُ الغٰلِبُونَ وَاَو لِیَآءَکَھمُ الفَآئِزُونَ وَاَعدَآءَکَھمُ الخَاسِرُونَ وَاَنَّکَ خَازِنُ کُلِّ عِلمٍ وَّفَاتِقُ کُلِّ رَتقٍ وَّمُحَقِّقُ کُلِّ حَقٍّ وَّمُبطِلُ کُلِّ بَاطِلٍ رَضِیتُکَ یَا مَولاَیَ اِمَامًا وَّھَادِیًّا وَّوَلِیًّا وَّمُر شِدًا لَّآ اَبتَغِی بِکَ بَدَلاً وَّلَآ اَتَّخِذُ مِن دُونِکَ وَلِیًّا

اے میرے امام علیہ السلام : میں گواہی دیتا ہوں! بے شک آپ علیہ السلام حجت ہیں ان پر جو گذر گئے اور ان پر بھی آپ علیہ السلام حجت ہیں جو باقی ہیں اور یہ کہ آپ کی جماعت نے سب پر غلبہ حاصل کرنا ہے اور جو آپ کے اولیاء ہوں گے آپ کے ساتھی ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے اور جو آپ علیہ السلام کے دشمن ہیں وہ خسارہ اٹھانے والے ہوں گے اور یہ کہ آپ ہی ہر علم کے خزانہ دار ہیں اور ہر مشکل و پیچیدہ امر کو سلجھانے والے آپ علیہ السلام ہی ہیں ۔

ہر حق کو ثابت کرنے والے اور اس کو وصول کرنے والے آپ علیہ السلام ہی ہیں ، ہر باطل کو ختم کرنے والے ، اسے مٹانے والے اور اس کے بطلان اور غلط ہونے کو ثابت کرنے والے بھی آپ علیہ السلام ہیں ۔

اے میرے مولا! میں نے آپ کو اپنا امام بنایا ہے، آپ علیہ السلام میرے ہادی ہیں ، میرے رہبر ہیں ، میرے ولی ہیں ، میرے سرپرست ہیں ، میرے مرشد ہیں ۔

میرے مولا! میں آپ علیہ السلام کے بدلے میں کسی بھی چیز کو نہیں چاہتا ہوں اور نہ ہی آپ کے سوا کسی کو اپنا ولی مانتا ہوں، آپ ہی میری پسند اور آپ علیہ السلام ہی میرے لئے سب کچھ ہیں ۔

امام مہدی (عج) تمام انبیاء پر حجت

اس حصہ میں جو کچھ عقیدت کا اظہار کیا گیا بڑا واضح و روشن ہے تشریح کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا اس جگہ ایک جملہ جو بیان ہوا ہے کہ آپ گذشتگان پر حجت خدا ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ سے پہلے جتنے اوصیاء، اللہ کے خلفائ، انبیائ علیہ السلام، رسل، اللہ کے نمائندگان گذرے ہیں، سب پر آپ حجت ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ سب آپ علیہ السلام پر ایمان لائے اور سب نے آپ علیہ السلام کا تعارف کروایا اور یہ ان پر لازم تھا، ہر نبی نے آپ کے بارے اپنی امت سے اقرار لیا۔

اللہ کی طرف سے آخری حجت آپ ہی کو قرار دیا گیا آپ کے آباءو اجداد کو آپ پر تقدم کا شرف حاصل ہے جیسے حضور پاک کو آخری نبی ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس حوالے سے انہیں آپ علیہ السلام پر برتری بھی ہے، آپ نے اپنے جدامجد کے لائے ہوئے دین ہی کو نافذ کرنا ہے، اس کے لئے ہی کام کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا بقیہ قرار دے کر آپ کے لئے یہ اعزاز دیا ہے کہ آپ وہ کام کریں جو آپ سے پہلے آنے والوں نے نہ کیا اور اسی آرزو میں مر گئے، شاید یہی وجہ ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام، امام محمدباقرعلیہ السلام، امام رضا علیہ السلام آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے،!! میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان جائیں۔ کبھی آپ علیہ السلام کا نام سن کر احترام سے کھڑے ہو جاتے ہیں، کبھی فرماتے ہیں کہ میں اگر ان کا زمانہ پالوں تو اپنی زندگی کو ان کے لئے بچا کر رکھو ںحضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اس فرزند کی خدمت میں رہنے کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام آپ کے دیدار کے لئے بے تاب نظر آتے ہیں، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آپ علیہ السلام کی غیبت کے طولانی ہونے کو یاد کر کے گریہ وزاری کرتے ہیں اور بے تاب ہو جاتے ہیں۔

حضور اکرم اپنے بیانات میں آپ علیہ السلام کا تعارف کرواتے ہیں اور آپ علیہ السلام کی اہمیت اپنی امت کو بتاتے ہیں اور اپنی ساری زندگی کا ثمر آپ کو قرار دیتے ہیں، یہ سب کچھ پڑھنے سے اس جملہ کا معنی سمجھ میں آجانا چاہیے کہ آپ اپنے سے پہلے آنے والوں پر کیسے حجت ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں ان پر بھی آپ علیہ السلام حجت ہیں، یہ تو بڑا واضح ہے جب آپ گذشتگان پر حجت ہیں تو بعدوالوں پر تو بطریق اولیٰ حجت قرار پائیں گے۔

حضرت امام مہدی (عج) کی کامیابی

اسی بیان میں آپ علیہ السلام کی کامیابی کے یقینی ہونے پر، آپ کی جماعت اور ساتھیوں کے غلبہ کے حتمی ہونے کو بھی بیان کیا گیا۔ شکست آپ علیہ السلام کے دشمنوں کا مقدر ہے، آپ علیہ السلام ہی نے حق کی پہچان کروانا ہے، حق آپ نے غاصبوں سے وصول کرنا ہے، آپ نے حق کو نافذ کرنا ہے، باطل کا خاتمہ بھی آپ علیہ السلام کے ہاتھوں ہونا ہے اور باطل کی صحیح پہچان بھی آپ علیہ السلام نے کروانا ہے، آپ علیہ السلام سے قبل باطل کی پوری طرح لوگوں کو پہچان بھی نہ ہوئی آپ ہی "جاءالحق وزھق الباطل وان الباطل کان زھوقا" کا مکمل مصداق ہیں، مرشد آپ ہیں، آپ کے سوا کسی کو مرشد کہنا بھی

درست نہیں ہے.... البتہ جو آپ علیہ السلام تک بھٹکے ہوئے بندگان کو پہنچائے تو آپ علیہ السلام تک پہچانے میں وہ شخص مرشد کا عارضی عنوان اور مجازی طور پر اپنے لیے اس عنوان کو لے سکتا ہے۔ ولایت مطلقہ آپ علیہ السلام کے پاس ہے، اس لئے اعلان کیا گیا کہ آپ علیہ السلام ہی ولی ہیں، سرپرست آپ ہیں، ہادی آپ ہیں، وہ شخص خسارہ میں رہ گیا جو آپ علیہ السلام کو چھوڑ کر کسی اور کا دامن تھام لے۔

مرشد کل آپ علیہ السلام ہیں۔ جو علماء، مجتہدین، عرفاء دوسروں کو آپ علیہ السلام کی راہنمائی کرتے ہیں، آپ کے ساتھ گم گشتگان کو وصل کرتے ہیں وہ درحقیقت حقیقی مرشد تک پہنچانے کا وسیلہ ہیں اور بس!! اس سے زیادہ کچھ نہیں .... سب کچھ آپ علیہ السلام خود ہیں۔ باقی سب آپ تک پہنچانے کا وسیلہ ہیں اور آپ تک پہنچ کر ہی خدا تک پہنچا جاسکتا ہے آپ ہی وہ ذات ہیں جو ہر شئی کو رب العالمین سے وصل کر دیتے ہیں ۔

حضرت ولی العصر علیہ السلام کی کچھ خصوصیات

۹ اَشهَدُ اَنَّکَ الحَقُّ الثَّابِتُ الَّذِی لاَ عَیبَ فِیهِ وَاَنَّ وَعدَ اللهِ فِیکَ حَقّ لَّآ اَرتَابُ لِطُولِ الغَیبَةِ وَبُعدِ الاَمَدِ وَلَآ اَتَحَیَّرُ مَعَ مَن جَهِلَکَ وَجَهِلَ بِکَ مُنتظِر مُّتَوَقِع لِّاَیَّامِکَ

اے میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ ہی وہ حق ثابت ہیں کہ جس میں کوئی نقص اور عیب نہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے جو وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے.... اور اس نے ضرور پورا ہونا ہے، میں آپ کی غیبت کے طولانی ہوجانے کی وجہ سے اس بارے شک و شبہ نہیں کرتا ہوں، آپ کی انتہاء کے دور ہوجانے سے بھی میں شک میں نہیں پڑتا ہوں، اور نہ ہی میں حیران ہوتا ہوں، باوجودیکہ ایسے افراد موجود ہیں جو آپ علیہ السلام سے جاہل ہیں اور وہ افراد بھی جو آپ علیہ السلام کی عدم معرفت کی وجہ سے جہالت میں جا پڑے، تو میں ایسا بھی نہیں ہوں، میں آپ کے آنے کی انتظار میں ہوں اور آپ علیہ السلام کے ایام کی آمد کی پوری توقع رکھتا ہوں۔

ان جملوں میں آپ کو حق ثابت کیا گیا ہے، اس جملہ کے ذریعہ اس مفہوم کو بیان کیا گیا جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا تھا "علی مع الحق والحق مع علی اللھم ادر الحق حیث دار علی" علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کیساتھ ہیں اے اللہ حق کو ادھر گھمادے جس طرف علی علیہ السلام جائیں۔

اس حدیث میں علی علیہ السلام مولا کو ایک ثابت اور نہ بدلنے والا شخص متعارف کروایا گیا اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ علی علیہ السلام جس حال میں جس کیفیت میں جس پوزیشن میں ہونگے تو وہ ہی خود حق ہیں، اسی بات کو ان جملوں میں خاتم

الاوصیاء حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے فرزند بقیۃ اللہ حضرت امام مہدی (عج) کیلئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ ہی وہ حق ثابت ہیں جس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں آپ حاضر ہوں تو آپ ہی حق ہیں آپ غائب رہیں تو بھی حق ہیں آپ ظہور فرمائیں تو حق ہیں جنگ کریں تو حق ہیں ۔بہر حال آج کے زمانہ میں حق واقعی آپ ہی کی ذات ہے اور جو شخص جس قدر آپ سے رابطہ میں رہے گا اسی قدر وہ شخص حق پر ہوگا اور جو شخص جس قدر آپ سے دور ہوگا وہ اتنا ہی باطل کے قریب ہوگا اس بیان میں آپ کی غیبت کے طولانی ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ کہ مومن وہی ہے جو آپ کی طولانی غیبت سے پریشان ہوکر ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے بلکہ آپ کی انتظار میں رہے اور یہ کہ آپ کی آمد یقینی ہے اس میں کوئی شک نہیں ۔

امام مہدی (عج) اور ظالموں سے انتقام

۱۰ وَاَنتَ الشَّافِعُ الَّذِی لَاتنَازَعُ وَالوَلِیُّ الَّذِی لَاتدَافعُ ذَخَرَکَ اللّٰہُ لِنُصرَۃِ الدِّینِ وَاِعزَازِ المومِنِینَ وَالاِنتقَامِ مِنَ الجَاحِدِینَ المَارِقِینَ

اے میرے مولا! آپ علیہ السلام ہی شفاعت کرنے والے ہیں جس میں کوئی جھگڑا نہیں ہے اور آپ علیہ السلام ہی تو وہ ولی ہیں جسے کوئی اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین کے لئے ذخیرہ کیا ہے اور مومنین کی عزت افزائی کے واسطے آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ منکروں، سرکشوں، منحرفوں سے انتقام لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو باقی رکھا ہوا ہے۔

ایک بات تو اس بیان میں یہ واضح کی گئی کہ آپ علیہ السلام حق ثابت ہیں، اس میں کسی قسم کا تزلزل نہیں ہے، کمزوری بھی نہیں، آپ علیہ السلام بے عیب ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ دیا ہے کہ آپ علیہ السلام کے ذریعہ پوری دھرتی پر اللہ کی حکومت قائم ہوگی، اسلام، دین غالب آپ علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا، آپ علیہ السلام ہی مکمل عدل کا نفاذ کریں گے، تمام دشمنوں سے ظالموں سے، کافروں سے، ملحدوں سے آپ ہی انتقام لیں گے، یہ وعدہ برحق ہے، ضرور پورا ہوگا، اس کے خلاف نہ ہوگا، یعنی زمین کا مستقبل تابناک ہے، زمین امن کا گہوارہ ضرور بنے گی، آپ علیہ السلام ہی کے ذریعہ دین کی نصرت ہوگی، مومنوں کو عزت ملے گی، کافر ومنافق ذلیل و خوار ہوں گے، سب ظالموں سے انتقام لیا جائے گا، آپ کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اور نہ ہی آپ علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنا دفاع کر سکے گا، نہ ہی کوئی آپ کو اپنی حیثیت اور مقام سے ہٹا سکے گا آپ علیہ السلام کی کامیابی یقینی ہے اور یہ کامیابی اسی دنیا میں ہونا ہے آخرت کے آنے سے پہلے ہونا ہے۔آپ ہی وہ سفارشی اور شافع ہیں جس میں کوئی جھگڑا کرنے کی گنجائش نہیں ہے، آپ اللہ کا ذخیرہ ہیں، آپ کے ذریعہ مومنین کو عزت اور منافقوں پر، کافروں پر، مشرکوں پر غلبہ حاصل ہوگا آپ مومنوں کی عزت ہیں ۔

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ دوم

امام زمانہ علیہ السلام کے مبارک وجود کے فوائد

۱۱ اَشھَدُ اَنَّ بِوَلاَ یَتِکَتق بَلُ الاَعمَالوَتُزَکیَّ الاَف عَالوَتُضَاعَفُ الحَسَنَاتُ وَتُم حَی السَّیّئَاتُ فَمَن جَآء بِوَلَایَتِکَ وَاعترَفَ بِاِمَامَتِکَ قُبِلَت اَع مَالُہ وَصُدِّقَت اَقَ وَالُہ وَتَضَاعَفَت حَسَنَاتہ وَمُحِیَت سَیِّئَاتُہ وَمَن عَدَلَ عَن وِّلَایَتِکَ وَجَھِلَ مَع رِفَتَکَ وَاستَبدَلَ بِکَ غَیرَکَ کَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی مِن خَرِہٖ فِی النَّارِ وَلَم یَقبَلِ اللّٰہُ لَہ عَمَلاً وَّلَم یُقِم لَہ یَومَ القِیٰمَۃِ وَزنًا۔

اے میرے مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ سارے اعمال آپ علیہ السلام کی ولایت سے قبول کئے جائیں گے، اور تمام کاموں کی نشوونما اور تزکیہ اور پاکیزگی بھی آپ علیہ السلام کی ولایت سے ہے۔ تنگیاں آپ کے ولایت کی وجہ سے دور ہوجاتی ہیں اور گناہوں کو آپ ہی کی ولایت سے بالکل مٹا دیا جاتا ہے۔

اے میرے مولا! جو شخص آپ علیہ السلام کی ولایت کو لے کر آئے گا اور آپ کی امامت کا معترف ہوگا تو اس کے اعمال قبول ہوں گے، اس کی باتوں کی تصدیق کی جائے گی، اس کی نیکیاں چند برابر ہوجائیں گی، اس شخص کی خطاوں اور غلطیوں کو اس کے نامہ اعمال سے مٹا دیا جائے گا۔

اے میرے مولا! جو شخص آپ علیہ السلام کی ولایت سے پھر گیا اور آپ علیہ السلام کی معرفت سے جاہل رہا اور آپ علیہ السلام کی بجائے آپ کے غیر کو اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ آتش جہنم میں پھینک دے گا، اللہ تعالیٰ اس کا کوئی بھی عمل قبول نہ کرے گا اور قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے اعمال کا جائزہ لینے کے لئے ترازو بھی نہیں لگایا جائے گا۔

ان جملوں میں امام زمانہ علیہ السلام کی ولایت اور امامت کو تسلیم کرنے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں اور منکرین ولایت و امامت کو جو نقصان اٹھانا پڑے گا اس کا بیان ہے۔

ولایت و امامت کے اقرار کے فوائد

۱۔ اعمال قبول ہوں گے۔

۲۔ نیکیاں چند برابر ہو جائیں گی۔

۳۔ گناہوں کو نہ فقط معاف کر دیا جائے گا بلکہ نامہ اعمال سے انہیں بالکل مٹا دیا جائے گا۔

۴۔ ایسے شخص کے اقوال کی تصدیق کی جائے گی ظاہر ہے یہ تصدیق فرشتے کریں گے، یا پھر اللہ کے معصوم نمائندگان کریں گے کہ جو کچھ ان کا ماننے والا کہہ رہا ہے وہ صحیح ہے۔

منکرین ولایت کا انجام

۱۔ اعمال قبول نہ ہوں گے۔

۲۔ نیکیاں اکارت جائیں گی۔

۳۔ گناہوں پر سزا ملے گی۔

۴۔ جہنم میں ڈالا جائے گا اور ذلت کے ساتھ اوندھے منہ پھینکا جائے گا۔

۵۔ ایسے اشخاص کے اعمال جتنے بھی ہوں ان کے بارے قیامت کے دن کوئی وزن نہ ہوگا۔

وہ سب نیک کام بے وزن، بے حیثیت، بے وقعت ہو جائیں گے۔

امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت اور ولایت قبول کرنے کا اعلان

اے میرے مولا! جو کچھ میں نے اوپر کہا ہے اس کے بارے میں اس مقام پر اللہ کو اپنے تمام اعترافات پر گواہ بناتا ہوں اللہ کے فرشتوں کو اس پر گواہ بناتا ہوں اور میرے مولا خود آپ علیہ السلام کو بھی اس پر گواہ بناتا ہوں جو میں نے کہا ہے جو میں نے زبان سے اقرار کیا ہے، اس سب کا ظاہر جس طرح ہے اسی طرح اس کا باطن بھی ہے جیسا اعلان کیا گیا ہے اسی طرح اس کی مخفیانہ حالت بھی ہے۔

اور اے مولا! آپ علیہ السلام بھی اس پر گواہ اور شاہد ہیں۔

میرے مولا! یہ میرا عہدوپیمان ہے جو میں آپ علیہ السلام کے سپرد کر رہا ہوں۔

ان سارے اعترافات کی وجہ

۲۱ اُشهِدُ اللّٰہَ وَاُشهِدُ مَلآئِکَتَه وَاُشهِدُکَ یَامو لاَیَ بِهٰذَا، ظَاهِرُه کَبَاطِنَه وَسِرُّه کَعَلاَ نِیَتِه وَاَنتَ الشَّاهِدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَهُوَ عَهدِی ◌ اِلَیکَ وَمِی ثَاقِی لَدَیکَ،اِذ اَنتَ نِظَامُ الدِّینِ وَیَعسُو بُ المُتَّقِینَ وَعِزُّ المُوَحِّدِینَ وَ بِذٰلِکَ اَمَرَنِی رَبُّ العَالَمِینَ فَلَوتطَاوَلَتِ الدُّهُورُ وَتَمَادَتِ الاَعمَارُ لَم اَزدَد فِیکَ اِلاَّ یَقِینًا وَّلَکَ اِلاَّ حُبًّا وَّعَلَیکَ اِلاَّ مُتَّکَلاً وَّمُعتمَدًا وَّلِظُهُورِکَ اِلاَّ مُتَوَقِّعًا وَّمُنتَظِرًا وَّلِجِهَادِی بَینَ یَدَیکَ مُتَرَقِبًا فَابذُلُنفسِی وَمَالِی وَوَلَدِی وَاَهلِی وَجَمِیعَ مَاخَوَّلَنِی رَبِّی بَینَ یَدَیکَ وَالتَّصَرُّفَ بَینَ اَمرِکَ وَنَهیِکَ

اے میرے مولا! میں ایسا اعلان کیوں نہ کروں میرے یہ سارے اعترافات کیوں نہ ہوں کیونکہ!

میں جو کچھ کہہ رہاہوں اس میں سب سے پہلے اللہ کو گواہ بناتا ہوں ، پھر اللہ کے فرشتوں کو اور خود آپ کو اے میرے مولا ! اپنا گواہ بناکر یہ سارے اعترافات کررہاہوں ، اوریہ سب کچھ اس لئے تاکہ میرا ظاہر اور باطن ایک ہوجائے اور میرے دل کی بات ہی زبان پر ہو میرا اعلان اور میرا سب ایک ہوجائیں اور سب اس پر اے میرے مولا آپ ہی گواہ اوعرشاہد ہیں ، اوریہ میرا اے میرے مولا ! آپ کے ساتھ عہد وپیمان ہے کیونکہ !....

آپ علیہ السلام ہی تو نظام دین ہیں ، آپ علیہ السلام ہی تو شیعوں کے یعسوب و سردارہیں ، آپ علیہ السلام ہی تو موحدین کی عزت ہیں ، پھر رب العالمین کا میرے لئے یہی حکم ہے، اگر زمانے لمبے ہوجائیں، عمریں بڑی ہو جائیں، تو یہ سب کچھ میرے لئے سوائے مزید یقین لانے کے اور کچھ نہ لائے گا اور آپ علیہ السلام کے بارے محبت میں اضافہ ہی ہوگا، کمی ذرا برابر نہ آئے گی، آپ علیہ السلام ہی پر میرا اعتماد اور بھروسہ بڑھے گا اور آپ علیہ السلام کے ظہور کی ہر آن توقع رہے گی اور میری انتظار اور آپ کے لئے آمادہ ہی آمادہ ہوگی اور میں تو آپ علیہ السلام کے سامنے جہاد کرنے کے لئے شدت سے انتظار ہی میں رہوں گا، میں اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد، اپنے عیال اور جو بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے میرا کوئی عنوان ہے ، حیثیت ہے، تعلق ہے، سب کچھ کو آپ علیہ السلام کے حضور دے دوں گا، آپ علیہ السلام کے راہ میں قربان کردوں گا اور میں آپ علیہ السلام کے امر اور نہی کے درمیان ہی رہوں گا آپ علیہ السلام جو حکم دیں گے ویسے ہی کروں گا جس سے روک دیں گے میں اس سے رک جاوں گا۔

ایک مومن کی آرزو

۳۱ مو لاَیَ فَاِن اد رَکتُ اَیَّامَکَ الزَّاهِرَةَ وَاَعلاَمَکَ البَاهِرَةَ فَهَآ اَنَا ذَا عَبدکَ المتَصَرِّفُ بَینَ اَم رِکَ وَنه یِکَ اَر جُو
بِهِ الشَّهَادَةَ بَینَ یَدَیکَ وَالفوزَ لَدَیکَ مَو لاَیَ فَاِن اَدرَکَنِی المِوتُ قَبلَ ظُهُو رِکَ فَاِنّیٓ اَتَوَسَلُ بِکَ وَبِاٰبَآئِکَ
الطَّاهِرِینَ،اِلَی اللّٰهِتعَالٰی وَاَسئلُه اَن یُّصَلّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن یَّجعَل لِیکَرَّةً فِی ظُهُو رِکَ وَرَجعَةً فِیٓ اَیَّامِکَ لِاَبلُغَ
مِن طَاعَتِکَ مُرَادِی وَاَشفِیَ مِن اَعدَآئِکَ فُوئَادِی

اے میرے مولا!اگرتو میںنے آپ علیہ السلام کے خوشحال دنوں کو پالیا اور آپ علیہ السلام کے روشن اور واضح پرچموں کی چھاوں میرے نصیب میں ہوئی تو یہی میری آرزو ہے، یہی مقصود و مراد ہے ، تو میں تیرا بندہ تیرے احکام کے تابع ہو کر رہوں گا اور جس سے آپ علیہ السلام روک دیں گے اس سے رک جاوں گا اور اس طرح میں آپ کے حضور میں شہادت کی آرزو رکھتا ہوں اور آپ کے ہاں کامیابی حاصل کرنے کی امید لگائے بیٹھاہوں یعنی اگر میں زندہ ہوا اور آپ کے خوشحال دنوں کو پالیا، آپ کی حکومت میں میرا رہنا نصیب ہوگیا تو پھر میری آرزو یہی ہے جو اوپر بیان کی گئی اور اگر ایسا نہ ہوتو اس کے لئے اس طرح عرض گزار ہوں ۔

اے میرے مولا! اگر مجھے موت نے آپ علیہ السلام کے ظہور سے پہلے آلیا، تو پھر میں آپ کے ذریعہ متوسل ہوں، آپ علیہ السلام کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور آپ علیہ السلام کے طاہر و اطہر آباء کو وسیلہ بناتا ہوں، اللہ کے حضور اور اللہ تعالیٰ سے پہلے تو میرا سوال یہ ہے کہ: وہ محمد و آل علیہ السلام محمد پر صلوات بھیجے اور اس کے بعد میرا سوال اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ وہ مجھے آپ علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ میں دوبارہ لے آئے اور آپ علیہ السلام کی خوشحالی کے دنوں میں میرے لئے دوبارہ آنا قرار دے تاکہ میں آپ کی اطاعت میں آکر اپنی مراد کو پالوں اور تیرے دشمنوں سے انتقام لے کر سینہ میں لگی آگ کو بجھا لوں۔

زائر کی آرزو اور درخواست

۴۱ مَو لاَیَ وَقفتُ فِی زِیَارَتِکَ مَو قِفِ الخَاطِئِینَ ،النَّادِمِینَ، الخَآئِفِینَ مِن عِقَابِ رَبِّ العَالَمِینَ وَقَدِ اتَّکَلتُ عَلٰی شَفَاعَتِکَ وَرَجَوتُ بِمُوَالاَتِکَ وَشَفَاعَتِکَ،مَح وَذُنُو بِی وَسَترَعُیُو بِی وَمَغفِرَةَ زَلَلِی ،فَکُن لِّوَلِیِّکَ یَامَو لاَیَ عِند تحقِیقِ اَمَلِه وَاسئلِ اللّٰہ غُفرَانَ لَہ فَقَدتعَلَّقَ بِحَب لِکَ وَتَمَسَّکَ بِوَلاَیَتِکَ وَتبَرَّء مِن اَعدَآئِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِه وَاَنجِز لِوَلِیِّکَ مَا وَعَدته اَللّٰھُمَّ اَظهر کَلِمَتَه وَاَعلِ دَعوَتَه وَان صُرهُ عَلٰی عَدُوِّہ وَعَدُوِّکَ یَارَبَّ العَالَمِینَ

یہ زیارت کیونکہ امام زمانہ علیہ السلام کے گھر کے دروازہ پر سامرہ میں پڑھی جاتی ہے اور اس زیارت کو پڑھ کر زائر آپ کے گھر (سرداب) میں (سامرہ عراق) داخل ہوتا ہے، تو سابقہ بیانات کے بعد زائر، ان الفاظ کو ادا کرتا ہے، جس میں زائر اپنی خطاوں کو یاد کرتا ہے، اپنی کمزوریوں کا ذکر کرتا ہے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اپنی دوسری حاجات پیش کرتا ہے، زائر کی درخواست کچھ اس طرح سے ہے۔

اے میرے مولا! میں آپ علیہ السلام کی زیارت کے لئے ٹھہرا ہوں، جس طرح خطا کار اور مجرم آٹھہرتے ہیں، میں بھی ایک مجرم ہوں، پشیمان ہوں، رب العالمین کی جانب سے سزا ملنے کا مجھے خوف لاحق ہے، میرے مولا! میں نے تو آپ علیہ السلام کی سفارش پر امید باندھ رکھی ہے، آپ علیہ السلام کو سفارشی بنانے آیا ہوں، آپ علیہ السلام سے جو میری محبت ہے، میں آپ کا موالی ہوں، میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ علیہ السلام میرے گناہوں کو ختم کرانے میں اللہ رب العالمین کے ہاں میری سفارش کردیں اور یہ کہ خداوند میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری تمام لغزشوں کو بخش دے۔

اے میرے مولا! میں نے آپ علیہ السلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا ہے، آپ علیہ السلام کا دامن تھاما ہے، آپ علیہ السلام کی ولایت سے رشتہ جوڑا ہے، آپ علیہ السلام سے محبت ہے، آپ علیہ السلام کے در پر کھڑا ہوں، آپ علیہ السلام کا ہوں، جیسا بھی ہوں، آپ علیہ السلام کے دشمنوں پر تبرا ہے، آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے بیزار ہوں، ان سے نفرت ہے بس آپ میری سفارش کریں، میرے گناہوں کو ختم کروادیں۔

زائر منزل یقین پر

امام علیہ السلام کی خدمت میں اپنی درخواست پیش کرنے کے بعد زائر کو اس قدر یقین ہو جاتا ہے کہ میرے مولا میری سفارش ضرور کریں گے مجھے اپنے دروازہ سے خالی نہ پلٹائیں گے کیونکہ ان کے جدامجد کا فرمان ہے کہ کوئی سوالی آپ علیہ السلام کے پاس آئے تو اسے خالی نہ لوٹاو اور پھر میں تو ان کا چاہنے والا ہوں، ان کا دوست ہوں، ان کے دشمنوں پر تبرا بھیجتا ہوں پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اپنے در سے خالی پلٹاءدیں۔ اب زائر جب اس حالت میں آجاتا ہے تو پھر خداوند سے درخواست کرتا ہے اور درخواست کا انداز بھی یہ اختیار کرتا ہے کہ پہلے محمد وآل علیہ السلام محمد پر خداوند سے صلوات بھیجنے کی درخواست کرتا کیونکہ یہ وہ دعاءیقینی قبول ہوتی ہے اس کے بعد خداوند سے اپنی درخواست کرتا ہے زائر کا انداز کچھ اس طرح ہے۔اے اللہ! محمد وآل علیہ السلام محمد پر صلوات بیھج دے اور اے اللہ اپنے ولی کے لئے جو وعدہ دیا ہے کہ تیری زمین پر ان کی حکومت ہوگی اے اللہ تو اس وعدہ کو پورا فرما دے۔

اے اللہ:ان کی کسی بات کو ظاہر کردے، ان کی دعوت بام عروج پر پہنچا دے۔

ان کا بیان ہی ہر جگہ نافذ ہو، ان کے اور اپنے دشمن کی نابودی کے واسطے ان کی مدد فرمادے، اے رب العالمین:اے اللہ : محمد وآل علیہ السلام محمد پہ صلوات بیھج دے اور اپنے مکمل کلمہ کا اظہار کردے۔

اللہ کا دین اللہ کا مکمل کلمہ ہے

۵۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَظہر کَلِمَتکَ التَّآمَةَ وَمُغَیَّبکَ فِیۤ اَر ضِکَالخَآئِفَ المتَرَقِّباَللّٰھُمَّ ان صُرھنَصرًا عَزِیٓ زًا وَّافتح لَه فَت حًا یَّسِی رًااَللّٰھُمَّ وَاَعِزَّبِهِ الدِّینَ بَعد الخُمُو لِ وَاَطلِع بِهِ الحَقَّ بَعد الاُفُولِ وَاَجلِ بِهِ الظُّلمَةَ وَاَکشِف بِهِ الغُمَّةَ للّٰھُمَّ وَاٰمِن بِهِ البِلاَ دَ وَاه دِبِهِ العِبَادَاَللّٰھُمَّ ام لَا بِهِ الاَرضَ عَدلاً وَّقِس طًا کَمَا مُلِءتظُل مًا وَّجورًا اِنَّکَ سَمِیع مُّجِیب

اللہ کے مکمل کلمہ سے مراد، اللہ کے ولی کی ولایت کا اعلان ہے، کیونکہ اب تک زائر نے واضح الفاظ میں اللہ کے مکمل کلمہ کا اظہار نہیں کیا، اللہ کا مکمل کلمہ کیا ہے ؟تو اس کی واقعیت کیلئے واقعہ غدیر کو سامنے رکھنا ہوگا۔ غدیر خم میں علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان پر اللہ نے فرمایا کہ آج دین مکمل ہوگیا۔ کیونکہ اللہ کا دین ہی اللہ کا کلمہ ہے اور خدا نے علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے اپنی نعمتوں کے تمام ہونے کا اعلان بھی فرمادیا تھا کیونکہ اللہ کی نعمات بھی اللہ کا کلمہ ہے، دین اسلام کو پسندیدہ دین کی سند بھی

علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے ملی ہو۔ لیکن اس اعلان کو غلبہ ابھی تک نہ مل سکا۔ بلکہ ولایت علی علیہ السلام جو کہ اللہ کا کلمہ تامہ ہے وہ ابھی تک رائج نہیں ہو سکا "لا الہ الا اللہ" اللہ کا کلمہ ہے "محمد رسول اللہ" اللہ کا کلمہ ہے۔

لیکن یہ اللہ کا کلمہ تامہ نہیں ہے جب "علی ولی اللہ" کا ساتھ ملا تو کلمہ تامہ بنا۔ کیونکہ غدیر خم پر علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے فرمایا: یہ کام کردو وگرنہ کار رسالت کو انجام ہی نہیں دیا (سورہ مائدہ)

پھر جب علی علیہ السلام کی ولایت کا اعلان ہوگیا اور اس کے ساتھ گیارہ اوصیاء کا اعلان بھی کیا گیا بارہویں کا خصوصی ذکر ہوا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے مکمل ہونے اور نعمتوں کے پورا ہونے، دین کے پسندیدہ ہونے، کافروں کی مایوسی کا اعلان فرمادیا پس علی علیہ السلام کی ولایت ہی سے اللہ کا کلمہ مکمل ہوا علی علیہ السلام کی ولایت کا معنی نبوت ورسالت کے بعد امامت وخلافت وولایت کے سسٹم اورنظام کی بنیاد کا اعلان کرنا تھا امامت وولایت نبوت و رسالت کا تسلسل اور اسکی بقاء ہے اور دین کا تحفظ بھی اسی نظام اور سسٹم میں ہے اسی لئے بارہویں کی امامت کے اقرار اور آپ کی ولایت کے تسلیم کرنے کے اعلان کو اللہ کا کلمہ تامہ کہا گیا ہے۔

اب زائر دعا کر رہا ہے اے اللہ: اپنے کلمہ تامہ کا اظہار حضرت ولی العصر علیہ السلام کے ظہور سے فرما دے، ظاہر ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور دعا نہیں ہو سکتی، اس کے بعد زائر کہتا ہے۔

اے اللہ! محمد وآل علیہ السلام محمد پر صلوات بھیج، اے اللہ! جسے تو نے غیبت میں رکھا ہوا ہے جو تیری زمین موجود ہے۔ خوف کی حالت میں ہے۔ انتظار کر رہا ہے، اسے ظاہر کردے، اے اللہ! اپنے ولی کی نصرت فرما! اے سی نصرت کہ اس میں شکست نہ ہو غلبہ ہی غلبہ ہو۔

اے اللہ! ان کے واسطے فتح کو آسان بنا دے۔

اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ دین کے چراغ کے بجھ جانے کے بعد اسے عزت دے، غلبہ دے۔ دوبارہ اس کی روشنی لٹا دے، حق کے غروب ہو جانے کے بعد اپنے اس ولی کے ذریعہ حق کا دوبارہ طلوع فرما دے اور اپنے ولی کے ذریعہ تاریکی کو ہٹا دے، روشنی کو لے آ، اور اپنے ولی کے ذریعہ ہر غم ٹال دے، ساری مشکلات حل کردے، اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ شہروں کو امن دے اور اپنے بندگان کو ان کے وسیلہ سے ہدایت فرما۔

اے اللہ! اپنے ولی کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے، جس طرح زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہے۔

اے اللہ! تو ہی تو سمیع ہے، جواب دینے والا اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔

حرم امام میں داخلہ کی اجازت

۶۱ السلام عَلَیکَ یَاوَلِیَّ اللهِ ا ذَن لِوَلِیّکَ فِی الدُّخُولَ اِلٰی حَرَمَکَصَلوٰتُ اللهِ عَلَیکَ وَعَلٰیَ اٰبَآئِکَ الطَّاھِرِینَ وَرَحمَۃُ اللهِ وَبَرَکَاتُہ

زائر حرم امام علیہ السلام میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔

اے میرے مولا! اے اللہ کے ولی! اپنے ولی کو، اپنے موالی کو، اپنے حرم میں داخل ہونے کی اجازت فرما دیجئے، اللہ کی صلوات آپ علیہ السلام پر ہو، اللہ کی صلوات آپ علیہ السلام کے آباء طاہرین پر ہو، اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکات آپ علیہ السلام پر اور آپ علیہ السلام کے آباء طاہرین علیہ السلام پر ہوں۔

امام کی موجودگی کا یقین

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام علیہ السلام کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا اور زائر کا یہ انداز اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس کے امام وہ سب کچھ سن رہے ہیں اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ اگرچہ وہ ابھی اپنے امام کو ظاہر بظاہر مشاہدہ نہیں کر رہا اور اگر کبھی زیارت ہو بھی جاتی ہے تو وہ اسی لمحہ امام کو پہچان نہیں سکتا، لہذا اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے اپنے امام کا دیدار کیا ہے لیکن یقین کی اس منزل پر ایک زائر اور مومن ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہوتا ہے اس سب پر اس کا ایمان ہوتا ہے اور ایسے انداز میں کہتا ہے کہ امام علیہ السلام اس کی ہر بات سن رہے ہوتے ہیں، یہ تو امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں سلام ہے، اہل خانہ کی حرمت میں عرائض پیش کئے جا رہے ہیں ۔

جو بقید حیات ہیں، ظاہرہ زندگی سے بہرہ ور ہیں جب کہ ایک مومن اور زائر جب باقی آئمہ علیہ السلام کو مخاطب ہوتا ہے یا حضرت رسول خدا کی زیارت پڑھتا ہے تو بھی اس کا عقیدہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس کے آئمہ علیہ السلام، حضرت رسول اللہ، جناب سیدہ زہراء علیہ السلام اس کی ہر بات کو سن لیتے ہیں، ہماری آواز اگرچہ ہم دور ہی کیوں نہ ہوں ان تک پہنچ جاتی ہے، وہ تو جواب بھی دیتے ہیں لیکن ہم ان کا جواب سن نہیں پاتے، یہ ہماری اپنی نالائقی اور مادی رکاوٹیں ہیں، وگرنہ میرے آئمہ علیہ السلام تو میرے ٹھہرنے کی جگہ بھی دیکھتے ہیں میری بات اور میرے سلام کو، میری درخواست کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں ۔

زیارت کا فلسفہ

بہرحال زیارات ہمیں آئمہ علیہ السلام سے مربوط کرنے کا بہترین وسیلہ ہیں، اسی لئے ہم ہر نماز کے بعد زیارات پڑھتے ہیں تاکہ اپنے آئمہ علیہ السلام سے ہمارا رابطہ منقطع نہ ہو، نماز میں سلام کا حکم بھی اسی ہدف کے تحت ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی ہر نماز

کے بعد اپنے رسول پر اور ان کی آل علیہ السلام پر، اللہ کے فرشتوں پر اور بندگان صالحین پر، سلام بھیجتا ہے تو گویا خود کو ان سے مربوط کر لیتا ہے اور ان کی عدم موجودگی جو ہے وہ نمازی کیلئے موجودگی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس طرح اس کے عمل میں تازگی آجاتی ہے اور نمازی احساس محرومیت سے نکل آتا ہے اور اسے یہ حسرت کی ضرورت نہیں رہتی کہ کاش! وہ رسول اللہ کے زمانہ میں ہوتا.... شاید آج کے دور کے مومنین کے احساس محرومیت کو دور کرنے کے لئے رسول اللہ نے اپنے بعد آنے والے صاحبان ایمان کو بھائی کہہ کر پکارا ہے اور ان پر سلام بھیجا ہے اور رسول اللہ کا وہ سلام اب بھی سب ایمان والوں کے لئے ہے اور اس کی برکات سے ہم سب فیض یاب ہو رہے ہیں۔

اور رسول اللہ کے بارہویں جانشین جو زندہ اور موجود امام ہیں وہ بھی تمام صاحبان ایمان کے واسطے دعا کرتے ہیں اگر آپ کی دعاء ہم گناہگاروں کیلئے نہ ہوتی تو ہمارے لئے روئے زمین پر زندہ رہنا ہی ممکن نہ ہوتا۔

خداوند سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سچا مومن، موالی بنائے اور حضرت ولی عصر علیہ السلام سے محبت کرنے والوں سے قرار دے۔(آمین)

زائر امام زمانہ علیہ السلام کے گھر میں

امام علیہ السلام کے گھر (سرداب) میں داخل ہونے کے آداب میں لکھا ہے کہ اوپر بیان شدہ زیارت پڑھ لینے کے بعد غیبت والے سرداب کے دروازہ پر پہنچ کر زائر کھڑا ہو جائے دروازے کی سائیڈ پر ہاتھ رکھے پھر کھنکھارے اور ایسا انداز بنائے جس طرح باہر سے کوئی اندر آنے کے لئے اپناتا ہے گویا اندر جانے کے لئے اجازت مانگ رہا ہے پھر زبان پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" جاری کرے اور سرداب میں اتر جائے پورے قلب کو حاضر کر کے نیچے جب پہنچ جائے تو خلوص دل سے، خالص نیت سے ....خوشنودی رب واسطے، دو رکعت نماز بجالائے نماز پڑھ لینے کے بعد جو کچھ پڑھنا ہے وہ کچھ اس طرح ہے۔

خداوند کی نعمات و انعامات کا تذکرہ اور شکر بجالانا

۱ اَللّٰهُ اَكبَر،اَللّٰهُ اَكبَر،اَللّٰهُ اَكبَر،لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَر وَلِلّٰهِ الحَمدُ

اللہ کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اللہ ہی بزرگ و برتر ہے وہ اس سے برتر ہے کہ اسکی وصف بیان کی جائے وہی سپر پاور ہے اور بس !!

پس وہی الہ ہے، وہی معبود ہے اور کسی کو معبود نہیں کہہ سکتے کیونکہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق پہلے ہی نہیں۔

عبادت کی شرائط

کسی کی عبادت واسطے جو شرائط ہیں وہ اللہ کے غیر میں موجود نہ ہیں، سب محتاج ہیں، جو محتاج ہوں اپنی قدرت میں، اپنے حسن وجمال میں، اپنے علم وکمال میں، اپنی حیات وممات میں، اپنی صحت و بیماری میں، تو وہ کیسے عبادت کے لائق ہو سکتے ہیں جس طرح دیوار کو اندھا، نابینا کہنا درست نہ ہے کیونکہ اس میں بینا ہونے کی صلاحیت ہی نہ ہے تو اسی طرح غیر اللہ کو الہ (معبود) نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان میں الہ بننے کی شروع سے صلاحیت ہی نہیں ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ کے غیر کا رکوع کرنا اور سجدہ کرنا بھی درست نہ ہے کیونکہ رکوع بھی کسی کے سامنے عجز سے جھک جانا ہوتا ہے اور سجدہ اس جھکنے کی آخری منزل ہے تو انسان اس کے سامنے جھکے جو کسی کا محتاج نہ ہو اور وہ فقط اللہ ہی ہے جو کسی کا محتاج نہ ہے اسی لئے زائر اپنے امام کے گھر میں پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی کبریائی کو اللہ اکبر کہہ کر بیان کرتا ہے کیونکہ کبریائی اسی کا خاصہ ہے اور پھر اللہ کی الوہیت کو "لا الہ الا اللہ" کہہ کر بیان کرتا ہے پھر کہتا ہے "اللہ اکبر" اس کے بعد "وللہ الحمد" کہہ کر اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ حمد اور تعریف کے لائق بھی اللہ ہی ہے کیونکہ اللہ کے علاوہ جس کی بھی تعریف کی جائے اور اس غیر اللہ کی جس خوبی کو بھی بیان کیا جائے تو وہ اس کی ذاتی نہ ہوگی وہ سب خوبیاں اس نے اللہ ہی سے لی ہیں یا اللہ کی بنائی ہوئی مخلوقات سے لی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی سورۃ میں فرمادیا اور سب بندگان سے کہہ دیا اور ہر نمازی پر فرض قرار دے دیا کہ خدا کے حضور حاضری کے وقت اور ہر حال میں کہو۔

"الحمدللہ رب العالمین"

عالمین کا رب ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہے، اللہ کے علاوہ جس کسی کو اللہ کی مخلوق میں سے کسی پر ربوبیت ملی تو وہ ذاتی نہیں اللہ سے لی ہوئی ہے اور وہ بھی مستقل نہیں بلکہ عارضی ہے اور اصلی نہیں بلکہ طفیلی ہے۔

پس اس جگہ بھی کبریائی کا اعلان کرنے کے بعد الوہیت کا اقرار کیا اور پھر دوبارہ کبریائی کا ذکر کرکے اللہ کی حمد بجالایا ہے۔

حمد بجالانے کی وجہ

۲ الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِيهدَانا لِهٰذَا وَعَرَّفَنَآ اَو لِيَآءه وَاَعدآءه وَوَفَّقَنَا لِزِيَارَةِ اَئِمَّتِنَا وَلَم يَجعَلنَا مِنَ المعَانِدِينَ النَّاصِبِينَ وَلاَ مِنَ الغُلاَ ةِ المفَوِّضِينَ وَلاَ مِنَ المرتابِينَ المقَصِّرِينَ

اس کے بعد زائر اپنے انداز میں واضح کرتا ہے کہ میں "اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہنے کے بعد "للہ الحمد" کیوں کہا ہے۔

تمام تعریف، حمد!، اللہ کے لئے ہے، اب اسی بات کی تشریح زائر ان الفاظ میں کرتا ہے اور اسی طرح اللہ کے اپنے اوپر انعامات کا ذکر کرتا ہے جن انعامات پر اسے اپنے رب کا شکر بجالانا اور حمد کرنا لازم ہوجاتا ہے زائر کہتا ہے۔

اللہ کے لئے حمد ہے جس اللہ نے ہمارے لئے اس امر کی (یعنی مجھے یہاں تک آنے کی، اپنے ولی کے دروازہ پر پہنچنے کی) ہدایت فرمائی ہے۔

اللہ نے ہمارے لئے اپنے اولیاء کی معرفت عطا کردی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی ہمیں پہچان کروادی ہے۔
اللہ نے ہمیں یہ توفیق دی ہے کہ ہم اپنے آئمہ علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کے لئے ان کے گھروں میں آئیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ناصبیوں سے قرار نہ دیا اور نہ ہی ہمیں معاند اور آئمہ علیہ السلام سے دشمنی رکھنے والا بنا۔

ناصبیوں، غالیوں اور مفوضہ سے اعلان برائت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دشمنان، ناصبوں اور غالیوں سے بھی نہیں بنایا کہ جو آئمہ کی صحیح معرفت نہیں رکھتے اور آئمہ علیہ السلام کی شان ایسے انداز میں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ سننے والا یہ سمجھے کہ یہ لوگ آئمہ علیہ السلام ہی کو اللہ سمجھتے ہیں یا پھر اللہ سے ہی بڑا سمجھتے ہیں، ظاہر ہے ایسے لوگ نہ خدا کی معرفت رکھتے ہیں کیونکہ اگر خدا کی معرفت رکھتے ہوتے تو خدا کے نمائندگان کے بارے کوئی ایسی بات نہ کرتے جس سے خدا کی شان میں گستاخی ہوتی اور ایسے لوگ آئمہ علیہ السلام کی معرفت بھی نہیں رکھتے کیونکہ آئمہ تو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز نظر آتے ہیں، وہ تو اپنے مالک کے خالص بندگان ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کے نمائندہ ہیں ۔
اے اللہ! تو نے ہمیں مفوضہ سے بھی نہیں بنایا جو اللہ اور اللہ کی مخلوق کے درمیان آئمہ کے واسطہ اور وسیلہ ہونے کا معنی ہی نہیں سمجھ سکے اور ایسے انداز میں اس بات کو کر گئے کہ گویا خداوند معطل ہو چکا ہے جیساکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ اب اللہ کے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں اس نے سب کچھ اپنے نمائندہ کے حوالہ کردیا ہے ۔
بہرحال بات حق وہ ہے جو ہمارے آئمہ علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ ہم اللہ نہیں ہیں، اللہ کے عبدہیں، اللہ کے نمائندہ ہیں ، اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت ہیں، اللہ کی دھرتی پر ہمارا جو اختیار ہے وہ اللہ کا عطاء کردہ ہے اور ہم ہر آن اللہ کے محتاج ہیں، اللہ کے سوا کسی اور کے محتاج نہ ہیں، اللہ ہمارا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کو ہماری ضرورت ہے ہم اللہ کے محتاج ہیں اور ہمیں اللہ کی ضرورت ہے ۔ سب احسان، منت اور فضل اللہ کا ہے کہ اس نے ہمیں اپنی معرفت کا وسیلہ بنایا ہے ہمیں اپنی مخلوق حجت قرار دیا ہے یہ سب اسی کا کرم ہے کہ اس نے ہماری اطاعت کو ساری مخلوقات پر فرض قرار دیا ہے ہماری محبت کو اپنے اوپر ایمان کی نشانی بنایا ہے ہم اللہ کی طرف سے اللہ کی مخلوق تک فیض رسانی کا واسطہ ہیں اور ہمیں یہ صلاحیت بھی اللہ نے دی ہے، ہمارا جو کچھ ہے اللہ کی جانب سے ہے، وہ ہم سے چھین بھی سکتا ہے، غلو بھی نادرست ہے اور تفویض والی بات بھی نہیں ہے، ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں وہ دیتا ہے، ہم وہی کرتے ہیں اور وہی کہتے ہیں جو اس ذات کی مشیت اور مرضی ہوتی ہے، ہمارا اپنا اختیار اس لئے نہیں کہ ہمارا اختیار اس کا اختیار ہے، اس نے ہمیں مجبور نہیں بنایا لیکن ہم اس کی رضا کے بغیر نہ کچھ کرتے ہیں، نہ کچھ کہتے ہیں اور جو سوچتے ہیں تو وہ بھی وہی ہوتا ہے جو مرضی رب ہوتا ہے۔

آئمہ اہل البیت (علیہ م السلام) ہم جیسے نہیں

اے اللہ تیری حمد ہے کہ تو نے ہمیں غالی، مقصر اور شک کرنیوالوں سے بھی نہیں بنایا، ہم وہ نہیں ہیں جو آئمہ اطہار علیہ السلام کو اور اللہ کے نمائندگان کو اپنے جیسا قرار دیتے ہیں، انکی بشریٰ حقیقت کو ہم اس انداز سے ہر گز نہیں لیتے کہ وہ ہماری طرح سوچتے اور کرتے تھے اورنہ ہی انہیں اپنے جیسا قرار دیتے ہیں، ان کا جسمانی پہلو ہم سے رابطہ کیلئے ہے اور نورانی پہلو اللہ تعالیٰ سے لیکر ہمیں دینے کیلئے ہے، وہ کس طرح ہم جیسے ہوسکتے ہیں کہ وہ تو ہر حال میں مسجد میں داخل ہوسکتے ہیں جبکہ ہم حالت ِجنب میں مسجد میں داخل نہیں ہوسکتے، وہ بیدار ہوتے ہی اللہ کا سجدہ کرتے ہیں، ہر نجاست سے پاک ہوتے ہیں، عام آدمی کی حالت سب پر واضح ہے۔اسی قسم کی اور ظاہری خصوصیات جو سب کے سامنے ہیں ان میں وہ عام انسان کے حالات سے مختلف ہیں۔

ولایت کی نعمت سب نعمتوں کی سردار نعمت ہے

اصل بات یہ ہے کہ جو حالت ہمیں جنت میں جاکر حاصل ہوگی انکے واسطے وہی حالت اس وقت اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی حاصل ہے اور اس پر تعجب کی بات بھی نہیں ہے بہرحال انکے فضائل میں شک کرنے والا خداوند نے ہمیں نہیں بنایا اورنہ ہی ان سے بنایا جو انکی شان کو کم کرتے ہیں، اللہ نے ہمیںمقصرین سے نہیں بنایا، یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے، اس انعام پر خدا کی حمد ہے، اس انعام پر جتنا شکر بجالایا جائے کم ہے،یہی وہ نعمت ہے جس کے بارے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت کی قدر کیوں نہ کی؟ نعمت ِولایت ہی سب نعمتوں پر بالادست اور سب کی سردار بلکہ یہ نعمت سب نعمتوں کو لانے کا سبب ہے جو اس نعمت کا منکر ہے اس کیلئے سوائے آتش جہنم کے اور کچھ نہ ہے۔

زائر و مومن موالی کا اپنے وقت کے امام پر سلام

اور آپ کے بارے چند تعریفی کلمات

٣ السلام عَلٰی وَلِیّ اللهِ وَابن اَو لِیَآئِه السلام عَلیَ المدَّخَرِ لِکَرَامَةِ اَو لِیَآئِ اللهِ وَبَوَارِ اَعدآئِه السلام عَلیَ النُّورِ الَّذِیۤ اَرَادَ اَهل الکُفرِ اِطفَآءه ،فَاَبَی اللهُ اِلاَّ اَن یُتِمَّ نُورَه بِکُفرِهِم وَاَیَّدَه بِالحَیٰوةِ حَتیّٰ یُظهِرَ عَلٰی یَدِهِ الحَقَّ بِرَغمِهِم

اللہ کے ولی پر سلام ہو اور اللہ کے اولیاء کے فرزند پر سلام ہو، سلام ہو اس پر جسے اللہ نے اپنے اولیاء کی عزت و کرامت واسطے ذخیرہ کیا ہوا ہے اور اپنے دشمنوں کی بربادی اور ہلاکت کے واسطے اسے بچا کر رکھا ہوا ہے، سلام ہے اس پر جو اللہ کا نور ہے، اللہ کا وہ نور جسے کفر والوں نے ختم کرنے کی کوشش کی اور یہ چاہا کہ اس کے وجود کو ہی ختم کردیں اور اسکی زندگی کا چراغ گل کردیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ اپنا فیصلہ ہے کہ اس نے اپنی نمائندگی کی آخری کڑی اور اپنے اس نور کو ہر دشمن کے شر سے محفوظ رکھنا ہے او اپنے

نور اور اپنی نمائندگی کو پورا کرنا ہے اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اس آخری نمائندہ کو زندگی دے کر اپنے دین کو استحکام بخشا اوران کی زندگی ہی میں خود ان کے ہاتھ پر حق کو ظاہر کرے گا اور اپنے دین کو مکمل غلبہ دے گا باوجودیکہ کافر ایسا نہ چاہیں گے، یہ تو خدا کا فیصلہ ہے اور اسے ضرور پورا ہونا ہے۔

امام زمانہ (عج) کے عہدہ اور منصب ملنے کا وقت وعرصہ

۴ اَشهَدُ اَنَّ اللهَ اصطَفٰیکَ صَغِیرًا وَّاَکمَلَ لَکَ عُلُو مَه علیه السلام کَبِیرًا وَّاِنَّکَ حَیّ لاَّتَمُوتُ حَتّٰیتبطِلَ الجِبتَ وَالطَّاغُوتَ

اس حصہ میں ایک بنیادی اصول کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی نمائندگی کے واسطے عمر کی شرط نہ ہے، اللہ نے جس کو اپنا نمائندہ بنایا ہے تو اسے وہ سب کچھ بچپن میں ہی دے دیتا ہے جس کی اسے اللہ کی مخلوق میں رہتے ہوئے ضرورت ہوتی ہے چنانچہ حضرت ولی العصر (عج) کیلئے بھی اسی قانون کی پاسداری کی گئی چنانچہ ایک مومن موالی اپنے اس عقیدہ کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

*میں یہ گواہی دیتا ہوں اے میرے مولا! کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن ہی سے چن لیا اور اس وقت بچپن ہی میں آپ کیلئے سارے علوم مکمل طور پر دے دیئے اور اپنے علوم کو تیرے لئے مخصوص کر دیا جن علوم کی ضرورت بڑے ہو کر آپ کیلئے تھی آپ بچپن سے ہی اللہ کا انتخاب ہیں اور آپ کی بزرگی میں اللہ کے کامل علوم موجود ہیں اور یہ کہ آپ اب تک زندہ ہیں، آپ مرے نہیں ہیں یعنی جب سے آپ پیدا ہوئے اس وقت سے لیکر اب تک آپ اسی دنیا میں زندہ ہیں، آپ کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ آپ کفر وطاغوت، خدا کے مخالفین کو نابود کردیں گے۔

اس بیان سے اس نظریہ کی نفی کی ہے جو یہ کہتا ہے کہ آپ پیدا ہوں گے اور اس خیال کی بھی نفی کردی ہے کہ آپ مر کر پھر واپس آئینگے یا آپ کسی اور حالت میں چلے گئے ہیں اور اس ظاہری جسم وبدن کیساتھ نہیں ہیں بلکہ اعلان کیا ہے کہ آپ اس بدن وجسم کیساتھ زندہ و موجود ہیں۔

مومن موالی اپنے امام علیہ السلام اور انکے متعلقین کے بارے اللہ سے دعا بھی کرتا ہے اور اس دعاء کے ضمن میں اپنی عقیدت کا اپنے امام علیہ السلام کے بار یا اعلان بھی کرتا ہے

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیه وَعَلٰی خُدَّامِه وَاَعوَانِه عَلٰی غَیبَتِه وَنَایِه وَاستُره سَترًا عَزِیزًا وَّاجعَل لَّه علیه السلام مَع قِلاً حَرِیزًا وَّاشدُدِ اَللّٰهُمَّ وَطَاتَکَ عَلٰی مُعَانِدِیه وَاحرُس مَوَالِیَه علیه السلام وَزَآئِرِیه

اے اللہ ! اس پر (اپنے ولی پر) صلوات ، انکے خادموں پر، انکے نوکروں پر ، انکے مددگاروں پر انکے معاونین پر ،جو آپ کی غیبت اور آپ کے عام لوگوں سے دور رہنے کے زمانہ میں آپ کے مددگار ہیں ، آپ کے نوکر ہیں ، آپ کے ملازمین ہیں ، ان سب پر اے اللہ ،صلوات بھیج۔

امام زمانہ علیہ السلام کا سیکرٹریٹ

اس بیان میں اس دعاء کے ساتھ اس عقیدہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام غیبت کے زمانہ میں اکیلے نہیں ہیں بلکہ آپ کا باقاعدہ ایک سیکرٹریٹ ہے ،آپ کے خدام ہیں ، ملازمین ہیں ، اعوان وانصار ہیں ، ایک پوری ٹیم ہے جو آپ کے ساتھ پورے عالم کے کام انجام دینے میں صروف ہے۔

اللہ سے دعائیں

اے اللہ ! اس پر پردہ ڈالے رکھ کسی دشمن کو انکی خبر تک نہ ہو، ایک مضبوط پناہ گاہ میں انہیں رکھ ،کوئی بھی دشمن ان تک نہ جا سکے ۔

اے اللہ !........اپنے مخالفوں اور سرکش دشمنوں پر، انکے ذریعہ عذاب اتار دے اور یہ کہ ان کے ذریعہ اپنے دشمنوں پر مضبوط ہاتھ ڈال ۔

اے اللہ ! اپنے ولی (امام زمانہ علیہ السلام)کے موالیوں اور انکے زائرین کی حفاظت فرما۔

اس جملہ سے واضح ہوتا ہے کہ پہلے جملے والی دعاء ان کے بارے ہے جو زمانہ غیبت میں آپ کے ہمراہ رہتے ہیں اور اس جملہ میں آپ کے ان موالیوں اور چاہنے والوں اور زائرین کے بارے دعاء ہے جو آپ تک نہیں پہنچ سکتے ۔

مومن موالی کی آرزو اور دعاء کے ضمن میں اپنے ارادوں کا اعلان

۶ اَللّٰھُمَّ کَمَا جَعَلت قَل بِی بِذِکرِہٖ مَع مُو رًا،فَاجعَل سَلاَ حِی بِنُصرَتِہٖ مَشھو رًا وَّاِن حَالبَینِی وَبَینَ لِقَآئِہِ المَوتُ الَّذِی جَعَلتہ علیہ السلام عَلٰی عِبَادِکَ حَتمًا وَّاَقدَرت بِہٖ عَلٰی خَلِیفَتِکَ رَغمًا فَابعَث نِی عِند خُرُو ھ،ظَاھِرًا مِّن حُفرَتِی مُوتزِرًا کَفَنِی حَتّٰیَ اُجَاھِدَ بَینَ یَدِیہ فِی الصَّفِّ الَّذِیَ اَثنَیت عَلٰیَ اَھلہ فِی کِتَابِکَ فَقُلت،کَاَنَّھُم بُنیَان مَّرصُوص

اے اللہ ! جس طرح تو نے اپنے ولی کے ذکر سے میرے دل کو آباد کردیا ہے، تو میرے اسلحہ کو بھی اس کی مدد کے واسطے مشہود وظاہر کردے اور اگر میرے اور انکے درمیان (امام زمانہ عج کے درمیان) وہ موت حائل ہوجائے جسے تو نے اپنے بندگان پر حتمی قرار دے رکھا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی مخلوق پر اپنی قدرت کا اظہار فرمایا ہے تو جب انکا خروج ہوجائے۔

تو اے اللہ ! مجھے میری قبر سے جس گڑھے میں میں دفن کیاجاونگا اس سے مجھے اٹھا دینا ،باہرنکال لانا ، میں اپنے کفن میں لپٹاہوا ہوں تاکہ میں بھی اس صف میں کھڑے ہوکر ان کے سامنے جہاد کرسکوں، جس صف والوں کی اے اللہ تو نے اپنی کتاب (قرآن) میں توصیف بیان کی ہے اور اے اللہ! تو نے انکے بارے فرمایاہے گویا کہ وہ ایک مضبوط و سیسہ پلائی ہوئی دیوارکی مانندہیں ۔

غیبت طولانی ہونے پر غم ودرد کا اظہار

۷ اَللّٰهُمَّ طَالالِانتظَارُ وَشَمِتَ مِنَّا الفُجَّارُ وَصَعُبَ عَلَينَا الاِنتصَارُ

اے اللہ انتظار لمبی ہوگئی، زمانہ بہت گزرگیا، دشمن ہمارے اوپر طعنہ زنی کرتے ہیں ،ہمارا مذاق اڑاتے ہیں، فاجر اورکمینے لوگ ہماری توہین کرتے ہیں ، ہمارے عقیدہ کا مذاق اڑاتے ہیں اور اب ہمارے لئے نصرت طلب کرنے کا عمل مشکل اور سخت ہوگیاہے۔

ان جملوں میں درد ہے ، حقیقت کا اظہار ہے کیونکہ جیسے جیسے زمانہ لمبا ہوتاجاتاہے ویسے ویسے لوگ اس نظریہ سے باغی ہوتے جارہے ہیں، دشمنوں کی طرف سے پروپیگنڈہ کیاجاتاہے کہ یہ نظریہ ہی غلط ہے کسی کو اگر امام زمانہ (عج) کی نصرت کا کہتے ہیں تو وہ آگے سے ہنستا ہے، مذاق بناتاہے یہ حالت ایسی ہی سخت اور تکلیف دہ ہے جس طرح اس بات کا اظہار کیاگیا ہے ۔

زندگی میںامام علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کی آرزو

۸ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا وَجه وَلِيِّکَ الميمُونَ فِي حَيَاتِنَا وَبَعد المَنُونِ

اے اللہ ! مجھے اپنے ولی کے بابرکت نورانی چہرے کا دیدار کروادے اورہمیں ہماری زندگی میں ہمیںاپنے ولی سے ملوادے اورمرنے کے بعد بھی ہماری یہ ملاقات جاری رہے ۔

رجعت کا عقیدہ اور اپنے امام علیہ السلام سے گفتگو

٩ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَدِینُ لَکَ بِالرَّجعَةِ بَینَ یَدَی صَاحِبِ هٰذِهِ البُقعَةِالغَو ثَ الغَو ثَ،الغَو ثَ،یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، قَطَعتُ فِی وُصلَتِکَ الخُلاَّنَ وَهَجَرتُ لِزِیَارَتِکَ الاَو طَانَ وَاَخفَیتُ اَمرِی عَن اَهلِ البُلدَانِ لِتَکُونَ شَفِیعًا عِند رَبِّکَ وَرَبّی وَاٰلِیَ اٰبَآئِکَ وَمَوَالِیَّ فِی حُسنِ التَّو فِیقِ لِی وَاِسبَاغِ النِّعمَةِ عَلَیَّ وَسَوقِ الاِحسَانِ اِلَیَّ

اے اللہ ! میں اس بقعہ والے کے سامنے اور انکے گھر میں یہ اعلان کررہاہوں کہ میرا رجعت پر ایمان ہے ،فریاد ہے، فریاد ہے ،اے صاحب الزمان ۔

میں نے تیرے ساتھ اپنا تعلق جوڑنے کیلئے سارے دوستوں کو ، سارے احباب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور میں اپنے اوطان سے دورہ کا فاصلہ طے کرکے تیری طرف ہجرت کرآیاہوں، میں نے بہت سارے اپنے شہر والوں سے ، اپنے اس ارادہ کو پوشیدہ رکھا ہے، اس لئے تیری جناب میں حاضری دی ہے تاکہ آپ اپنے اور میرے رب کے پاس میری سفارش کریں اور اپنے آباء کے پاس بھی میرے لئے سفارش فرمائیں کہ وہ مجھ سے راضی رہیں کہ جو میرے سردارہیں ، میرے موالی بھی ہیں ،جن سے میں محبت کرتاہوں، میرے لئے یہ اچھی توفیق جو ہے برقرار رہے اور میرے اوپر اپنے موالیوں سے محبت کرنے کی نعمت باقی رہے اور میری جانب احسان اور بھلائی آتی رہے، مجھے خیر و برکت ملتی رہے ۔

اختتامی دعاء

۱۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَصحَابِ الحَقِّ وَقَادَةِ الخَلقِ وَاستجِب مِنّی مَا دَعَوتکَ وَاَعطِنِی مَالَم اَنطِق بِهِ فِی دُعَآئِی مِن صَلاَحِ دِینِی وَدُنیَایَ اِنَّکَ حَمِید مَّجِید وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِینَ

اے اللہ ! محمدوآل علیہ السلام محمدپر صلوات بھیج وہ آل علیہ السلام محمد جو اصحاب حق ہیں ، مخلوق کے قائدین ہیں ، جو میں نے دعاءمانگی ہے اسے قبول کرلے اور جو میں نے نہیں بولا وہ بھی مجھے دے دے.... وہ دے جو میرے دین کیلئے بہتر ہو، میری دنیا کا اس میں فائدہ ہو، بے شک توں تو، حمید و مجید ہے اور محمد وآل علیہ السلام محمدپر صلوات ہو جوکہ طاہرین ہیں ۔

غیبت کبریٰ کے زمانہ میں مومنین کی ذمہ داریاں

سوال : حضرت امام عصر" عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف " کے حوالے سے زمانہ غیبت ِکبریٰ میں ہماری ذمہ داری کیا بنتی ہے ؟

جواب: غیبت ِکبریٰ کے زمانہ میں ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں جن پر عمل کرنا واجب ہے ان میں سے چند حسب ذیل ہیں ۔

١۔ حضرت امام عصر " عجل اللہ فرجہ علیہ السلام " کی غیبت ِکبریٰ میں امام علیہ السلام کی جدائی پر غم واندوہ اور پریشانی کے احساسات اور آثار کو اپنے پورے وجود میں محفوظ رکھ کر غم زدہ و پریشان رہنا۔

٢۔ آل محمد " علیہ م الصلوۃ والسلام " کے عالمی اسلامی حکومت کے قیام اور عدالت ِالٰہیہ کے اللہ کی زمین پر نفاذ کا منتظر رہنا اور خود کو آپ علیہ السلام کی عادلانہ حکومت کے قیام کیلئے آمادہ رکھنا اور اس کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق عملی جدوجہد کرنا اور ایسے اسباب مہیا کرنا کہ جن کی وجہ سے خوشی کا وہ دور جلد آجائے جس میں پورا عالم امن کا گہوارہ ہوگا ، ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگا ، ہر جگہ توحید کا پرچم لہرائے گا اور ولایت ِاہل البیت " علیہ م السلام ' کا راج ہو ۔

٣۔ حضرت امام عصر علیہ السلام کے وجود مبارک کی حفاظت اور آپ علیہ السلام کی سلامتی کیلئے دعا کرنا ۔

٤۔ حضرت امام عصر" عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف " کی سلامتی کیلئے جس قدر ہوسکے صدقہ دینا۔

٥۔ اپنا واجب حج انجام دینے کے بعد حضرت امام عصر (عج) کی نیابت میں خود جا کر حج بجالائے یا کسی کو بھیجے جو حضرت امام عصر (عج) کی نیابت میں حج بجالائے ۔

٦۔ جس وقت حضرت امام عصر علیہ السلام کا نام سنا جائے تو آپ علیہ السلام کی تعظیم اور تکریم کیلئے کھڑا ہوجانا چاہیے ۔

٧۔ زمانہ غیبت میں اللہ تعالیٰ سے تضرع وزاری کیساتھ پورے خشوع وعاجزی سے دعاء ومناجات کرنا کہ امت مسلمہ سے یہ مشکل گھڑی ٹل جائے، خوشحالی کا زمانہ آجائے ۔ اللہ اپنی عدالت کا نفاذ اپنی زمین پر جلد کرے ۔

خداوند سے اپنا ارتباط اور تعلق دعاء ومناجات کے ذریعہ بہت زیادہ رکھا جائے اور خدا کی رحمت واسعہ سے پر امید رہنا چاہیے مایوسی کی کیفیت پیدا نہ ہونے پائے۔

٨۔ حضرت امام عصر" عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف " سے توسل کرنا، ان سے مدد مانگنا ، انکے ذریعہ اپنی فریاد خدا تک پہچانا انہیں اپنے لئے مددگار اور خدا کے حضور شفاعت کنندہ اور سفارشی قرار دینا ، اپنی حاجات امام " علیہ السلام " کی خدمت میں پیش کرنا اور ان کیلئے ان سے مدد طلب کرنا ، امام " علیہ السلام " کی خدمت میں تحریری درخواست اپنے مسائل اور مشکلات کیلئے بھیجنا ۔

سوال: حضرت امام عصر (عج) کی غیبت کے زمانہ میں کس لئے آپ کی غیبت پر غم زدہ رہا جائے اور کیوں پریشانی کے احساسات اپنے اندر رکھے جائیں اسکا کیا فائدہ ہے ؟

جواب: اس کیلئے چند وجوہات ہیں ۔

۱۔ امام "علیہ السلام" کا اپنی رعیت سے پردہ میں ہونا، آپ کی رعیت کا آپ علیہ السلام کے دیدار سے محرومیت، آپ علیہ السلام کے دیدار سے جو آنکھوں کو سرور اور دل کو ٹھنڈک محسوس ہوتا تھی اس سے محرومیت، "عیون اخبار الرضا" میں ایک روایت ہے جو اسی سے مربوط ہے امام "علیہ السلام" نے ایک طویل بیان میں فرمایا: کتنی زیادہ مومن خواتین ہیں کہ انکے دل کڑھتے ہیں، انکے دل پریشان ہیں اور کتنے زیادہ مومن مرد ہیں جنہیں افسوس ہے اور وہ افسردہ ہیں کہ "ماء معین" (چشمہ کا شفاف پانی) ان سے غائب ہوگیا ہے یعنی حجت خدا" علیہ السلام" کے فیضان حضوری سے محروم ہیں۔

دعاء ندبہ میں یہ جملے آئے ہیں حضرت امام زمانہ (عج) سے مخاطب ہو کر دعاء پڑھنے والا کہتا ہے.... میرے لئے یہ کتنا دشوار ہے؟ کہ میں ساری مخلوق کو تو دیکھوں اور آپ علیہ السلام کو دیکھ نہ پاوں اور میںنہ تو آپ علیہ السلام کی آہستہ آواز کو سن سکوں اور نہ ہی آپ علیہ السلام کی سرگوشی کا مجھے پتہ چل سکے، میرے اوپر یہ بات بھی بہت گراں ہے کہ آپ علیہ السلام کی خاطر میرے لئے آزمائش اور امتحان ہے اور میری طرف سے نہ تو آپ کے پاس شور و غوغا پہنچے اور نہ ہی میری پریشانی آپ علیہ السلام تک جائے اور نہ ہی کوئی گلہ اور شکایت آپ علیہ السلام سے کی جائے کہ آپ علیہ السلام ہم سے غائب ہیں تاکہ پتہ چلے کہ ہم آپ علیہ السلام کی غیبت کی وجہ سے افسردہ اور پریشان ہیں میری جان !آپ علیہ السلام پر قربان، آپ علیہ السلام تو ایسے غائب ہیں جو ہم سے جدا نہیں ہے، میری جان آپ علیہ السلام پر قربان ! آپ علیہ السلام تو ہم سے ایسے دور ہونے والے ہیں کہ جو در حقیقت دور نہیں ہیں، میری جان آپ علیہ السلام پر قربان! کہ آپ علیہ السلام ہر شوق رکھنے والے کی تمنا اور آرزو ہیں، ہر مومن مرد اور مومنہ عورت جب بھی آپ علیہ السلام کو یاد کرتے ہیں تو آپ علیہ السلام کے فراق اور جدائی میں بہت ہی مشتاق ہوتے ہیں اور آپ علیہ السلام کی جدائی انہیں ستانے لگتی ہے میرے اوپر یہ بات بھی بہت گراں گزرتی ہے کہ میں تو آپ علیہ السلام کو یاد کرکے رووں، آپ علیہ السلام کے ذکر سے رنجیدہ خاطر ہوجاوں جبکہ باقی مخلوق آپ علیہ السلام سے روگردانی کرے، آپ علیہ السلام کو یاد بھی نہ کرے اور آپ علیہ السلام کی مدد سے ہاتھ کھینچ لے.... اسی قسم کے جملے اس دعاء کے آخر تک موجود ہیں جو ایک درد اور کرب سے بھرے دل کی آواز ہیں وہ دل جس نے آپ علیہ السلام کی محبت کا شربت پی رکھا ہے اور آپ کی جدائی پر پریشان ہے۔

اسی قسم کی اور دعائیں بھی ہیں کہ جن میں اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام کی غیبت پر گریہ وزاری، درد و کرب، غم واندوہ اور پریشانی کا اظہار کیا گیا ہے جس سے واضح پیغام سب مومنین کیلئے یہ ملتا ہے کہ زمانہ غیبت ِکبریٰ میں امام زمانہ (عج) کی غیبت اور آپ کی عدم موجودگی کو یاد کرکے گریہ وزاری کی جائے، پریشان رہا جائے، درد اور تکلیف کا اظہار کیا جائے۔

جیساکہ حضرت امام جعفر صادق "علیہ السلام" ایک مناجات میں آپ علیہ السلام کو نور آل محمد کہتے ہیں اور آپ علیہ السلام کی غیبت کے طولانی ہونے پر زور زور سے گریہ وزاری فرماتے نظر آتے ہیں۔

۲۔اس غم واندوہ کیلئے دوسری وجہ یہ ہے کہ ایک عظیم الشان حکمران کیلئے جو رکاوٹ موجود ہے کہ وہ فساد کے اصلاح کیلئے کوشش کرے، احکام الٰہی کا نفاذ کرے، سب کو انکے حقوق دلوائے، ظلم وزیادتی کا خاتمہ کرے، حدود شرعیہ کا نفاذ کرے، غم اس بات کا ہے کہ ایسا عظیم اور لائق حکمران موجود بھی ہو اور اپنے اختیار کا استعمال نہ کرسکے وہ سب کچھ پامال ہوتا دیکھ رہا ہو لیکن حالات کی سنگینی کی وجہ سے اس بارے کچھ نہ کرسکے تو اس پر غمزدہ ہونا ایک فطری تقاضا ہے۔

حضرت امام محمد باقر" علیہ السلام " سے روایت ہے کہ آپ نے جناب عبداللہ بن ظبیان سے فرمایا: مسلمانوں کیلئے کوئی عید کا دن نہیں آتا، چاہے عید قربان ہو یا عید فطر ہو، مگر یہ کہ اس عید کے دن آل محمد کا غم بڑھ جاتا ہے یعنی ہر عید اور خوشی کا دن آل محمد کیلئے ایک نئے غم کو لے آتا ہے۔

راوی: ایسا کس وجہ سے ہے؟

امام علیہ السلام: کیونکہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ انکا حق اغیار کے ہاتھونمیں ہے۔

۳۔ دین مبین کے باطنی اور اندرونی دشمن اور ڈاکو غیبت کے زمانہ میں اپنی اپنی کچھاروں سے باہر نکل آئیں گے عوام میں شکوک و شبہات پھیلائیں گے بلکہ وہ انکے ایمانوں کو بھی متزلزل کرنے میں اپنا ہر حربہ استعمال کریں گے جس کے نتیجہ میں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ، ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت گمراہ ہونگے، دین سے مرتد ہوجائیں گے، علماء حقہ اپنے علم کا اظہار کرنے سے عاجز ہونگے ان پر ان داخلی دشمنوں نے عرصہ حیات تنگ کردیا ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق " علیہ ما السلام " کا یہ فرمان سچا ہوگا کہ وہ فتنوں کا دور ہوگا اس دور میں دین کو بچانا اس بات سے بھی مشکل تر ہوگا جس قدر آگ کے دہکتے انگارے کو ہتھیلی میں سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔

جناب سدیر صیرفی سے روایت بیان ہوئی ہے وہ کہتا ہے میں مفضل بن عمرو جعفی، ابوبصیر، ابان بن تغلب اکٹھے اپنے مولا حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق " علیہ ما السلام " کی خدمت میں حاضر ہوئے اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارے مولا خاک پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے اوپر خیبری اونی چادر ہے جسے آپ نے اپنے اوپر لپیٹا ہوا تھا جس کا گریبان بنا ہوا نہ تھا جس کی آستینیں چھوٹی تھیں (گویا عباء مانند چادر تھی) ایسی حالت میں آپ علیہ السلام اس طرح رو رہے تھے جیسے کوئی شخص کسی عزیز کی جدائی پر غمگین ہوتا ہے، ایسا رونا جس طرح کوئی ماں اپنے جگر گوشہ کی جدائی پر تڑپ تڑپ کر روتی ہے، غم کے آثار رخساروں سے نمایاں تھے اور آپ علیہ السلام کے چہرونمیں تبدیلی واضح نظر آرہی تھی اور دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی اس حال میں آپ یہ فرمارہے تھے۔

سدیر: ہم نے جب یہ منظر دیکھا تو ہماری عقلیں اس غم انگیز منظر سے ماوف ہوگئیں اور ہمارے دل گھبراہٹ سے پھٹنے لگے اور ہم نے خیال کیا کہ یہ کوئی بڑی مصیبت ہے جو ٹوٹنے والی ہے یا اس کی نشانی ہے یا کوئی مصیبت دنیا کی طرف سے آپ علیہ

السلام پر آن پڑی ہے ،ہم سب نے مل کر یہ عرض کیا :اے خیر الوا ے میرے سردار! آپ علیہ السلام کی غیبت نے میری نیند اڑا دی اور میرے لئے بستر کے سکون کو چھین لیا ہے ، مجھ سے میرے دل کے سکون کو اڑا لیا ہے ۔

اے میرے سردار ! آپ علیہ السلام کی غیبت نے تو میرے مصائب کو ہمیشہ رہنے والی مصیبتوں سے ملا دیا ہے ایک کے بعد دوسرے کا چلاجانا جمعیت اور بڑی تعداد ختم ہی کردیتا ہے پس میں تو اس آنسو کے قطرے کو اب محسوس بھی کرتا ہوں جو میری آنکھ ینۓ آکر رک جاتا ہے اور درد بھری آہ جو میرے حلق سے نکلتی ہے جو مصائب کے مسلسل آنے اور گزشتگان پر آزمائشوں اور مشکلات کے پڑنے کی وجہ سے ،قبیلے کی تباہی کا منظر پیش کر رہی ہے ۔

ریٰ کے فرزند! اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھوں کو کبھی نہ رلائے کونسا حادثہ پیش آیا ہے جس پر آپ علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا ہے اور آپ علیہ السلام زار وقطار روئے جارہے ہیں اور کس حالت نے آپ علیہ السلام کیلئے ماتم داری کی کیفیت طاری کردی ہے ؟!

حضرت امام صادق " علیہ السلام ": آپ نے ایک لمبی آہ بھری میں آج صبح کتاب "الجفر" پڑھ رہا تھا یہ ایسی کتاب ہے جو علم منایا ، بلایا ، فتن ،حادثات وواقعات ، علم ماکان ومایکون ، جو ہوچکا اور جو ہونے والا ہے، قیامت تک کے حالات ، اس میں درج ہیں اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " اور انکے بعد انکی اولاد سے آئمہ " علیہ م السلام " کے واسطے مخصوص کیا ہے میںنے اس کتاب کے مطالعہ کے دوران اپنے قائم (عج) کی ولادت اور انکی غیبت کے حالات ، انکے دیر سے ظہور فرمانے ، انکی عمر کے طولانی ہونے ، اس زمانہ کے مومنوں کی سخت آزمائش ، انکی پریشانیاں ، اور آپ کی غیبت کے طولانی ہو جانے کی وجہ سے مومنوں کے دلوں میں آپ کے بارے شکوک وشبہات کے پیدا ہوجانے اور اکثر مومنوں کا اپنے دین مبین سے مرتد ہوجانا اور اپنی گردنوں سے اسلام کو اتار پھینکنا جوکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گردنوں میں لازمی قرار دیا تھا کہ وہ اسلام ہی پر رہیں.... یہ سب کچھ پڑھ کر میرے اوپر یہ ساری کیفیت طاری ہوگئی اور مجھے ان سارے واقعات پر ترس آیا ، غم کے بادل امڈ آئے ....میں تو نور آل محمد" علیہ السلام " کے حالات و واقعات اور انکی غیبت کے دور میںجو حالات ہونگے اور مومنین پر جو مصائب آئیں اور جو پریشانیاں ہوں ان سب کو یاد کرکے گریہ وزاری ،آہ وفغاں کر رہا تھا ۔

سدیر: کیا آپ نور آل محمد "صلوات اللہ علیہم " نہیں ؟آپ نے فرمایا ،نور آل محمد ہمارے قائم ہیں جن کی غیبت ہوگی وہ غیبت طولانی ہوگی مومنین کے دلوں میں انکی طولانی غیبت کی وجہ سے شکوک و شبہات ایجاد کئے جائیں گے جس وجہ سے بہت سارے مومنین دین چھوڑ جائیں گے اور مرتد ہوجائیں گے۔

نتیجہ:اس روایت کا مضمون بڑا واضح ہے جب حضرت امام جعفر صادق " علیہ السلام " حضرت امام مہدی (عج) کے تولد سے پہلے آپ علیہ السلام کے حالات پڑھ کر ، آپ علیہ السلام کی غیبت کے دور میں مومنین کو درپیش حالات کو یاد کرکے جب اس قدر

گریہ فرماتے ہیں ، پریشانی کا اظہار کرتے ہیں ، ان مصائب کی شدت کو یاد کرنے سے امام " علیہ السلام " کا سکون جاتا رہتا ہے آپ کی نیند تک اڑ جاتی ہے تو ہم لوگ جو اس وقت ان مصائب اور مشکلات سے دوچار ہیں جو کچھ امام " علیہ السلام " اس وقت فرمایا: تھا وہ آج ہم دیکھ رہے ہیں تو ہمیں افسردہ ہونا چاہیے، غمگین رہنا چاہیے، امام زمانہ (عج) کے ظہور میں تاخیر پر گریہ و زاری کرنا چاہیے، امام علیہ السلام کے ناصران کی قلت کو یاد کر کے ہمیں پریشان ہونا چاہیے ،ظاہر ہے یہ غم واندوہ کی طویل رات اسی وقت ختم ہوگی جب نور آل محمد

تشریف لائیں گے، آپ علیہ السلام کی آمد سے ہی مومنوں کے دلوں کو سکون نصیب ہوگا، خوشحالی عام ہوگی غم کافور ہوگا اس سہانے منظر کی انتظار میں ہر وقت رہنا اہم فرائض سے ہے اور غمگین دل سے آپ کی یاد ایمان کا تقاضا ہے ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں حصہ اول

اہل سنت کی کتابوں میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق روایات کا تذکرہ

تمہید:

ساری زمین امن کے قیام کے واسطے ایک عالمی مصلح کا ظہور حتمی ہے، اور ایک عادلانہ حکومت روئے زمین پر ضرور قائم ہونی ہے اس عقیدہ کا تعلق فقط آسمانی ادیان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دنیا میں جتنے فلسفی، اور اجتماعی مکاتب ہیں جو غیر دینی ہیں ، وہ بھی اس بات کے قائل ہیں جیسے مادہ پرستوں کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کو لے لیں جو تاریخ کا تجزیہ و تحلیل تناضات اور تفادات کے ٹکراو سے کرتے ہیں ، وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک یوم موعود ہے جس میں ہر قسم کے تنافضات اور تضادات کا انسانی طبقات میں خاتمہ ہوجائے گا اور پوری انسانیت پر محبت، ہم آہنگی اور امن و سکون غالب آجائے گا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں....امام مہدی علیہ السلام شہید باقر الصدر)

اسی طرح ہم بہت سارے علماءدین، مفکرین اور دانشوروں کے متعلق جانتے ہیں کہ وہ بھی اس بات کو یقینی سمجھتے ہیں کہ اس زمین پر ایک دن عدالت کا نفاذ ہوگا، امن کا راج ہو گا، ظلم کا اختتام ہوگا، زمین پر خوشحالی کا دور ہو گا۔

مشہور برطانوی دانشور برٹرنڈ راسیل کا قول ہے کہ

"پورا عالم ایک ایسے اصلاح کنندہ کا منتظر ہے جو سب کو ایک پرچم تلے جمع کردے اور سب پر ایک ہی آواز موثر ہو، اور سب کا نعرہ ایک ہو"۔

فزکس کے معروف ماہر البرٹ السٹائن کہتے ہیں کہ

" وہ دن جس میں پورے عالم پر امن اور سلامتی کا راج ہو، سب ایک دوسرے سے محبت کریں، آپس میں بھائی بھائی ہوں، تو ایسا ضرور ہوگا، اس میں کوئی عجب نہیں ہے"۔

(بحوالہ: المہدی الموعود ودفع الشبہات عنہ)

آئرلینڈ کے مشہور دانشور برنارڈ شرا، ان دونوں بیانات سے زیادہ واضح انداز میں اسی نظریہ کو بیان کیا ہے اور زیادہ باریک بینی سے اس موضوع کو پیش کیا ہے، وہ عالم مصالح کے وجود اور اس کی طولانی عمر کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

" بلا شک وہ مصلح ایک زندہ انسان، صحت مند جسمانی ہیکل رکھتا ہے اور حیرت انگیز، غیر معمولی عقلی طاقت کا مالک ہے، انتہائی بلند اور اعلیٰ صفات کا مالک انسان ہے، جس تک یہ عام اور معمولی صلاحیتوں والا انسان بڑی جدوجہد اور طویل تگ و دو کے بعد پہنچنے کے قابل ہو سکے، اور یہ کہ اس کی عمر طولانی ہو،تین سو سال سے بھی زائد ہو اور وہ اپنی اس طویل زندگی کے مختلف حالات کو یکجا کرکے ان صلاحیتوںسے استفادہ کر سکے"۔

غرض ان کے نزدیک مصلح انسان تمام انسانوں میں ہر حوالے سے ممتاز ہو اور اپنی طولانی عمر کی وجہ سے تمام انسانوں کی صلاحیتوں کا احاطہ رکھتا ہو"۔(برنارڈ شوے (عباس محمود العقاد ص ۵۲۱، ۴۲۱)

آسمانی ادیان میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا تذکرہ

البتہ آسمانی ادیان میں عالمی مصلح کے ظہور کو ایک حتمی اور یقینی امر قرار دیا گیا ہے اور آسمانی ادیان کی کتابوں میں جو بھی غوطہ ور ہوتا ہے اور ان میں مستقبل کے بارے درج شدہ بشارتوں کا پوری دقت کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے تو اس کے واسطے اس نتیجہ تک پہنچنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ ان تمام کتابوں میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے وجود مقدس کے اشارات ملتے ہیں اور یہ کہ وہ آخری انسان ہیں جس نے پورے عالم کو امن و سکون دینا ہے عدالت کا نفاذ کرنا ہے، ظلم ختم کرنا ہے، وہ ہی حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ہیں اور ان کا اشارہ اسی مہدی (علیہ السلام) کی طرف ہے جس کا اظہار مذہب اہل البیت علیہ السلام میں موجود ہے۔

آسمانی ادیان کی کتب میں موجود بشارتوں کے بارے تحقیق کرنے والے اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

(ملاحظہ کریں بشارات عہدین للشیخ ڈاکٹر صادقی)

الکتاب المقدس سے العہد القدیم سے متعلق شعیا کی کتاب میں جو بشارتیں ذکر ہوئی ہیں۔

قاضی الساباطی نے ان بشارتوں میں سے ایک بشارت کو لیا ہے اور اس کے بارے بیان کیا ہے کہ یہ بشارت حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق واضح اور روشن بیان ہے وہ کہتے ہیں " امامیہ فرقہ والے کہتے ہیں "بلکہ وہ (مہدی علیہ السلام) محمد بن الحسن علیہ السلام العسکری علیہ السلام ہیں جو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے امام حسن (علیہ السلام) کے اس حرم سے جن کا نام "نرجس (سلام اللہ علیہ ا)"تھا اور سرزمین سرمن رای (سامرہ) شہر میں آپ کی ولادت ہوئی، خلیفہ المعتمد العباسی کا زمانہ تھا، پھر وہ ایک سال (جوبات مکتب اہل البیت علیہ السلام سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی غیبت امام حسن عسکری (علیہ السلام) کی وفات کے بعد شروع ہوئی جو تقریباً ستر سال رہی یہ پہلی غیبت تھی جسے غیبت صغریٰ کہا جاتا ہے اس کے بعد دوسری غیبت شروع ہوگی جسے غیبت کبریٰ کہا جاتا ہے جو ابھی تک جاری ہے) پھر آپ ظاہر ہوئے، پھر غائب ہو گئے اور یہ ان کی غیبت کبریٰ ہے، اس غیبت سے وہ واپس نہیں آئے مگر یہ کہ جب اللہ چاہے گا تو وہ واپس آئیں گے"۔

ساباطی اس بیان کے بعد لکھتے ہیں: اس لحاظ سے کہ امامیہ فرقہ کا نظریہ کتاب مقدس میں درج شدہ بشارت کے زیادہ قریب تھا اور میرا ہدف اور امت محمدیہ کے نظریات کا دفاع ہے مذہبی تعصب سے جدا تھا اس لئے میں نے اس بات کا ذکر کر دیا ہے جس کے امامیہ فرقہ والے قائل ہیں، جو کچھ وہ کہتے ہیں کتاب مقدس میں درج شدہ بعض اشارات اسی کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اسی طرح

جب "فخر الاسلام جو کہ نصرانی تھا" علامہ محمد رضا المظفرؒ سے ملتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں، وہ مذہب اہل بیت علیہ السلام سے خود کو وابستہ کر لیتے ہیں وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے، جس پر علامہ ساباطی اہل سنت کے عالم پہنچے، تو انہوں نے اسلام لانے کے بعد "انیس الاسلام" کتاب لکھی، جس میں یہود و نصاریٰ کے نظریات کو رد کیا گیا ہے اس کتاب میں اس نے کتاب مقدس میں بیان شدہ بشارتوں کو بیان کیا اور اس نتیجہ کو لیا کہ یہ سب بشارتیں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) بن الامام الحسن العسکری (علیہ السلام) پر صادق آتی ہیں۔

جو بات قابل غور ہے ان بشارتوں کے حوالے سے، وہ یہ کہ ان میں عالمی مصلح کے لئے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ مہدی (علیہ السلام) کے علاوہ کسی اور شخصیت پر صادق نہیں آتے اور وہ بھی مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ پر کے علاوہ ان بشارتوں کو کسی بھی اور نظریہ و خیال پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

انجیل کے مفسرین کا بیان

انجیل کے مفسرین نے "سفر الرویا" کے فقرہ نمبر1تا17 فصل نمبر12 (یوحنا لاہوتی کے مکاشفات) کی تفسیر میں بیان کیا ہے، وہ سب تصریح کرتے ہیں کہ جس شخص کے متعلق ان بشارات میں بیان ہوا ہے اور یہ فقرات جس شخصیت کا بتا رہی ہیں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اس لئے ان فقرات کی واضح اور روشن تفسیر، نامعلوم زمانہ کے سپرد ہے جس کا معنی اور مصداق اسی وقت ظاہر ہوگا۔ (بشارت عہدین ص ۲۶۲)

علماء اہل سنت کا نظریہ

علماء اہل سنت کی ایک بہت بڑی تعداد نے بھی اپنی تحقیق ابحاث کے نتیجہ میں مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ کو اختیار کیا ہے۔

مشہور عالم دین پروفیسر سعید ایوب کا خیال ہے کہ کتاب مقدس کی "سفر الرویا" کے فقرات میں جس شخصیت کی طرف اشارہ ملتا ہے، وہ مذہب اہل البیت علیہ السلام کے نظریہ پر صادق آتا ہے۔

وہ اس بارے کہتے ہیں کہ

"انبیاء علیہ السلام ماسلف کے اسفار میں جو کچھ درج ہے اس سے مراد مہدی (علیہ السلام) ہیں اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے"۔

اس تحریر پر انہوں نے اس طرح مزید تبصرہ کیا ہے۔

ایک خاتون کا تذکرہ جس کی اولاد سے بارہ مرد ہوں گے

"میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے اہل کتاب کی (آسمانی) کتابوں میں اسی طرح سے موجود پایا ہے، اہل کتاب نے حضرت مہدی (علیہ السلام) سے متعلق خبروں کا بھی اسی طرح دقت سے جائزہ لیا ہے جس طرح انہوں نے آپ علیہ السلام کے جد امجد حضرت محمد مصطفیٰ (صل اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق اپنی کتابوں میں موجود خبروں کے بارے کیا تھا ان خبروں میں ایک باعظمت خاتون کا تذکرہ موجود ہے کہ جس کی اولاد سے بارہ مرد ہوں گے، اس کے بعد ایک اور خاتون کا تذکرہ ہے جس سے آخری مرد کی ولادت ہوگی اور وہ آخری مرد پہلی باعظمت خاتون کی صلب سے ہوگا" السفر" میں اس طرح ذکر ہوا ہے "،تحقیق یہ خاتون جو انہیں ہر قسمی خطرات گھیر لیں گے، ان خطرات کی طرف فقط "التنسین" سے اشارہ کیا گیا ہے (اور التنسین (خطرات) اس باعظمت خاتون کے سامنے آکھڑے ہوں گے، وہ اپنے بچے کی خیر چاہے گی یہاں تک کہ وہ اس بچے کو جنم دے دے گی)۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حکمران اس پیدا ہونے والے بچے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے، جس وقت اس خاتون پر ہر طرف سے خطرات آن پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے بیٹے کو اٹھا لے گا اور اس کی حفاظت فرمائے گا۔

بارکلے "دواختطف اللہ ولدھا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں "ان اللہ غیب ھذا الطفل" تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو غائب کر لیا"۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی بارہ سو دو ماہ عمر کا تذکرہ

"السفر" میں آیا ہے "،تحقیق اس بچے کی غیبت ایک ہزار دو سو ساٹھ دن ہوگی" عبرانی میں اس مدت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے" وہ عنقریب التنسین (خطرات) کی وجہ سے ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ غائب ہوں گے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں بشارات العہدین ص ۳۶۲)

اس مدت کے بارے اہل کتاب کے اپنے رموز اور بشارات ہیں.... پہلی خاتون کی نسل بارے، بارکلے لکھتے ہیں "،تحقیق انتہائی سخت اور جھگڑالو دشمن جنگ چھیڑے گا جیسا کہ "سفر الرویا" 12/13 میں ہے "التنسین (خطرات) اس عورت پر غضبناک ہوں گے اور وہ خطرات سبب ہوں گے کہ اس خاتون کی باقی نسل کے ساتھ جنگ ہوگی جو اللہ کی وصیتوں (فرامین) کے محافظ ہوں گے"۔

استاد سعید ایوب نے گذشتہ ابحاث پر اس طرح تبصرہ کیا ہے

"یہ ہیں مہدی (علیہ السلام) کے اوصاف جن کا ذکر کتاب مقدس میں ملتا ہے یہ بالکل وہی اوصاف ہیں جنہیں شیعہ امامیہ اثناء عشریہ بیان کرتے ہیں"۔

(المسیح الدجال تالیف سعید ایوب ص ۳۸۰، ۳۷۹)

استاد سعید ایوب نے اپنی بات کو مزید اس بیان سے مستحکم کیا ہے کہ
"کتاب مقدس میں جو کچھ ذکر ہوا ہے وہ شیعہ امامیہ کے نظریہ کے مطابق ہے"۔
(بحوالہ اعلام الہدایۃ قسم الامام المہدی (علیہ السلام))

سابقہ انبیاء علیہ السلام کی کتابوں سے نتیجہ

سابقہ انبیاء علیہ السلام کی کتابوں میں بشارتیں جو بیان ہوئی ہیں یہ سب واضح اشارے اس نظریہ کی جانب ہیں کہ جو نظریہ مذہب اہل بیت علیہ السلام کا ہے۔

علماء اہل سنت کی روایات

اسکے بعد ہم ان روایات کی طرف پلٹتے ہیں جو علماء اہل سنت نے اس موعود شخصیت کی ہویت اور خصوصیات کے بارے بیان کی ہیں ہم اس بارے دیکھیں کہ ان روایات میں ایسی عظیم مصلح شخصیت کے ظہور کے حتمی اور یقینی امر ہونے کے بعد اس شخصیت کے متعلق وہ روایات کیا راہنمائی دیتی ہیں، کیا فقط مہدی علیہ السلام کے عنوان پر اکتفاء کیا گیا ہے یا بعینہ اس شخصیت کے بارے بھی بیان کیا گیا جس نے آکر پورے عالم میں عادلانہ حکومت قائم کرنی ہے۔
جواب: یہ بات واضح ہے کہ جو شخص بھی ایک مصلح کے ظہور کا عقیدہ رکھتا ہے اور اس کو اس پر یقین کامل ہے لیکن اس کے واسطے یہ بات واضح اور متعین نہیں ہو سکتی کہ وہ مہدی (علیہ السلام) کون ہیں جو آخری زمانہ میں آئیں گے اور ایک خارجی اور حقیقی شخصیت کا روپ دھاریں گے، تو حقیقت میں ایسا خیال اس مہدی (علیہ السلام) کے بارے عقیدہ نہیں کہلاتا جس کے بارے اسلام کہتا ہے کیونکہ وہ مہدی (علیہ السلام) کے عنوان پر ایمان لایا ہے اس کے مضمون اور اس کی خارجی اور حقیقی شخصیت پر ایمان نہیں لایا یہ بات اسی طرح ہے کہ کوئی شخص نماز کے وجود کا معتقد ہو لیکن اس کے ارکان سے واقف نہ ہو۔ ہم یہ جاننے کے لئے کہ امام مہدی علیہ السلام ایک عنوان نہیں بلکہ ایک حقیقی اور حقوقی شخصیت بھی ہیں اور اس بارے اہل سنت کی روایات کیا کہتی ہیں اور انکے بیانات سے کیا مطلب نکلتا ہے تو ہم ان روایات کو آنے والے صفحات میں چند عناوین کے تحت بیان کریں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت بارے

اس بارے کثیر تعداد میں اعتراضات موجود ہیں جنہیں علماء اہل سنت نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور بعض محققین نے ان اعتراضات کو یکجا اکٹھا کیا ہے ترتیب وار زمانی مراحل کو اس سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے غیبت صغریٰ ۲۶۰ھ سے غیبت کبریٰ ۳۲۹ھ کے آغاز تک کے زمانہ اور پھر آج تک اس بارے جو اعتراضات کیے گئے ہیں انہیں زمانی ترتیب کے ساتھ درج کیا گیا ہے، ہم اس جگہ نمونہ کے چند حوالے دیتے ہیں، تفصیل کے لئے اس موضوع پر لکھی گئی تحقیقی اور تفصیلی کتابوں میں رجوع کیا جائے

۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب الایما الصحیح، تالیف سید قزوینی ۲۔ کتاب الامام المہدی علیہ السلام فی نہج البلاغہ تالیف شیخ مہدی فقیہ ایمانی ۳۔ المزام الناصب تالیف شیخ علی حائری ۴۔ کتاب الامام المہدی علیہ السلام تالیف الاستاد علی محمد دخیل ۵۔ کتاب دفاع عن الکافی تالیف الثامر العمیدی اس آخری کتاب میں اہل سنت کی ۱۲۸ شخصیات کا ذکر کیا گیا جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اعتراف کیا ہے، ان شخصیات کے ناموں کو سالوں کی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔

پہلی شخصیت جناب ابوبکر بن ہارون الرویانی تاریخ وفات ۳۰۷ھ ہیں جنہوں نے اپنی مخطوطہ "المسند" میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

آخری شخصیت معاصر (ہم عصر) محقق یونس احمد سامرائی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب سامراء فی ادب القرن الثالث الہجری" میں اس بات کو بیان کیا ہے اور یہ کتاب ۱۹۶۸ میں بغداد یونیورسٹی کی مدد سے شائع ہوئی ہے۔

(ملاحظہ کریں دفاع عن الکافی ج ۱ ص ۵۶۸، ۵۹۲ چھٹی دلیل علماء اہل سنت کے اعتراضات)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت بار یا اہل سنت کی کتابوں سے حوالہ جات

حوالہ نمبر۱:

علامہ ابن الاثیر الجزری عزالدین (تاریخ وفات ۶۳۰) انہوں نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ ص ۲۷۴، ج ۷ پر، ۲۶۰ھ ق کے واقعات میں لکھا ہے، اس سال میں ابو محمد العلوی العسکری کی وفات ہوئی، مذہب امامیہ کے تحت وہ گیارہویں امام ہیں اور وہ ہی محمد کے والد ہیں جن کے بارے مذہب امامیہ والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ منتظر ہیں۔

حوالہ نمبر۲:

ابن خلکان (تاریخ وفات ۶۸۱) نے اپنی کتاب وفیات الاعیان ج ۴ ص ۱۷۶، ۵۶۲، ج ۴ میں تحریر کیا ہے، ابو القاسم محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد الجواد علیہ السلام (جن کا ذکر پہلے ہو چکا) بارہویں امام علیہ السلام ہیں، امامیہ عقیدہ کے مطابق.... جو بارہ آئمہ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ " الحجۃ" کے نام سے مشہور ہیں، ان کی ولادت جمعہ کے دن

۱۵ شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی اسکے بعد انہوں نے مشہور مورخ سیاح ابن الازرق الفارقی (تاریخ وفات ۵۷۷ھ ق) کا حوالہ دیا ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ "میا فارقین" میں لکھا ہے کہ مذکورہ" حجت " 9ربیع الاول ۲۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت ۸ شعبان ۲۵۶ھ کو ہوئی ہے اور یہ دوسری روایت زیادہ صحیح ہے۔

ابن الازرق کے قول پر تبصرہ

آپ کی ولادت کے بارے صحیح قول وہی ہے جسے ابن خلکان نے بیان کیا ہے (۱۵ شعبان بروز جمعہ ۲۵۵) اسی تاریخ پر شیعوں کا اتفاق ہے اس بارے انہوں نے صحیح روایات کو بنیاد بنایا ہے اور اس کے ساتھ قدیم علماء کے بیانات کو بطور سند بھی پیش کیا ہے الشیخ الکلینیؒ جو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں موجود تھے انہوں نے بغیر کسی اختلافی حوالے کے اسی تاریخ کو بیان کیا ہے، اس تاریخ کے مخالف جو روایات ہیں ان سب پر اس تاریخ کو مقدم کیا ہے آپ نے تحریر کیا ہے آپ علیہ السلام ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے (اصول الکافی ج ۱ ص ۵۱۴ باب ۱۲۵)

شیخ صدوقؒ (تاریخ وفات ۳۸۱ھ) نے اپنے استاد محمد بن محمد بن عصام الکلینی سے اور انہوں نے محمد بن یعقوب الکلینی سے، انہوں نے علی بن محمد بن بندار سے نقل کیا ہے کہ الصاحب علیہ السلام ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

شیخ الکلینی نے اپنے قول کی نسبت علی بن محمد بن بندار سے نہیں دی، اسکی وجہ اس بارے شہرت تھی اور یہ کہ اس تاریخ پر سب کا اتفاق تھا (بہر حال شیعہ امامیہ اثناء عشریہ کے ہاں ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ میں آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ہونا حتمی اور یقینی امر ہے اس پر سب کا اتفاق ہے)

حوالہ نمبر ۳:

الذہبی (تاریخ وفات ۷۴۸ھ ق) نے اپنی تین کتابوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کا اعتراف کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب "العبر فی خبر من غبر ج۳ ص ۳۱ " میں لکھا ہے ۲۵۶ھ محمد بن الحسن بن علی الھادی بن محمد الجواد بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق العلوی الحسینی پیدا ہوئے وہ ہی ابو القاسم ہیں، رافضہ انہیں الخلف، الحجۃ، المہدی، المنتظر، صاحب الزمان کا لقب دیتے ہیں اور وہ ہی بارہ اماموں سے آخری ہیں، اس سال میں ان کی ولادت ہوئی۔

الذہبی نے تاریخ دول الاسلام میں امام حسن العسکری علیہ السلام کے حالات میں تحریر کیا ہے، وہ الحسن بن علی بن محمد بن علی الرضا بن موسیٰ بن جعفر الصادق ہیں، وہ ابو محمد الہاشمی الحسینی ہیں، شیعوں کے آئمہ سے ایک ہیں، شیعہ ان کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں، انہیں الحسن العسکری علیہ السلام کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے سامرہ میں زندگی گذاری اور سامرہ کو "عسکر" کہا جاتا تھا، وہ رافضیوں کے منتظر کے والد ہیں، وہ اللہ کے رضوان میں چلے گئے، ان کی وفات ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی، آپ علیہ السلام اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

بہر حال آپ کے بیٹے محمد بن الحسن جنہیں رافضی القائم، الخلف سے پکارتے ہیں تو وہ ۸۵۲ھ میں پیدا ہوئے اور بعض نے کہا ہے ۶۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔

انہوں نے اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے۔

المنتظر، الشریف، ابوالقاسم علیہ السلام محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد الجواد علیہ السلام بن علی الرض علیہ السلام بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام بن زین العابدین علی علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام الشہید بن الامام علی علیہ السلام بن ابیطالب علیہ السلام، الحسینی، ہیں بارہ سرداروں کے خاتم ہیں۔

ذہبی کی بات پر تبصرہ

الذہبی کی رائے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت کے متعلق جو تھی اسے ہم نے ان کی کتابوں کے حوالہ سے بیان کر دیا، البتہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق اس کا عقیدہ اس کے باقی نظریات کی طرح سراب مانند ہے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی دوسرے افراد کی طرح مہدی (علیہ السلام) کے بارے قائل ہے کہ وہ محمد بن عبد اللہ ہوں گے وہ اپنے اس نظریہ پر اشتباہ اور غلطی پر ہیں کہ مہدی محمد بن عبداللہ ہوں گے لیکن یہ بات ثابت ہوگئی ان کے بیانات سے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند محمد تھے جیسے شیعہ بارہواں مانتے ہیں۔

حوالہ نمبر۴:

ابن الوردی (تاریخ وفات ۹۴۷ھ) نے المختصر المشہور تاریخ ابن الوردی میں لکھا ہے۔ محمد بن الحسن الخالص ۵۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔ (نور الابصار ص ۶۸۱)

حوالہ نمبر۵:

احمد بن حجر الحیثمی الشافعی (تاریخ وفات ۴۷۹ھ) نے اپنی کتاب "الصواعق المحرقۃ" کی آخری فصل کے باب ۱۱ میں اس طرح تحریر کیا ہے "ابو محمد الحسن الخالص، کو ابن خلکان نے عسکری ہی قرار دیا ہے وہ ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے.... اور سامراء میں وفات پائی، وہ اپنے بابا اور چچا کے پہلو میں دفن ہوئے، ان کی عمر بوقت وفات ۸۲ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں زہر دیا گیا، وہ اپنے پیچھے سوائے ابوالقاسم محمد الحجۃ کے سوا کسی کو نہیں چھوڑ گئے، والد کی وفات کے وقت ان کی عمر پانچ سال تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں حکمت و دانائی کو رکھ دیا آپ علیہ السلام کو القائم علیہ السلام المنتظر کہا جاتا ہے.... کہا جاتا ہے وہ مدینہ میں مستور اور پوشیدہ اور غائب ہوگئے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں چلے گئے

حوالہ نمبر۶:

الشبراوی الشافعی (تاریخ وفات ۱۱۷۱ھ) نے اپنی کتاب "الاتحاف" میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) محمد بن الحسن العسکری (علیہ السلام) کی ولادت، شب ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ لکھا ہے (الاتحاف بحب الاشراف ص ۶۸)

حوالہ نمبر۷:

مومن بن حسن الشبلنجی (تاریخ وفات ۱۳۰۸ھ) نے اپنی کتاب نورالابصار میں حضرت امام المہدی (علیہ السلام) کے نام کا اعتراف کیا ہے اور آپ کے شریف و طاہر نسب کو بیان کیا ہے، آپ کی کنیت اور آپ کے القاب بھی لکھے ہیں، ایک طویل گفتگو کے بعد لکھتے ہیں، امامیہ کے مذہب میں وہی بارہویں امام ہیں اور آخری امام ہیں۔

حوالہ نمبر۸:

خیر الدین الزرکلی (تاریخ وفات ۱۳۹۶ھ) نے اپنی کتاب "الاعلام" میں امام المہدی المنتظر (علیہ السلام) کے حالات میں لکھا ہے وہ "محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام الخالص بن علی الہادی، ابو القاسم علیہ السلام ہیں، بارہ آئمہ میں آخری ہیں، یہ امامیہ کا مذہب ہے، وہ سامراء میں پیدا ہوئے جس وقت ان کے والد کی وفات ہوئی تو اس وقت ان کی عمر پانچ سال تھی، ان کی ولادت کی تاریخ بارے کہا گیا ہے کہ وہ ۱۵ شعبان کی رات ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی غیبت ۲۶۵ھ میں ہوئی۔

خیر الدین کے بیان پر تبصرہ

غیبت صغریٰ کی ابتداء ۲۶۰ھ سے ہے، اس پر تمام شیعہ امامیہ کا اتفاق ہے اور جس کسی نے غیبت کی تاریخ لکھی ہے جہاں تک ہماری معلومات ہیں، سب نے اسی تاریخ کا بتایا ہے شاید جو کچھ "الاعلام" میں غیبت کے شروع ہونے بارے بیان کیا گیا ہے یہ چھاپنے یا کتابت میں غلطی ہوگئی کیونکہ الزرکلی نے غیبت کی تاریخ درج نہیں کی، عدد کے غلط لکھے جانے کا امکان موجود ہے ۲۶۰ کو ۲۶۵ لکھ دیا ہو۔

ہم نے یہ علماء اہل سنت کے اعترافات سے نمونہ کے چند اقوال اس جگہ بیان کئے ہیں، ان کے سب اقوال کو اس مختصر کتابچہ میں بیان کرنے کی گنجائش نہ ہے، تفصیلات کے لئے دیکھیں "المہدی المنتظر فی الفکر الاسلامی"۔

۲۔ بارہویں امام (علیہ السلام) کے نسب اور آپ (علیہ السلام) کے نام بارے

جو بھی اہل سنت کی کتابوں میں موجود احادیث کا غور سے جائزہ لے گا وہ اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے نسب اور نام بارے سب کا اتفاق ہے ایسی احادیث کثرت کے ساتھ ساتھ جس حقیقت کو تاکید کے ساتھ بیان کر

رہی ہیں یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کا نسب رسول اللہ سے جا ملتا ہے اور یہ کہ آپ اہل البیت علیہ السلام سے ہیں، بارہ اماموں سے ہیں، بارہ معصوم آئمہ علیہ السلام کے آخری ہیں اور وہ حضرت محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد الجواد علیہ السلام بن علی الرض علیہ السلام، بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام بن علی زین العابدین علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ و بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور ان کا لقب المہدی علیہ السلام، المنتظر ہے اور یہ بات اس عقیدہ سے ملتی ہے جو شیعہ امامیہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے لکھتے ہیں، اس بارے نمونہ کے طور پر چند روایات ملاحظہ ہوں۔

المہدی (علیہ السلام) کنانی ہیں، ہاشمی ہیں

جناب قتادہ سے روایت ہے، وہ کہتا ہے میں نے سعید بن المسیب سے سوال کیا کیا المہدی (علیہ السلام) برحق ہیں ؟۔

سعید: جی ہاں! برحق ہیں۔

قتادہ: وہ کن کی نسل سے ہیں ؟۔

سعید: کنانہ قبیلہ سے ہیں۔

قتادہ: کنانہ قبیلہ کی کون سی شاخ سے ان کا تعلق ہے؟

سعید: قریش سے۔

قتادہ: قریش کی کون سی شاخ سے ہیں ؟

سعید: بنی ہاشم سے ہیں

(بحوالہ عقد الدرر الباب الاول ص۴۴،۲۴، مستدرک الحاکم ج۴ص۳۵۵، مجمع الزوائد ج۷ص۵۱۱)

اس روایت کے مطابق المہدی، کنانی، قرشی، ہاشمی ہیں اور ان کے القاب میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ہر ہاشمی قرشی ہوتا ہے اور ہر قرشی کنانہ سے ہے، کیونکہ قریش سے مراد النضر بن کنانہ ہیں، اس پر تمام علماء انساب کا اتفاق ہے۔

المہدی (علیہ السلام) عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں

ابن ماجہ نے انس بن مالک سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”ہم عبدالمطلب علیہ السلام کی اولاد جنتیوں کے سردار ہیں، ہیں، حمزہ علیہ السلام، علی علیہ السلام، جعفر علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام“۔

(بحوالہ السنن ابن ماجہ ج۲ص ۸۶۳۱،حدیث نمبر۷۸۰۴، باب خروج المہدی علیہ السلام ، مستدرک الحاکم ج۳ص ۱۱۲، جمع الجوامع للسیوطی ج ۱ ص۱۵۸)

اس روایت کے مطابق حضرت امام مہدی (علیہ السلام)، حضرت عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں ۔

المہدی (علیہ السلام) ابوطالب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں

سیف بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتا ہے، میں، ابو جعفر المنصور کے پاس تھا اس نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے مجھ سے کہا اے سیف بن عمیرہ "یہ بات حتمی ہے کہ آسمان سے ابو طالب علیہ السلام کی اولاد سے ایک مرد کے نام کی نداء آئے گی۔

سیف: میں آپ پر قربان جاوں اے امیرالمومنین !کیا آپ اس بات کی روایت کرتے ہیں ؟

ابو جعفر منصور:جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، کیونکہ میرے ان کانوں نے یہ خبر سنی ہے۔

سیف: اے امیرالمومنین !میں نے تو اس سے پہلے اس قسم کی حدیث کہیں نہیں سنی ۔

ابو جعفر منصور: اے سیف! یہ بات برحق ہے اور سچ ہے اور جب یہ نداء آئے گی تو ہم سب سے پہلے ہوں گے جو اس پر لبیک کہیں گے، بہرحال یہ نداء ہمارے چچا کی اولاد سے ایک مرد کے نام کی ہوگی۔

سیف: وہ مرد، اولاد فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) سے ہوگا؟

منصور: جی ہاں!اے سیف، اگر میں نے یہ بات ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے نہ سنی ہوتی اور انہوں نے میرے لئے یہ بیان نہ کیا ہوتا، تو ان کے علاوہ اگر روئے زمین کے سارے لوگ مل کر بھی اس حدیث کی روایت کرتے تو میں اسے قبول نہ کرتا لیکن اس حدیث کو بیان کرنے والے محمد بن علی علیہ السلام ہیں (اسے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے)

(بحوالہ عقد الدرر للمقدسی الشافعی الباب نمبر۴ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

یہ روایت تاکید کررہی ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت ابو طالب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں ۔

حضرت مہدی (علیہ السلام) اہل البیت علیہ السلام سے ہیں

ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "قیامت بپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے " اس کے بعد آپ نے فرمایا "اس حال میں میری عترت اور میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد خروج کرے گا وہ زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دے گا جس طرح زمین ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی "۔

(بحوالہ مسند احمد: ج۳ص۴۲۴ حدیث ۰۲۹۰۱، مسند ابی یعلی ج۲ص۴۷۲حدیث نمبر ۷۸۹، المستدرک ج۴ص۷۷۵، عقد الدرر باب ۱ موارد الظمان ۴۶۴ حدیث نمبر۹۷۸۱، ۰۸۸۱، مقدمہ ابن خلدون ص۰۵۲ فصل ۳۵، جمع الجوامع ج ا ص۲۰۹، کنزالعمال ج ۴۱ ص ۱۷۲ حدیث ۱۹۶۸۳، ینابیع المودۃ ۴۳۴باب ۳۷)

اسی طرح کی روایت عبداللہ ابن عباس نے حضرت نبی اکرم سے نقل کی ہے، "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد حکومت کرے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا"۔

(حوالہ جات: مسند البزاز ج ا ص۱۸۲، مسند احمد: ۱۶۷۳، سنن الترمذی ج۴ص۵۰۵ باب نمبر۲۵، حدیث نمبر۰۳۲۲، المعجم الکبیر ج ۰ا ص ۵۳۱ حدیث ۱۲۲۰۱، تاریخ بغداد ج۴ ص۸۸۳، عقد الدرر: ۹۳باب ۳، مطالب السوول: ج۲ص۱۸، السیان فی اخبار صاحب الزمان ص۱۹ تالیف محمد النوفلی القرشی الکنجی الشافعی، فرائد السمطین ج۲ص۷۲۳ حدیث نمبر۶۷۵ الدرالمنشور ج۶ص۸۵، جمع الجوامع ج ا ص۳۰۹، کنزالعمال ج ۴۱ ص۱۷۴، حدیث نمبر ۲۹۶۸۳، برہان المتقی ج ۰۹ باب نمبر ۲ حدیث ۴)

حضرت علی (علیہ السلام) نے نبی اکرم سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

"مہدی (علیہ السلام) ہم اہل البیت علیہ السلام سے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے واسطے تمام معاملات کو ایک رات میںدرست کر دے گا"۔

(حوالہ جات کے لئے دیکھیں ابن ابی شیبہ ج۸ص۸۷۶ حدیث نمبر۱۹۰ وفتن ابن حماد: ومسند احمد: ج ا ص۴۸ وتاریخ البخاری ج ا ص۱۷۳، حدیث ۴۹۹، وسنن ابن ماجۃ: ج۲ ص ۷۶۳۱، باب ۴۳حدیث ۵۸۰۴، ومسند ابو یعلی: ج ا ص۹۵۳حدیث ۵۶۴ وحلیۃ الاولیائ: ج۳ ص ۷۷۱ والکامل لابن عدی: ج۷ ص۳۴۶۲، والفردوس: ج۴ ص ۲۲۲ حدیث نمبر۹۱۶۶ والبیان فی اخبار صاحب الزمان ۰۱۱ للکنجی الشافعی وعقد الدرر: ۳۸۱باب ۶ والعلل المتناہیۃ ج ۲ ص۶۵۸۲ حدیث ۲۳۴۱ وفرائد السمطین: ج ۲ ص۱۳۳ حدیث ۳۸۵، ومیزان الاعتدال ج۴ ص۹۵۳ حدیث ۴۴۴۹، ومقدمۃ ابن خلدون ج ا ص۶۹۳باب ۳۵ وتہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۲۵۱حدیث ۴۹۲، وعرف السیوطی الحاوی: ج۲ ص۳۱۲ والدر المنشور ج۶ ص۸۵ وجمع الجوامع ج ا ص۹۴۴ والجامع الصغیر ج۲ص۲۷۶، حدیث نمبر ۳۴۲۹ وصواعق ابن حجر ص۳۶۱ باب ۱۱۵ فصل ۱ وکنزالعمال ج ۴۱ ص۴۶۲، حدیث ۴۶۶۸۳، وبرہان المتقی ج۷۸ باب ۱ حدیث ۳۴ ومن ص۹۸، باب ۲، حدیث ۱، ومرقاۃ المفاتیح ج۹ ص۹۴۳، مع اختلاف یسیر وفیض القدیر ج ۶ ص۸۷۲، حدیث ۳۴۲۹)

مہدی (علیہ السلام) رسول اللہ کی اولاد سے

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

"زمانہ کے آخر میں میری اولاد سے ایک مرد خروج کرے گا اس کا نام میرے نام جیسا ہو گا اور اس کی کنیت میری کنیت جیسی ہوگی، وہ زمین کو عدالت سے بھر دے گا (آباد کر دے گا) جس طرح زمین ظلم سے بھر چکی ہوگی (ویران ہو چکی ہوگی) بس وہی شخص ہی مہدی (علیہ السلام) ہیں"۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں تذکرۃ الخواص، ص ۳۶۳، عقد الدرر ۳۴ باب امنہاج السنہ: ابن تیمیہ ج ۴ ص ۶۸،۷۸)

مہدی (علیہ السلام) فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے

نبی اکرم کی زوجہ جناب ام سلمہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ!

"مہدی (علیہ السلام) کا وجود برحق ہے اور وہ فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا"۔

(حوالہ: تاریخ البخاری ج ۳ ص ۴۶۳، المعجم الکبیر ج ۳۲ ص ۷۶۲، حدیث ۶۶۵، مستدرک الحاکم ج ۴ ص ۷۷۵)

۲۔ جناب ام سلمہ علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

"مہدی علیہ السلام میری عترت سے ہوگا اور وہ فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہی ہوگا"۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں: سنن ابی داود ۴/۴۰۱، ح ۴۸۲۴ وسنن ابن ماجہ: ۲/۸۶۳۱، باب ۴۳ ح ۶۸۰۴، والفردوس: ۴/۷۹۴ حدیث نمبر ۳۴۹۶ ومصابیح البغوی: ۳/۲۹۴ باب ۳ حدیث نمبر ۱۱۲۴ وجامع الاصول: ۵/۳۴۳، ومطالب السول: ۸ وعقد الدرر: ۶۳ باب ۱ ومیزان الاعتدال: ۲/۷۸ ومشکاۃ المصابیح: ۳/۴۲ فصل ۲ حدیث ۳۵۴۵، وتحفۃ الاشراف: ۸/۳۱ حدیث ۳۵۱۸۱ والجامع الصغیر: ۲/۲۸۶ حدیث ۱۴۲۹ والدر المنثور: ۶/۸۵ وجمع الجوامع: ۱/۹۴۴ وصواعق ابن حجر: ۱۴۱ باب ۱۱، فصل ۱، وکنز العمال: ۴۱/۳۶۲ حدیث ۲۶۶۸۳ ومرقاۃ المفاتیح: ۹/۰۵۳ واسعاف الراغبین: ۵۴۱ وفیض القدیر: ۶/۷۷۲ حدیث ۱۴۲۹، والتاج الجامع للاصول: ۵/۳۴۳)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت حسین (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں

جناب حذیفہ بن الیمانی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے ہم سے خطاب فرمایا اور رسول اللہ نے ہمارے لئے ان حالات کو بیان کیا جو مستقبل میں ہونے والے تھے پھر آپ نے فرمایا "اگر دنیا کے خاتمہ سے فقط ایک دن باقی رہ گیا تو اللہ تعالی اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ اس دن میں میری اولاد سے ایک مرد کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا" بس سلمان الفارسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی کونسی اولاد سے ہوگا؟۔

رسول اللہ: میرے اس فرزند سے ہوگا، اور آپ نے قریب بیٹھے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام پر ہاتھ مار کر فرمایا: کہ میرے اس بیٹے سے ہوگا۔

حوالہ: المنار المنیف لابن القیم: ۹۲۳، ۸۴۱ فصل ۰۵، عن الطرانی فی الاوسط، عقد الدرر: ۵۴ من الباب الاول وفیہ: اخرجہ الحافظ ابو نعیم فی صفۃ المہدی، ذخائر العقبیٰ، المحب الطبری: ۶۳۱ وفیہ: فیحمل ماورد مطلقاً فیما تقدم علی ہذا المقید، فرائد السمطین ۵۷۵،۲/۵۲۳ باب ۱۶، القول المختصر لابن حجر ۷/۷۳ باب ۱، فرائد فوائد الفکر: ۲ باب ۱، السیرۃ الحلبیۃ: ۱/۳۹۱، ینابیع المودۃ: ۳/۳۶ باب ۴۹، وہناک احادیث اضری بہذا الخصوص فی مقتل الامام الحسین علیہ السلام للخوارزمی الحنفی: ۱/۶۹۱، وفرائد السمطین: ۵۱۳-۰۱۳/۲ الاحادیث ۹۶۵،۱۶۵، وینابیع المودۃ: ۲۱۲/۰۷۱/۳ باب ۳۹ وباب ۴۹)

اللہ کا انتخاب

ابی سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ مریض ہو گئے اور اس بیماری میں آپ پر نقاہت طاری ہوگئی آپ کے پاس جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) عیادت کے لئے تشریف لے آئیں، تو اس وقت میں رسول اللہکی دائیں جانب بیٹھا ہوا تھا پس جب جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) نے رسول اللہ کی حالت دیکھی اور آپ کی کمزوری کا آپ کو احساس ہوا، تو جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) بے اختیار رو دیں اور آپ علیہ السلام کے آنسو جاری ہو گئے، تو اس وقت رسول اللہ نے فرمایا "اے فاطمہ علیہ السلام! آپ علیہ السلام کو کون سی بات رلا رہی ہے؟ کیا آپ علیہ السلام کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر آگہی کے لئے نظر ڈالی اور اس پوری زمین سے آپ کے بابا کو چن لیا اور انہیں نبی مبعوث کیا، پھر زمین پر نظر ڈالی اور اس سے تیرے شوہر کا انتخاب کرلیا، پھر مجھے وحی کردی اور میں نے تیرا نکاح ان سے کردیا اور انہیں میںنے اپنا وصی بنا دیا، کیا آپ علیہ السلام اس بات سے باخبر نہیں کہ اللہ کی کرامت آپ علیہ السلام پر ہے، یہ کہ تیرے بابا نے ایسے شخص سے تیرا رشتہ جوڑدیا جو ان سب میں علم کے لحاظ سے زیادہ ہیں، حلم و حوصلہ مندی میں سب سے زیادہ ہیں اور صلح و سلامتی قائم کرنے میں سب سے آگے، ہیں فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) یہ بات سن کر مسکرائیں اور خوش ہو گئیں۔ رسول اللہ نے آپ کو مزید خیر اور فضیلت کی خبردی، تمام وہ فضیلتیں جو اللہ تعالیٰ نے محمد وآل محمد کو عطا فرمائیںہیں۔

رسول اللہ: اے فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا)! علی (علیہ السلام) کے لئے آٹھ منقبتیں ہیں، اللہ پر ایمان، اللہ کے رسولوں پر ایمان، حکمت و دانائی، تیری جیسی زوجہ ان کے واسطے، دو سبطین حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام ان کے واسطے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ان کی خاصیت۔

اے فاطمہ(سلام اللہ علیہ ا) : ہم اہل بیت علیہ السلام جو ہیں ہمیں چھ فضیلتیں عطاء ہوئی ہیں اولین اور آخرین میں یہ فضیلتیں اور خوبیاں کسی کو نصیب نہ ہوئیں۔ نہ پہلے والوں نے ان کو پایا نہ بعد میں کوئی ایک بھی فضیلت ان میں سے پائے گا ہمارا نبی خیر الانبیاء اور وہ آپ علیہ السلام کے باپ ہیں ، ہمارا وصی خیر الاوصیاء علیہ السلام اور وہ آپ علیہ السلام کے شوہر ہیں ، ہمارا شہید خیر الشہداء علیہ السلام اور وہ تیرے باپ کے چچا حمزہ(علیہ السلام) ہیں ، اس امت کے سبطین ہم سے ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور اس امت کے مہدی(علیہ السلام) ہم سے ہیں جن کے پیچھے عیسیٰ(علیہ السلام) نماز ادا کریں گے، پھر حضرت امام حسین(علیہ السلام) کے کاندھوں پر ہاتھ مار کر فرمایا! اس کی اولاد سے اس امت کے مہدی (علیہ السلام)ہوں گے ۔(حوالہ کے لئے: البیان ص ۰۲۱، باب الفصول المہمہ ص ۶۸۲، دارالاضواء، فصل نمبر ۲۱ ینابیع المودۃ ص ۰۹۴، ۳۹۴، باب نمبر ۴۹ تھوڑے سے اختلاف سے)

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی والدہ کا نام

اور آپ(علیہ السلام) کا حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی اولاد سے ہونا

مشہور اہل لغت مفسر ابن خشاب سے بیان ہوا ہے، وہ کہتا ہے: مجھے ابوالقاسم طاہر بن ہارون بن موسیٰ الکاظم نے اپنے بابا سے یہ بات نقل فرمائی اور اپنے دادا سے بھی اسی بات کو نقل کیا کہ میرے سردار جعفر بن محمد(علیہ السلام) نے مجھ سے فرمایا"الخلف الصالح میری اولاد سے ہیں اور وہ ہی مہدی(علیہ السلام) ہیں ، ان کا نام محمد ہے، ان کی کنیت ابوالقاسم علیہ السلام ہے ، وہ آخری زمانہ میں ضروج فرمائینگے "۔ انکی والدہ کو نرجس(سلام اللہ علیہ ا) کہا جاتا ہوگا، انکے سر پر ایک بادل ہوگا جو انہیں سورج کی گرمی سے محفوظ رکھے گا، وہ بادل اس جانب جائے گا جس طرف وہ تشریف لے جائیں گے اور اس بادل سے مسلسل یہ اعلان ہوتا جائے گا اور وہ فصیح اور واضح زبان میں کہہ رہا ہو گا لوگو! یہ مہدی(علیہ السلام) ہیں تم سب لوگ ان کی پیروی کرو"۔

(بحوالہ ینابیع المودۃ ص ۱۹۴ حافظ ابو نعیم الاصفہانی کی کتاب الاربعین سے اس بات کو نقل کیا ہے)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت امام رضا (علیہ السلام)کی اولاد سے

جناب حسن بن خالد سے روایت ہے، وہ کہتا ہے مجھ سے حضرت علی بن موسیٰ الرضا(علیہ السلام) نے فرمایا! "اس کا کوئی دین نہیں ہے جو گناہوں سے خود کو نہیں بچاتا تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہی ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہوگا"۔

یعنی تم میں سے جو سب سے زیادہ تقویٰ کے بارے آگاہ ہو اور تقویٰ پر عمل کرتا ہو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا "میری اولاد سے چوتھے جو کہ سیدۃ الاماء (کنیزوں کی سردار) کے سردار کے بیٹے ہوں گے ان ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ظلم اور جور سے پاک و طاہر کردے گا (حوالہ ینابیع المودۃ ص ۹۸۴، ۸۴۴ کتاب فرائد السمطین سے نقل کیا ہے)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے والد کا نام اور ان کا حلیہ مبارک

الرویانی، الطبرانی اور ان کے علاوہ دوسرے مورخین اور محدثین نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ رسول اللہ کا فرمان ہے "مہدی (علیہ السلام) میری اولاد سے ہیں، ان کا چہرہ دمکتے چمکتے ستارے کی مانند ہوگا، ان کا رنگ عربی ہوگا، ان کا قد و قامت اسرائیلی مردوں جیسا طویل ہوگا، وہ زمین کو عدالت کے نفاذ سے آباد کردیں گے جس طرح زمین ظلم و جور کے نظام سے ویران و برباد ہو چکی ہوگی، زمین اور آسمان والے ان کی زمین پر قائم خلافت اور حکومت سے خوش ہوں گے۔

حلیہ مبارک بارے مزید بیان

آپ علیہ السلام کے حلیہ مبارک کے متعلق مزید اس طرح بیان ہوا ہے، آپ جوان ہوں گے، آپ علیہ السلام کی دونوں آنکھیں سرمئی رنگ کی ہوں گی، آپ علیہ السلام کے دونوں جاحب باریک ہوں گے، آپ علیہ السلام کی ناک مبارک اوپر اٹھی طویل ہوگی گھنی داڑھی ہوگی، آپ علیہ السلام کے دائیں رخسار پر خال (تل) ہوگا۔

شیخ قطب الغوث، میرے سردار جناب محی الدین ابن العربی نے اپنی کتاب الفتوحات میں لکھا ہے یہ بات جان لو کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا خروج یقینی ہے لیکن وہ خروج نہیں کریں گے یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، تب وہ آئیں گے اور زمین کو عدالت اور انصاف کے نفاذ سے بھر دیں گے، وہ رسول اللہ کی عترت سے ہیں فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد سے ہیں، ان کے جد امجد حسین بن علی بن ابی طالب (علیہ السلام) ہیں اور ان کے والد امام الحسن العسکری علیہ السلام بن الامام علی النقی علیہ السلام ہیں، وہ الامام محمد التقی بن الامام علی رض علیہ السلام بن الامام موسیٰ الکاظم علیہ السلام ابن الامام جعفر الصادق علیہ السلام ابن الامام محمد الباقر علیہ السلام بن الامام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، ان کا نام رسول اللہ کا نام ہے، رکن اور مقام کے درمیان مسلمان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، خلقت میں رسول اللہ سے شباہت رکھتے ہوں گے اخلاق بھی رسول اللہوالا ہوگا، تمام انسانوں میں کوفہ والے زیادہ سعادت مند اور خوش قسمت ہوں گے، مال کو مساوی تقسیم کریں گے، خضر آپ علیہ السلام کے آگے آگے چلیں گے۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اوصاف

حضرت ولی العصر (علیہ السلام) حجت علیہ السلام خدا صاحب الزمان علیہ السلام کا حلیہ مبارک

ہمارے اس مقالے کا عنوان ہے "جمال یار" یہ مقالہ جواد جعفری نے تحریر کیا ہے یہ سہ ماہ جریدے "انتظار" کے دوسرے سال کے پانچویں شمارے میں قم المقدسہ ایران سے شائع ہوا ہے یہ مضمون حضرت امام زمانہ (علیہ السلام) کی معرفت کے حوالے سے ہے اور ہر زمانے کے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کرنا اس زمانے کے لوگوں پر واجب ہے یہ معرفت امام زمانہ (علیہ السلام) کا مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت نبی کریم نے اپنی آغاز رسالت ہی میں اپنی امت سے کہہ دیا تھا کہ "جس شخص نے اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل نہ کی وہ جہالت اور کفر کی موت مرگیا"۔

حضرت پیغمبر اور ان کے بعد ان کے جانشین آئمہ طاہرین علیہ السلام نے لوگوں کے عقل و فہم اور شعور کو سامنے رکھ کر امام زمانہ (علیہ السلام) کی شناخت اور معرفت کے حوالے سے مختلف احادیث ارشاد فرمائیں جو مختلف کتب میں موجود ہیں ان میں عقلی دلائل بھی موجود ہیں، قرآنی استدلال بھی ہیں اور روایات بھی ہیں.... سابقہ انبیاء علیہ السلام کے حوالے بھی ہیں.... البتہ ان میں سے ہر شخص اپنے علم اور شعور و آگاہی کے ذریعے ہی اپنے ظرف کے مطابق اخذ کرتا ہے.... بہر حال امام زمانہ (علیہ السلام) کی معرفت ہر حال میں معاشرے کے تمام طبقات پر لازم اور واجب ہے، حضرت نبی اکرم اور آئمہ معصومین علیہ السلام نے معاشرے کے تمام طبقوں کو مدنظر رکھ کر احادیث بیان فرمائی ہیں اور یہ سادہ سے سادہ اور دقیق سے دقیق نہج پر ہر طبقہ کے لئے موجود ہیں۔

زیر نظر مقالہ حضرت امام زمانہ (علیہ السلام) کے حوالے سے ہے اور ظاہر ہے ان کی معرفت اور پہچان ایک خاص اہمیت کی حامل ہے.... اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جتنے امام علیہ السلام رہے، ہر زندہ امام علیہ السلام نے اپنے بعد میں آنے والے امام علیہ السلام کی معرفت کروائی.... اور امام علیہ السلام کی زندگی میں ہی آئندہ امام علیہ السلام کا تعارف ہو جاتا تھا.... لیکن اس وقت جس امام علیہ السلام کی ہم رعیت ہیں، امام زمانہ (علیہ السلام) کی ولادت ہی سے آپ علیہ السلام کا سلسلہ مخفی تھا، کیونکہ یہ آپ علیہ السلام کی حفاظت کے حوالے سے سارا الٰہی انتظام تھا، لہٰذا ان کی پہچان اور معرفت کروانے کے لئے عہد رسالت ہی سے اس کا اہتمام کیا گیا اور حضور اکرم نے نہ فقط یہ بتایا کہ فلاں میرے بارہویں جانشین ہیں م بلکہ اپنے بارہ جانشینوں کے اسماء مبارکہ، ان کے حلیہ ہائے مبارکہ، ان کے خدوخال اور خصوصیات تک کو ذکر کیا اور موجودہ امام علیہ السلام کی غیبت کے بارے میں بھی بڑی تفصیل سے بیان کیا اور یہ تذکرے فقط شیعہ کتب میں ہی نہیں غیر شیعہ کتب میں بھی یہ سب کچھ موجود ہے جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں ملاحظہ فرما رہے ہیں.... بلکہ یہ کہنے میں بھی سو فیصد ہم حق بجانب ہیں کہ آخری پیغمبر اکرم کے آخری وصی علیہ السلام کا تعارف سابقہ آسمانی کتابوں میں اور سابقہ انبیاء علیہ السلام سے، جو ان کے اوصیاء کے کلمات نقل ہوئے ہیں یا

سابقہ امتوں کے جو واقعات نقل ہوئے ہیں ، ان میں بھی یہ تذکرے موجود ہیں .... اور ابھی بہت سارے ادیان جو انحرافی شکل میں اس دنیا میں موجود ہیں حتیٰ کہ ہندو ازم ،بدھ مت کو بھی لے لیں، تو ان کے ہاں بھی ایک عالمی مصلح کا تصور موجود ہے اور ہر جہت میں یہ واضح ہے ....اس مقالے میں ہم حضرت ولی العصر(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے وجود مبارک اور آپ کے خدوخال کے بارے میں جان سکیں گے اور ہم یہ سب کچھ اس لئے کتابچہ میں دے رہے ہیں تاکہ جو مومنین انتہائی سادہ قسم کے ہیں اور علمی بحثوں سے ان کا سروکار نہیں ہے وہ بھی اپنے وقت کے امام علیہ السلام کی شخصیت اور وجود مبارک کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں، حضرت امام زمانہ(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)کی ظاہری پانچ صفات ہمارے مدنظر ہیں جو عام لوگوں کے لئے ہیں ، جن کے لئے اپنے زمانے کے امام علیہ السلام کی پہچان کا بہترین راستہ یہی ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو عقلی اور نقلی روایات اور قرآنی دلائل سے کسی بات تک نہیں پہنچ سکتے ان کے لئے یہ حتمی اور دوٹوک رائے بھی ہے ۔

اور اہل علم کے لئے بھی ایک جمالیاتی تذکرہ موجود ہے، نیز جو امامت علیہ السلام کے جھوٹے دعویدار ہیں کہ ان کے دعووں کو جھٹلانے کے لئے بھی یہ دلائل موثر ہیں ۔

مہدویت ایک عنوان و نظریہ ہی نہیں بلکہ ایک مخصوص شخصیت ہیں

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مہدویت علیہ السلام ایک نظریہ اور عنوان ہے اور یہ کسی ایک خاص شخص کے حوالے سے نہیں ہے .....یہ بیان ان کی بات کی بھی رد ہے کہ مہدی(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) صرف ایک نظریہ اور عنوان ہی نہیں ہے بلکہ وہ ایک حقیقی وواقعی شخصیت ہیں ....وہ ایک معنوی اور تصوراتی چیز نہیں بلکہ ایک حقیقی اور واقعی شخصیت کا نام مہدی علیہ السلام ہے ....نیز عاشقان امام علیہ السلام کے لئے اپنے امام علیہ السلام کے مقدس وجود کو محسوس اور مشاہدہ کرنے کے لئے یہ اوصاف موثر ترین ذرےعہ ہیں ۔

اس مقالے میں بحث کی جو روش اختیار کی گئی ہے کہ مختلف افراد جو حضرت نبی اکرم اور آئمہ طاہرین (علیہ م السلام) کے تشریف لائے تو آپ(علیہ م السلام) حضرات نے اپنے اس فرزند کی ایک ہی صفت کو مختلف پیرائے اور لفظوں میں بیان کیا ہے۔

ہم نے اس بحث میں اس حوالے سے ملنے والی تمام روایات کو نقل کیا ہے اگرچہ وہ روایات ایک دوسرے سے مشابہت بھی رکھتی ہیں ، مگر تھوڑی سی لفظی تبدیلی کے ساتھ راوی مختلف ہیں .... مفہوم ایک ہی ہے، ایک اور بات یہ ہے کہ بنیادی طورپر مصادر و مدارک و اسفاء کے تمام تفصیلی حوالے مہیا کئے گئے ہیں بالخصوص دوکتب اکمال الدین اور غیبت نعمانی.... ان کے

فارسی تراجم کو سامنے رکھ کر اس کا سادہ اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے ، حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کے وجود مبارک کے اعضائے مقدسہ کی تعریف و توصیف میں جو چیز کلی طور پر بیان ہوئی ہے وہ پانچ عناوین کے تحت ہے۔

۱۔ حضرت امام زمانہ (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کن کی شبیہ ہیں ۔

۲۔ حضرت حجت(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) خدا کا حسن و جمال ۔

۳۔ حضرت صاحب الزمان (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)کا سن مبارک۔

۴۔ حضرت ولی العصر(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)کاقدو قامت ۔

۵۔ حضرت بقیۃ اللہ(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے رخسار مبارک۔

اب ہم ان تمام عناوین پر فرداً فرداً روایات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ۔

عربی میں تو ایک بات کئی کئی پیرائے سے بیان ہوئی ہے اس کے مقابلے میں اردو زبان کا دامن تنگ نظر آنے لگتا ہے کیونکہ عربی ادب کی فصاحت کے سامنے.... اردو ادب میں ہمیں محدود الفاظ ہی ملیں گے، یہاں ہم وہ مشترکہ باتیں بیان کریں گے جو تمام روایات میں ذکرہوئی ہیں اور اپنے معزز قارئین کے استفادہ کے لئے تمام حوالوں کو تحریر کررہے ہیں تاکہ وہ حسب ضرورت ان کتابوں سے رجوع کرکے مزید تفصیلات جان سکیں

حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں حصہ دوم

حضرت امام زمانہ(عج) کن کی شبیہ ہیں

سب سے زیادہ روایات میں یہ تحریر ہے کہ حضرت قائم آل محمد(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) گفتار و کردار، شکل و صورت میں حسن و جمال میں حضرت نبی کریم سے شباہت رکھتے ہیں اور خود پیغمبر اکرم نے بارہا فرمایا کہ "مہدی(عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) سب سے زیادہ میرے مشابہ ہوں گے" اور آپ علیہ السلام کی گفتگو کرنے کا انداز.... آپ علیہ السلام کے چلنے کا انداز.... آپ علیہ السلام کی نشست و برخاست کا پیرایہ.... لوگوں سے رابطہ رکھنے کے اطوار.... آپ علیہ السلام کے لباس پہننے کا طریقہ.... سب باتوں میں آپ علیہ السلام آنحضرت کی مشابہت لئے ہوئے ہیں۔

بعض روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت نبی اکرم نے فرمایا کہ مہدی(علیہ السلام) میری اور موسیٰ علیہ السلام بن عمران علیہ السلام کی شباہت ہیں اور بعض روایات میں یہ فرمایا گیا کہ آپ علیہ السلام حضرت امام حسن عسکری(علیہ السلام) کے ساتھ زیادہ شباہت رکھتے ہیں اور بعض روایات میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرت حجت حق.... اخلاق، ہیبت، رعب و دبدبہ میں حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) کے مشابہ ہیں۔

بہرحال اس سلسلے میں روایات بہت ساری ہیں ان میں سب سے زیادہ آپ علیہ السلام کی حضرت رسول اللہ سے شباہت کا تذکرہ ہے باقی تمام انبیاء علیہ السلام کی مختلف صفات کی جھلک بھی آپ علیہ السلام میں موجود ہوگی۔اس جگہ ہم یہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں جو یہ ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام مختلف ہستیوں سے شباہت رکھتے ہوں گے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری ہستیاں کسی نہ کسی حوالے سے حضور اکرم سے مشابہت رکھتی تھیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کلی طور پر رسول اللہسے مشابہت رکھتے ہوں گے تو اس حوالے سے ہر وہ پیغمبر یا امام جن کی رسول اللہ سے شباہت ہے آپ ان کے بھی مشابہ ہوئے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام)کا حسن و جمال

حسن و جمال کے حوالے سے روایات میں بہت زیادہ ذکر اور مختلف پہلوؤں سے بیان ہوا ہے، اس کو ہم ترتیب وار بیان کررہے ہیں، جب حسن محبوب کا تذکرہ چھڑ جائے تو اس کے قرب، وصل میں تمام تر تفصیلات بھی کوتاہ نظر آتی ہیں اور چاہنے والے کی تشنگی بدستور رہتی ہے، روایات میں لفظی تذکرہ کچھ یوں ہے کہ

حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کا چہرہ اقدس انتہائی خوبصورت ہے.... اب تشبیہ و استعارات کی کمند تو انسانی فکر وہاں ڈالے گی جو حد عقل میں سما سکے اور جہاں ذہن و شعور پر حسن امام علیہ السلام کے جلوہ سے سکتہ چھا جائے، سکوت دم توڑ دے وہاں لفظوں کی تلاش میں سرگرداں ہو کر قلم بھی اس حسن حقیقی میں محو ہو جائے گا....

آپ علیہ السلام کا چہرہ اقدس نور کی مانند ہے.... اب اس نور کی مانند کا مفہوم تو وہی سمجھے جو نور آشنا ہو اور اسکی نورانی ماحول پر نظر ہو.... تو جہاں تشبیہ و استعارہ سمجھنے سے بھی عقل انسانی قاصر ہو تو وہاں حسن امام علیہ السلام کے لئے کون سا کلیہ اختیار کیا جائے، اب اس میں آپ یقینا ایک تصور ہی میں گھوم پھر کر واپس لوٹ آئیں گے، روایات میں "نورس جوان" کا لفظ لکھا گیا ہے، نیز یہ کہ آپ علیہ السلام کے وجود اقدس سے خوشبو پھوٹ پھوٹ کر بکھرتی ہے، اب موسم بہار جس کے وجود کی خیرات بن کر چار سو پھیل جائے، اسکے لئے خوشبو کا تصور ہمارے اپنے ہاں پائی جانے والی خوشبو ہی تصور کی جائے گی، جو کُنتُ کنزاً کے راز کے مظہر ہوں ان کی خوشبو کیا ہوگی ؟۔

آپ علیہ السلام کے پر ہیبت چہرہ اقدس کے بارے میں ہے کہ رعب و دبدبہ والا حسین چہرہ رکھتے ہیں جو جلال و جمال الٰہی کے رکھنے کے باوجود لوگوں کو مسخر کئے ہوئے ہے اور دیکھنے والے اس جلالت نواز حسن الٰہی میں محو ہوجاتے ہیں کیونکہ اس پیکر حسن کے علاوہ اتنا دلنواز حسن کہیں ہے ہی نہیں !!!۔

اب روایات میں ہے کہ آپ علیہ السلام چاند کے ٹکڑے ہیں، یہ تو صرف ہمیں سمجھانے اور بتانے کے لئے چاند کی تشبیہ دی گئی ہے، ورنہ چاند جن کے بہلانے کے لئے خلق ہوا ہو، چاند کو اگر ان کی زکوٰۃ نہیں بلکہ خیرات کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

روایات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام خود چاند ہیں، اس سے ہمیں یہی تصور مل سکتا ہے کہ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں جس طرح چودھویں کے چاند کی نورانی کرنوں کی بارش سے اندھیرا کافور ہوجاتا ہے آپ علیہ السلام کے وجود مقدس کی برکت سے باطل کے تمام تر اندھیرے بے بس ہیں۔

آپ علیہ السلام کو روشن کوکب دری بھی کہا گیا ہے.... اور مثل مشتری کہہ کر پکارا گیا ہے کسی نے کہا کہ شاخ صندل کی مانند حسن کے مالک ہیں، آپ علیہ السلام کو ریحان سے تشبیہ دی گئی ہے، آپ علیہ السلام کے وجود مقدس کے بارے میں ہے کہ حسن کے حوالے سے کوئی ایسا جسم ہے ہی نہیں۔

روایات میں لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام خوش پوش، پاکیزہ لباس زیب تن کرنے والے ہیں، آپ علیہ السلام کی شکل وصورت سے بزرگانہ ہیئت ٹپکتی ہے.... آپ علیہ السلام ہر ایک پر احسان کرنے والی پاکیزہ ذات ہیں۔

نیز ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام بہشت والوں کے لئے طاوس ہیں یہاں اس مقالہ کے مولف نے فارسی کے اشعار موقع کی مناسبت سے خوب تحریر کئے ہیں کہ

اگرچہ حُسن فروشاں بہ جلوہ آمدہ اند
کسی بہ حسن و ملاحت ہ یار ما نرسد
ہزار نقش برآید ز فلک صنع ویکی
بہ دل پذیری نقش نگار ما نرسد

یعنی اگر سارے حسن فروش جمع ہو جائیں اور اپنا حسن دکھانے کے لئے آجائیں تو ہمارے محبوب کے حسن و جمال کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا، ہزار نقوش اپنی صنعت کو میدان میں لے آئیں لیکن جو ہمارے محبوب میں دلپذیری ہے وہ کسی میں نہیں ۔

معزز قارئین! یہ تمام تر حوالے ہمارے اپنے معاشرے میں موجود لوگوں کو سمجھانے کے لئے دیئے گئے ہیں، چونکہ ہماری ذہنی رسائی انہی تک ہے، ورنہ ان کے حسن و جمال کی تعریف انسانی بس میں ہے ہی نہیں، اس دیئے گئے حلیہ مبارک سے ہم اچھی سی اچھی شیئے کو آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں صرف اور صرف نسبت ہی کے طورپر پیش کر سکتے ہیں، ورنہ پردہ غیبت میں.... جلالت کانقاب اوڑھ کے (عج).... اک شخص نہیں بلکہ نور کا ایک طور کھڑا ہے۔

حضرت بقیۃ(علیہ السلام) کا سن مبارک

روایات میں ہے کہ آپ علیہ السلام ایک جوان رعنا نظر آتے ہیں، دیکھنے والا آپ علیہ السلام کو دیکھ کر مبہوت.... محویت میں غرق ہو جاتا ہے، آپ علیہ السلام کی حیات اقدس اگرچہ اس وقت ۱۱۸۰ برس ہو چکی ہے مگر آپ علیہ السلام ایک مکمل وجیہ جوان لگتے ہیں۔ انشاءاللہ ہم جلد منظر دیکھیں گے جب آپ علیہ السلام کا ظہورپر نور ہوگا اور آپ کے وجود مقدس کی زیارت سے مشرف ہو سکیں گے" انشاءاللہ "بہت ساری روایات میں آپ کی حیات اقدس کی مدت بھی تحریر ہے، بعض نے تیس سال لکھی ہے، بعض نے بتیس سال اور بعض نے چالیس سال سے کم تحریر کی ہے، آپ اپنی حیات مقدس کے آخری وقت تک اسی سن میں لگیں گے، آپ علیہ السلام کے وجود مقدس پر قطعاً بڑھاپے کے آثار نہیں ہیں یعنی آپ علیہ السلام کا ظاہری سراپا مندرجہ بالا روایات کے تحت یہی ہوگا۔

حضرت امام عصر(علیہ السلام) کی قدوقامت

روایات میں ہے کہ آپ علیہ السلام ایک متوسط قد کے جوان ہیں .... نہ دراز ہیں .... نہ کوتاہ قد.... بلکہ معتدل اور درمیانہ قد کے ہیں، آپ(عج) کے وجود مبارک کے بارے میں انبیاء علیہ السلام کے اجساد مبارکہ کی مثالیں بھی دی گئی ہیں، یہ بہت ساری روایات ملتی ہیں آپ علیہ السلام طاقتور لطیف اندام ہیں، آپ علیہ السلام کی رنگت کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ آپ علیہ السلام کا رنگ واضح اور درخشاں ہے، آپ علیہ السلام کے رخسار کا رنگ چمکتے ہوئے ستارے کی مثل ہے، آپ علیہ السلام کے ارغوانی چہرے کے حسن کی ملاحت پہ دنیا انگشت بدنداں ہو جائے گی، آپ علیہ السلام کا رنگ عربوں کی روایتی مثل ہوگا اور مائل بہ سرخی ہے، گندم گوں رنگ پہ سرخ پن حاوی ہے.... سنہرہ پن ظاہر ہو رہا ہے، شب زندہ داری کی وجہ سے چہرہ مبارک پہ زردی ظاہر ہے، آپ علیہ السلام کا سر اقدس خوبصورت اور گول ہے اور اس میں ایک خاص نشانی ہے جس سے وہی آگاہ ہیں جو زیارت سے بہرہ ور ہیں.... باقی لغت کے قیافوں میں سرگرداں ہیں، آپ علیہ السلام کے سر اقدس حضرت نبی اکرم کے سر اقدس جیسا ہے یعنی بڑا اور گول ہے۔

آپ(علیہ السلام)کے سر اقدس کے موئے مبارک

یہ کاکل مشکیں کہ شب قدر ہو قرباں
زلفوں کے خم و پیچ کے معراج کی راہیں
(صفدر حسین ڈوگر)

آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ انتہائی جاذت نظر اور خوب صورت ہیں، نیز شانوں تک ہیں اور آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ، سیاہ رنگ، مگر سرخی مائل ہیں اور آپ(عج) کی زلفیں کندھوں کی طرف کانوں تک ہیں، نیز یہ بھی روایات میں ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام کے موئے مبارکہ کچھ کچھ گھنگھریالے بھی ہیں، آپ علیہ السلام کے سرمقدس میں گیسو ہیں، ایک روایت میں دو گیسوؤں کا تذکرہ ہے، سرائیکی زبان میں جنہیں "لٹیں" کہا جاتا ہے.... یہ دو گیسوؤں والی روایات بہت زیادہ ہیں.... نیز آپ علیہ السلام کے سرمقدس میں مانگ ہے اور ایسی مانگ ہے جیسی دو "واو" کے درمیان الف ہوتی ہے، چونکہ آپ علیہ السلام کی شباہت حضرت رسول اکرم سے ہے، اس لئے آنحضرت کے گیسو مبارک بھی اسی طرح ذکر ہوئے ہیں۔

حضرت امام زمانہ(علیہ السلام)کا چہرہ مبارک

آپ علیہ السلام کے رخساروں پر گوشت کم ہے اور بڑے لطیف و گداز ہیں، آپ علیہ السلام کے رخسار مبارک پہ خال ایسے ہیں جیسے مشک کا دانہ عنبر پر موجود ہو.... سبحان اللہ.... مولا علیہ السلام اپنے ظہور کے وقت ہمیں زیارت سے نوازیں اور اس

قابل بنا دیں کہ دیدار کے قابل ہو سکیں، اس خال کے سلسلے میں بہت ساری روایات ہیں اور ہر راوی نے خال اقدس کی مثال اپنی شعوری انتہاء کے مطابق بیان کی ہے، بعض راویوں نے اسے کوکب دری کہا ہے، بعضوں نے مشک کا دانہ جیسے چاندی پر نظر آئے، ہر شخص نے اپنی معرفت کے مطابق ذہنی رسائی تک تشبیہ دی ہے، آپ علیہ السلام کی پیشانی مبارک پر دونوں آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان نمایاں ہے۔آپ علیہ السلام کے خال مبارک کی درخشندگی دلکش واضح اور دیدہ زیب ہے۔

اے آفتاب آئینہ دار جمال تو

مشک سیاہ مجمرہ گردان خال تو

آپ علیہ السلام کی پیشانی واضح، کھلی بلند اور روشن ہے، لطیف اور چمکتی ہوئی پیشانی اور کنپٹیاں مبارک واضح اور درخشندہ ہیں، آپ علیہ السلام کی پیشانی کے اوپر کچھ بال عنقا ہیں، پیشانی کے موئے مبارکہ کو

دائیں بائیں کر رکھا ہے اور وہ گیسو بن کر کانوں تک آویزاں ہیں ۔

حضرت حجت خدا علیہ السلام کے ابرو مبارک

ابرو ہیں کہ قوسین شب قدر کھلے ہیں

آپ علیہ السلام کے ابرو مبارک، بلند اور کمان دار ہیں اتنے ہوئے کشادہ اور برجستہ ہیں دونوں ابرو مبارک ایک دوسرے کے قریب ہیں، درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں ہے۔

حضرت صاحب الزمان (علیہ السلام) کی چشم ہائے مبارکہ

آپ علیہ السلام کی چشمہائے مبارکہ سیاہ ہیں، چمکدار ہیں، اٹھی ہوئی کشادہ اور شفاف ہیں، جذابیت رکھنے والی ہیں، ان میں درخشندگی ہے، آپ علیہ السلام کی چشمہائے مبارکہ باہر کی طرف اٹھی ہوئی نہیں ہیں، بلکہ معمولی سی اندر کی طرف ہیں، یہی کیفیت حضرت نبی اکرم کی چشمہائے مبارکہ کی بھی کتب میں درج ہیں ۔

حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کی بینی مبارک

آپ علیہ السلام کی بینی مبارک لمبی باریک و لطیف اور بلند ہے۔

حضرت صاحب العصر (علیہ السلام) کا دہن اقدس اور لب ہائے مبارکہ

آپ علیہ السلام کا دہن مبارک نہ چھوٹا ہے اور نہ بڑا ہے بلکہ بڑا موزوں اور متوازن ہے اور لب ہائے مبارکہ سرخ عقیق کی مانند ہیں۔

حضرت خلیفۃ اللہ (علیہ السلام) کے دندان مبارک

یہ دانت یہ شیرازہ شبنم کے تراشے
یاقوت کی وادی میں دمکتے ہوئے ہیرے

آپ علیہ السلام کے اگلے دانت کھلے اور درخشندہ ہیں اور دانتوں میں معمولی سا فاصلہ بھی ہے چمکدار اور روشن ہیں، دہن مبارک سے دندان مبارک کے ذریعے نور پھوٹ پھوٹ کر واضح ہورہا ہے اور حضرت جعفر طیار علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں بھی یہی ہے کہ ان کے دندان مبارک اسی طرح تھے جس طرح کہ حضرت حجت خدا علیہ السلام کی ہیں۔

حضرت امام العصر (علیہ السلام) کی ریش مبارک

آپ علیہ السلام کی ریش مبارک بھری ہوئی ہے زیادہ لمبی نہیں ہے۔

حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کی گردن مبارک

گردن ہے کہ برفرق زمیں اوج ثریا

آپ علیہ السلام کی گردن مبارک لمبی خوبصورت اور موزوں ہے اور اللہ کی اعلیٰ ترین صنعت ہے، بہت ہی سفید اور درخشاں آپ علیہ السلام کی گردن کے نیچے ہنسلی پر سونے کی تاریں رواں دواں ہیں۔

حضرت امام عصر (علیہ السلام) کے دوش مبارک

آپ علیہ السلام کے دوش مبارک کی استخوان مقدس بڑی ہیں اور کندھے کشادہ ہیں اور آپ علیہ السلام کے دوش مبارک پر خال ہے، دونوں کندھوں کے درمیان نیچے کی طرف خاتم الاوصیاء علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی ہے.... روایات میں اس علامت

کو "درخت آس" (یہ درخت انار کے درخت جتنا ہوتا ہے اس کے پتے سبز اور خوشبودار ہوتے ہیں) کے پتے کی مانند بتایا گیا ہے اور یہی تعبیر مبارک حضرت نبی اکرم کے بارے میں بھی بیان کی گئی ہے۔

حضرت صاحب الزمان (علیہ السلام) کا سینہ مبارک

آپ علیہ السلام کا سینہ کھلا اور کشادہ ہے۔

حضرت وارث زمانہ (علیہ السلام) کی کمر مبارک

آپ علیہ السلام کی کمر پر دو خال ہیں، ایک خال حضرت نبی اکرم کے خال کی مانند ہے اور دوسرا جسم کے رنگ سے مشابہ ہے۔

حضرت حجت خدا (علیہ السلام) کی کلائی مبارک

آپ علیہ السلام کی کلائی لطیف زیبا اور مضبوط ہے اور دائیں کلائی پر یہ لکھا ہوا ہے۔

"جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا"

حق آگیا اور باطل چلا گیا اور باطل جانے ہی والا ہے۔

آپ علیہ السلام حجت الحق (علیہ السلام) کی دست ہائے مبارک و قدم ہائے مبارک

آپ علیہ السلام کے دونوں ہاتھ قوی ہیں، دائیں ہاتھ پر تل ہے بعض نے لکھا ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں پر لکھا ہوا ہے۔

"بایعوہ فان البیعۃ للہ "عزوجل"

یعنی ان کے ہاتھ پر بیعت کرو کہ ان کی بیعت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔آپ علیہ السلام کی انگلیاں دستہائے مبارکہ اور قدم ہائے مبارک بھاری اور قوی ہیں جس طرح طاقتور اور مضبوط افراد کے ہوتے ہیں، حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کے ہاتھوں اور بازووں کی درمیانی جگہ ذرا لمبی ہے، آپ علیہ السلام کے قدم ہائے مبارک کے اوپر گوشت کم ہے۔

حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کا بطن مبارک

حضرت امام زمانہ(علیہ السلام) کا دل بہت وسیع ہے، انہوں نے یہاں بطن کا معنی دل کیا ہے یعنی آپ علیہ السلام فراخ دل ہیں اور آپ(علیہ السلام) کا سینہ اور پیٹ براجر ہے سینے سے لے کر پیٹ تک بالوں کی ایک لکیر ہے یہی الفاظ حضرت نبی اکرم(صل اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں بھی استعمال ہوئے ہیں، ان بالوں کی ایک لطیف لکیر کے علاوہ آپ علیہ السلام کے سینہ پر کوئی بال نہیں ہے۔

حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام) کی ران مبارک

آپ علیہ السلام کی ران مبارک بڑی کشادہ، مضبوط اور قوی ہے، آپ علیہ السلام کی دائیں ران پر ایک خال ہے یعنی آپ علیہ السلام کے جسم کے اعضاء مبارک مضبوط، محکم اور طاقتور ہیں۔

حضرت امام زمانہ(علیہ السلام) کا زانو مبارک

آپکے زانو مبارک تھوڑے اندر کی طرف جھکے ہیں، اسی طرح حضرت نبی اکرم کے زانوں کے بارے میں بھی روایت بیان ہوئی ہے.... عرب و عجم کے شعراء نے آپکے سراپا مبارک پر اپنی اپنی عقیدت کا خراج پیش کیا ہے اور آئندہ بھی ان کے ظہور مبارک تک لکھتے رہیں گے۔جیسا کہ ہم اس مقالے کے آغاز میں دے چکے ہیں کہ یہ مضمون قم المقدسہ ایران سے شائع ہونے والے سہ ماہی جریدہ "انتظار" کے دوسرے سال کے شمارہ پنجم کا ہے ص ۱۵۱ تا ص ۱۹۰ تک ہے اور اسکے تمام حوالہ جات اسکے ص ۱۹۰ سے لے کر ص ۱۹۴ تک ہیں وہاں سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے بعض دیگر اوصاف کا تذکرہ

۱الجحجاح المجاھد المجتھد

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی زندگی مسلسل جہاد ہوگی.... اس ضمن میں امام خمینیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کی زندگی کا ٹائم ٹیبل کیا ہے تو جواب دیا کہ میں ۱۴ گھنٹے مسلسل کام کرتا ہوں یعنی آپ علیہ السلام امام زمانہ(علیہ السلام) کی پیروی میں ایسا کرتے تھے ۔تو آپ اس سے خود سوچ لیں کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی عملی زندگی کیسی ہوگی۔

۲ خاشع للہ کخشوع النسرلجناحہ

امام زمانہ(علیہ السلام) اللہ کے احکام کے معاملے میں اتنی احتیاط کرنے والے ہیں کہ جتنی عقاب اپنے پروں کی حفاظت کرتا ہے۔

۳یکون اشد الناستواضعاًللّٰہ'' عزوجل ''

امام مہدی علیہ السلام تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کے لئے سردھڑکی بازی لگانے والے ہوں گے۔

۴شدید علی العمالرحیم علی المساکین

امام(علیہ السلام) اپنے کارندوں، منیجروں، آفیسروں پر سخت گیر اور کمزور اور غریبوں پر نہایت مہربان ہوں گے۔

۵ علیہ کمالموسیٰ وبھاءعیسیٰ وصبرایوب

امام مہدی علیہ السلام کمال موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کی سطوت اور ایوب علیہ السلام کے صبر کے مالک ہوں گے۔

۶تعرفون المھدی بالسکینة والوقار

تم حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کو ان کے پر سکون اور باوقار ہونے سے پہچان لو گے۔

یعنی امام(علیہ السلام) کا اتنا رعب اور دبدبہ ہوگا کہ اس لئے ہر ایک انہیں دیکھ کر یہ تسلیم کرے گا کہ واقعی یہ ہی امام زمانہ(علیہ السلام) ہیں ۔

۷ولا یضع حجر علی حجر

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پتھروں کے اوپر پتھر نہیں رکھیں گے یعنی امام مال و دولت جمع نہیں کریں گے۔

۸ یحذوفیھا علی مثالالصالحین

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) صالحین کی مثال پر چلیں گے یعنی خوشامد پسند، خودستا، نہیں ہوں گے۔

۹ یعتاد مع سمرتہ صفرة من سھر اللیل بابی، من لیلہ یرعی النجوم ساجدا راکعابابی من لایا خذلومة لائم مصباح الدجی بابی القائم بامراللہ

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی رنگت رات بھر جاگنے اور تہجد پڑھنے کی وجہ سے زرد ہو گی.... میرے والد ان پر قربان ہوں جس کو ساری رات ستارے کبھی قیام میں دیکھیں گے کبھی رکوع میں کبھی سجدے میں دیکھیں گے.... میرے والد ان پر قربان! جو خدمت دین میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے، وہ گمراہی کی تاریکی میں ہدایت کا روشن چراغ ہیں .... میرے والد ان پر قربان ہوں! جو اللہ کے حکم کو قائم کریں گے۔

۰۱ فیستشیر المھدی اصحابہ

حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے والے ہوں گے۔

۱۱ ویشترط علی نفسہ لھم ان یمشی حیث یمشون ویلبس کما یلبسون ویرکب کمایرکبون ویکون من حیث یریدون ویرضی بالقلیل

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اپنی ذات کے لئے یہ لازم کرنے والے ہوں گے کہ (مشورہ کے بعد) جہاں اصحاب چلیں گے وہ بھی ساتھ چلیں گے جو لباس اصحاب پہنیں گے وہی وہ خود پہنیں گے، جس چیز پر اصحاب سوار ہوں گے اس پر وہ بھی سوار ہوں گے اصحاب جو رائے پاس کریں گے وہ ہی ان کی رائے ہوگی اور امام علیہ السلام قناعت کرنے والے ہوں گے۔

اللہ کے ہاں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا مقام و منزلت

ہم حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا نام مبارک آپ کے اوصاف کو جان چکے ہیں اس باب میں ہم حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی اللہ کے ہاں جو شان اور منزلت ہے اس بارے ذکر کریں گے اللہ کی نمائندگی میں اللہ کی ساری زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے والی شخصیت آپ علیہ السلام ہی ہیں آپ علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں، آپ علیہ السلام ہی مہدی (علیہ السلام) موعود ہیں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے سارے نمائندگان کو آگاہ کیا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ سب اپنے اپنے زمانہ میں اللہ کے آخری نمائندہ کا تعارف کروائیں اور ان کی اطاعت سب پر فرض قرار دی گئی اس ضمن میں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے حضرت رسول اللہ سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا "ہم عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد جنتیوں کے سردار ہیں (اس سے مراد) میں خود، حمزہ (علیہ السلام) علی (علیہ السلام) جعفر (علیہ السلام) حسن (علیہ السلام) حسین (علیہ السلام)، مہدی (علیہ السلام) ہیں"۔

(حوالہ جات: سنن ابن ماجۃ: ۲/۸۶۳۱ باب ۴۳ حدیث نمبر ۷۸۰۴، ومستدرک الحاکم ۳/۱۱۲ وتاریخ بغداد: ۹/۴۳۴ حدیث ۵۰۵۰ ومطالب السوول: ۲/۱۸ باب ۲۱ والبیان: ۱۰۱ باب ۳ وذخائر العقبی: ۵۱ و ۹۸، والریاض النضرۃ: ۴/۳ و ۲۸۱ فصل ۸ وعقد الدرر: ۴۹۱، باب ۷ وفرائد السمطین: ۲/۳۲، باب ۷ حدیث ۰۷۳ ومقدمہ ابن خلدون: ۸۹۳ باب ۳۵ والفصول المھمۃ: ۴۸۲ ط دار الاضواء فصل ۲۱ وجمع الجوامع: ۱/۱۵۸ وصواعق ابن حجر: ۰۶۱ باب ۱۱ فصل ۱ وفی ص ۷۸۱ باب ۱۱ فصل ۲، حدیث ۹۱ وبرہان المتقی: ۹۸ باب ۲ حدیث ۳ واسعاف الراغبین: ۴۲۱ وعرف السیوطی، الحاوی: ۲/۴۱۲)

۲۔ عبداللہ بن عباس نے نبی اکرم سے یہ حدیث نقل کی ہے "مہدی (علیہ السلام) اہل جنت کے طاووس ہیں"۔

(حوالہ جات: الفردوس ج ۴ ص ۲۲۲ البیان ص ۸۱۱، باب نمبر ۸ عقد الارر ۹۱۱ باب ۷۔ العقول ۴۸۲ فصل ۲۱، برہان المتقی، ۷۷۱ باب ۲۱ حدیث ۲، کنوز الاقائق: ۲۵۱، نور الابصار: ۷۸۱، ینابیع المودۃ: ۱۸۱ باب ۵۶)

۳۔ ابو ہریرہ نے نبی اکرم سے روایت بیان کیا ہے "اس امت کے درمیان ایک خلیفہ ہوں گے ان پر ابوبکر اور عمر (دونوں) کو برتری نہ ہوگی یعنی وہ دونوں پر فضیلت رکھتے ہوں گے"۔

(حوالہ جات: ابن ابی شیبہ ج ۵۱ ص ۸۹۱ حدیث ۶۹۴۹۱، الکامل، ابن عدی ج ۲ ص ۳۳۴۲، عقد الارد: ۹۹۱ باب ۷ برہان المتقی باب ۲۱ ص ۲)

۴۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا "مہدی (علیہ السلام) خروج کریں گے انکے سر پر ایک گھرے بادل کا ٹکڑا ہوگا اس بادل کے اندر ایک منادی موجود ہوگا، جو یہ نداءدے رہا ہوگا یہ ہیں مہدی (علیہ السلام): اللہ کے خلیفہ ہیں، تم سب لوگ ان کی اتباع کرو"۔ (حوالہ جات: البیان: ۲۳۱ باب ۵۱، عقد الدرر: ۳۸۱ باب ۶، فرائد السمطین ج ۲ ص ۶۱۳ باب ۱۶ حدیث ۶۶۵، ۹۶۵، الفصول المہمہ ۸۹۲ فصل ۲۱، عرف السیوطی، الحاوی ج ۲ ص ۷۱۲ تاریخ الخمنیس ج ۲ ص ۸۸۲ نور الابصار ۸۸۱ ۔ ۹۸۱)

۵۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور پاک نے فرمایا

"مہدی (علیہ السلام) خروج کریں گے، ان سے سر کے اوپر ایک فرشتہ موجود ہوگا جو یہ نداءدے گا، بتحقیق بلاشک و تردید سب آگاہ ہوجاو یہ ہیں مہدی (علیہ السلام)! تم سب لوگ ان کی پیروی و اتباع کرو"۔

(حوالہ جات: تخلیص المتشابہ ج ۱ ص ۷۱۴، والبیان: ۳۳۱ باب ۶۱ وفرائد السمطین ج ۲ ص ۶۱۳ باب ۱۶ حدیث نمبر ۹۶۵ وعرف السیوطی الحاوی ج ۲ ص ۷۱۶، والقول المختصر ۹۳، باب ۱ حدیث ۴۲، وبرہان المتقی ۲۷ باب ۱ حدیث ۲ وینابیع المودۃ ۷۴۴ باب ۸۷)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اللہ کے خلیفہ اور خاتم الائمۃ علیہ السلام ہیں

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اللہ کے خلیفہ اور خاتم الائمۃ (علیہ م السلام) ہیں

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مہدی (علیہ السلام) جو ہیں وہ محمد بن الحسن علیہ السلام العسکری علیہ السلام ہیں اور اللہ کے ہاں ان کی منزلت یہ ہے کہ وہ اللہ کے خلیفہ برحق ہیں، ان کی اطاعت واجب ہے، اب ایک سوال ہے کہ کیا ان کے بعد کوئی اور امام علیہ السلام بھی آئے گا یا وہی آئمہ اہل البیت علیہ السلام سے آخری امام ہیں اور وہ ہی خاتم الائمۃ علیہ السلام ہیں، ان پہ امامت کا سلسلہ ختم ہے جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کا عقیدہ ہے اور جس کی وہ انتظار کررہے ہیں، اہل سنت سے جو روایات ملتی ہیں ان میں یہ بات واضح ہے کہ مہدی (علیہ السلام) موعود ہی خاتم الائمۃ علیہ السلام ہیں اور خلفاء میں آخری خلیفہ ہیں۔

۱۔ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "تمہارے چھپے ہوئے (زیر زمین) خزانہ کہ پاس تین افراد کے درمیان جنگ ہوگی، وہ تینوں حاکم کے بیٹے ہوں گے، پھر یہ خلافت وحکومت ان میں سے کسی ایک کے پاس نہ رہے گی، اس واقعہ کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، وہ ان سب کو قتل کریں گے، ایسی جنگ لڑی جائے گی کہ اس سے پہلے کسی قوم نے

ایسی جنگ نہ دیکھی ہوگی" راوی کہتا ہے: کہ اس کے بعد حضور پاک نے ایک بات ارشاد فرمائی جو مجھے یاد نہیں ہے.... اس کے بعد آپ نے فرمایا "جب تم اسے دیکھو: تو ان کی بیعت کرنا، اگرچہ تمہیں برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے کیونکہ وہی شخصیت اللہ کے خلیفہ مہدی (علیہ السلام) ہوں گے"۔

(حوالہ جات: البیان: ۴۰۱، باب ۳، سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۷۶۳۱ حدیث ۴۸۰۴، المستدرک: ج ۴ ص ۳۶۴، تلخیص المتدرک ض ج ۴ ص ۴۶۔ ۳۶۴، مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۷۷۲)

۲۔ حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) فرماتے ہیں "میں نے حضرت رسول اللہ سے یہ سوال کیا: کیا مہدی (علیہ السلام) ہم اہل بیت (علیہ م السلام) سے ہیں یا وہ ہمارے غیر سے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا "وہ ہم سے ہیں، ہمارے ہی ذریعہ دین کا اختتام ہوگا یعنی آخری دین والے ہم ہی ہیں، جس طرح دین کا آغاز ہم سے ہوا ہے، ہمارے ذریعہ فتنوں کی گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات پائیں گے، جس طرح انہوں نے شرک کی گمراہی سے ہمارے وسیلہ سے نجات پائی ہے، ہمارے ذریعہ اللہ "تعالیٰ" دین کے بارے ان کے دلوں میں الفت و وحدت ایجاد فرما دے گا، جب کہ دشمنی کے فتنوں میں سب گھر چکے ہوں گے، جس طرح دلوں کو دین کی محبت و الفت کی رسی میں جوڑ دیا۔

(حوالہ جات: المعجم الاوسط: ۱/۶۳۱ حدیث ۷۵۱، والبیان: ۵۲۱ باب ۱۱ وعقد الدرر: ۲۹۱ باب ۷ و مجمع الزوائد: ۷/۶۱۳۔ ۷۱۳ ومقدمہ ابن خلدون: ۶۹۳ باب ۳۵ والفصول المہمۃ: ۸۸۲ مع اختلاف یسیر فصل ۲۱ وعرف السیوطی، الحاوی: ۲/۷۱۲ وجمع الجوامع: ۲/۷۶ وصواعق ابن حجر: ۳۶۱، باب ۱۱ فصل ۱، کنز العمال: ۴۱/۸۹۵ حدیث ۲۸۶۹۳ و برہان المتقی: ۱۹ باب ۲ حدیث ۷ و ۸ وفرائد فوائد الفکر: ۳، باب ۱ ونور الابصار: ۸۸۱)

۳۔ ابن حجر الحیثمی، المتوفی ۴۷۹ نے تحریر کیا ہے ابو الحسین الآبری نے کہا ہے اخبار اور روایات متواترہ موجود ہیں، راویوں کی کثیر تعداد نے اس معنی کی روایات کو بیان کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفی نے فرمایا "مہدی (علیہ السلام) بھی زمین کو عدالت وانصاف سے بھر دیں گے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ہمراہ خروج کریں گے اور دجال کے قتل میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور دجال کا قتل "باب لُد" پر ہوگا جو کہ سرزمین فلسطین میں ہے اور مہدی (علیہ السلام) ہی اس امت کی امامت کریں گے اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پیچھے نماز ادا کریں گے"۔ (الصواعق المحرقہ، ابن حجر: ۵۶۱ طبع مصر)

۴۔ الشیخ الصبان (تاریخ وفات ۶۰۲۱ھ) نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم سے متواتر روایات بیان ہوئی ہیں کہ "امام مہدی (علیہ السلام) خروج کریں گے اور امام مہدی (علیہ السلام) آپ علیہ السلام کے اہل بیت سے ہیں اور بلاشک و تردید مہدی (علیہ السلام) ہی زمین کو عدالت اور انصاف سے بھر دیں گے، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) دجال کے قتل کرنے میں حضرت امام

مہدی (علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور دجال کا قتل فلسطین کی سرزمین پر مقام "باب لُد" میں ہوگا بتحقیق حضرت امام مہدی (علیہ السلام) ان کی امامت فرمائیں گے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے"۔

(حوالہ: سعاف الراغبین الصبان ص ۱۴۰)

۵۔ ابو سعید کی روایت میں آیا ہے "زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی (ویران ہوگی) (حضور پاک فرماتے ہیں) میری عترت سے ایک مرد خروج کرے گا جو اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (آباد و خوشحال کردے گا)۔ (حوالہ: مستدرک الحاکم ج ۴ ص ۵۵۸)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی امامت فرمائیں گے

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پیچھے نماز ادا کریں گے

کتب صحاح اور غیر صحاح میں کثیر تعداد میں روایات حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی جن کی شخصیت آپ علیہ السلام کے نسب، نام، اوصاف کو بیان کر رہی ہیں، اب سوال یہ ہے کہ کیا اتنی ساری گواہیوں کے بعد بھی کسی مسلمان کے لئے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے عقیدہ سے متعلق کسی اور دلیل کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟! ذات امام علیہ السلام کی اطاعت اور ہر قسمی انحرافات سے بچنے کا انتظام ان شواہد میں موجود ہے، تمام روایات اس بات کی بھی تصدیق کر رہی ہیں کہ نبی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام بن الحسن العسکری علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا کریں گے، جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کا عقیدہ ہے اہل سنت کی روایات میںبھی اسی بات کو بیان کیا گیا ہے چند روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب "المصنف" میں ابن سیرین سے روایت بیان کی ہے" مہدی (علیہ السلام) اس امت سے ہیں اور وہی عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (سلام اللہ علیہ ا) کے امام ہوں گے"۔

(حوالہ: المصنف/ ابن ابی شیبہ ج ۱۹۸/ ۱۵/ حدیث ۱۹۴۹۵)

۲۔ حافظ ابو نعیم نے عبداللہ بن عمر سے روایت بیان کی ہے "مہدی علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے"۔

(الحاوی للفتاوی، اسیوطی ۲/۷۸)

۳۔ یہ جو حدیث ہے کہ "ہم ہی سے وہ شخصیت ہیں جن کے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام نماز پڑھیں گے" اس حدیث کی شرح میں "المناوی" نے لکھا ہے، ہم سے مراد حضور پاک کی اہل بیت علیہ السلام ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

روح اللہ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، یہ آخری زمانہ میں ہوگا آپ علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت دمشق کی شرقی جانب "منارہ بیضاء پر اتریں گے، وہ اس وقت دیکھیں گے کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) نماز شروع کرنے والے ہیں، حضرت امام مہدی(علیہ السلام) محسوس کر لیں گے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئے ہیں، حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پیچھے ہٹیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) آگے بڑھیں، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں آگے کردیں گے اور حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس امت کے واسطے اس شرف اور برتری سے بڑھ کر اور کون سا شرف ہو سکتا ہے۔ (حوالہ فیض القدیر المناوی ۶/ج ۶ ص ۷۱)

۴۔ ابن برہان شافعی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق اس طرح تحریر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) کانزول صبح کی نماز کے وقت ہوگا، آپ حضرت مہدی (علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے، جب کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) ان سے یہ گذارش کریں گے کہ اے روح اللہ: آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) عرض کریں گے، آپ علیہ السلام آگے بڑھیں یہ نماز آپ علیہ السلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے.... آگے چل کر لکھتے ہیں بتحقیق حضرت امام مہدی(علیہ السلام) جناب عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خروج کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کرنے میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کریں گے اور یہ روایت بیان ہو چکی ہے کہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) عترت نبی سے ہیں اور وہ بھی جناب فاطمہ (سلام اللہ علیہ ا) کی اولاد سے ہیں۔ (حوالہ: السیدۃ الحلبیہ ابن برہان الشافعی: ج ۶۲۲/۱۔۷۲۲)

۵۔ فتح الباری شرح بخاری میں اس طرح بیان ہوا ہے "ابو الحسن الخسعی الآبدی نے مناقب الشافعی میں لکھا ہے، روایات متواترہ موجود ہیں کہ امام مہدی(علیہ السلام) اس امت سے ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام مہدی(علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ بات انہوں نے اس حدیث کے جواب میں لکھی ہے جسے ابن ماجہ نے اس سے نقل کیا ہے کہ "مہدی(علیہ السلام)" سوائے عیسیٰ(علیہ السلام) کے کوئی اور نہیں ہیں، اس کے بعد الطیبی کی اس بات کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں ہے کہ عیسیٰ(علیہ السلام) تمہارا امام ہوگا، وہ آپ علیہ السلام کے دین میں ہوگا، اس نے اس بات کو رد کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) امامت کروائیں گے وہ کہتا ہے.... جو مسلم کے نزدیک ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسی (علیہ السلام) سے کہا جائے گا کہ تم ہمارے لئے نماز پڑھاو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے نہیں، میں نماز نہیں پڑھاتا! کیونکہ ان کے بعض جو ہیں وہ دوسرے بعض پر حاکم ہیں، اس امت کی کرامت اور عزت کی خاطر ایسا ہوگا.... اس کے بعد ابن الجوزی سے اس قول کو نقل کیا ہے! اگر عیسیٰ علیہ السلام امام کے عنوان سے آگے بڑھ جائیں تو درحقیقت ایک اشکال پیدا ہو جائے گا کیونکہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آگے بڑھیں گے تو وہ نائب بن کر یا شرعی طور پر خود ہی امام ہوں گے، ظاہر ہے نائب تب ہوتا ہے جب اصل موجود نہ ہو، اور وہ خود امام ہوں تو یہ اسلامی مسلمات کے خلاف جاتا ہے.... یہی وجہ ہے کہ اس لئے آپ

علیہ السلام ماموم بنیں گے تاکہ اشتباہ واقع نہ ہو اور حضور پاک کا جو فرمان ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس حدیث پر کسی کو بھی اشکال نہ ہو۔ (حوالہ: فتح الباری شرح صحیح البخاری، ابن حجر العسقلانی ج۶ص۵۸۳،۳۸۳)

۶۔ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے اس بات کو نقل کیا ہے "مہدی (علیہ السلام)" اس امت سے ہیں اور آپ علیہ السلام ہی عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (سلام اللہ علیہ ا) کی امامت کرائیں گے۔

(حوالہ المصنف بن ابی شیبہ ۱۹۸/۱۵،حدیث نمبر ۱۹۴۹۵)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا پرچم

عصر ظہور میں ایک مسلمان کو گمراہی سے بچانے کے واسطے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے پرچم کی تفصیلات اور آپ کا جو مخصوص شعار اور نعرہ ہوگا اسے بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ اس پرچم کی نشانی سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کے منتظرین ہدایت پائیں گے۔

عبداللہ بن شریک سے روایت ہے۔

"حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ساتھ رسول اللہ کا پرچم جو "المغلبہ" ہو گا (غالب آنے والا پرچم) کاش کہ میں اس زمانہ کو درک کرو اور میں اس کی طرف بلا رہا ہوں۔

(حوالہ: ابن حماد ص۹۴۲،حدیث ۲۷۹، القول المختصر ص ۱۰۰، باب نمبر ۳، برہان المتقی ص ۲۵۱،باب ۷ ج ۴۲،)

۲۔ ابو اسحاق نے نوف البکائی سے روایت نقل کی ہے

"مہدی (علیہ السلام) کے پرچم پر یہ تحریر موجود ہوگی "البعیۃ اللہ"....بیعت اللہ کے لئے ہے"

(حوالہ: ابن حماد، ۹۴۲،ج۳۷۹، القول المختصر: ۱۰۱ باب ۳ ج ۶۳،برہان المتقی ۲۵۱ باب ۷ حدیث ۵۲، فرائد فوائد الفکر ۸ باب ۴ ینابیع المودۃ ۵۳۴ باب ۳۷)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) عطاء و بخشش خوشحالی کا دور

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عطاء و بخشش

اس بات میں شک نہیں ہے عدالت اپنی تمام تر شکلوں کے ساتھ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی قیادت میں مشخص ہوگی، آسمان اور زمین اپنی ساری برکتیں انڈیل دیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ جو دیا گیا وہ پورا ہوگا اور یہ وہی مثالی حکومت ہوگی

جس کی سب کو انتظار تھی، اس میں انسان ہر لحاظ سے خوشحال ہوگا، امن ہوگا، ظلم ہوگا نہ فساد و غربت ہوگی نہ افلاس، ان حقائق کو درج ذیل روایات میں ملاحظہ کریں۔

درج ذیل روایات کچھ مزید حقائق کو بیان کررہی ہیں جو کہ اہل سنت کی کتب سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ ابو سعید الخدری نبی اکرم سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "مہدی (علیہ السلام) کے زمانہ میں میری امت آسودہ حال ہوگی، اتنی خوشحالی کہ اس سے قبل اس طرح کی خوشحالی انہیں نصیب نہ ہوئی ہوگی، آسمان ان پر مسلسل نعمتیں بھیجے گا، زمین کسی بھی انگوری کو نہ چھوڑے گی، مگر یہ کہ اسے باہر نکال دے گی اور مال کے ڈھیر لگ جائیں گے، ایک آدمی کھڑا ہو کر سوال کرے گا یا مہدی (علیہ السلام) مجھے دیں! تو مہدی (علیہ السلام) اس سے کہیں گے جو چاہتے ہو اٹھالو"۔ (حوالہ جات: ابن حماد، ۳۵۲حدیث ۲۹۹، البیان: ۵۴۱باب ۳۲، عقد الورد: ۵۲۲ باب۸ الفصول المہمہ ۲۲، ۸۲۲، فصل ۲۱، نور الابصار: ۹۸۱باب ۲)

۲۔ ابو سعید الخدری سے ہے، رسول اللہ نے فرمایا: "میری امت میں مہدی (علیہ السلام) ہوں گے، اگر تھوڑی مدت کے لئے تو سات سال، وگرنہ نو، ان کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوشحال اور آسودہ ہوگی کہ اس قسم کی خوشحالی اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی، زمین اپنی غذائیں اگل دے گی اور کچھ بھی ان سے روکے گی نہیں ، اس دور میں مال کے ڈھیر لگ جائیں گے پس ایک آدمی کھڑے ہو کر مہدی (علیہ السلام) سے مانگے گا، مہدی (علیہ السلام) اس سے کہیں گے جو چاہتے ہو لے لو''

(حوالہ سنن ابن ماجہ ج۲ص ۱۶۳۱، ۶۶۳۱، حدیث نمبر۳۸۔۴، مستدرک الحاکم ج۴، برہان المتقی ۱۸ ،باب ۱، ص۲۸ باب ۱ حدیث ۶۲)

۳۔ ابو سعید الخدری نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ "بتحقیق

میری امت میں مہدی (علیہ السلام) ہوں گے، وہ خروج کریں گے، وہ پانچ یا سات یا نو سال زندگی کریں گے (بلاشک و تردید سالوں میں رواں کی طرف سے ہے) ابو سعید کہتا ہے ہم نے دریافت کیا، ان اعداد سے کیامراد ہے؟ آپ نے فرمایا "اس سے سال مراد ہیں ، مہدی (علیہ السلام) کے پاس آدمی آئے گا اور وہ کہے گا اے مہدی (علیہ السلام) مجھے عطاء کرو، مجھے عطاء کردو آپ نے فرمایا: اس شخص کے واسطے کپڑا بچھا دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جو چاہتے ہو تم لے لو"۔

(حوالہ جات: سنن الترمذی: ۴/۹۳۴ باب ۳۵ حدیث ۲۳۲۲ و البیان: ۷۰۱ باب ۶ والعلل المتناہیۃ: ۲/۸۵۸ حدیث ۱۴۴۱ ومشکاۃ المصابیح: ۳/۴۲ فصل ۲حدیث ۵۵۴۵ ومقدمۃ ابن خلدون: ۳۹۳فصل ۳۵ وعرف السیوطی ، الحاوی : ۲/۵۱۲ وصواعق ابن حجر: ۴۶۱ باب ۱۱ فصل ۱ وکنزالعمال: ۴۱/۲۶۲حدیث ۴۵۶۸۳ ومرقاۃ المفاتیح: ۹/۲۵۳ومشارق الانوار: ۴۱۱ فصل ۲ وتحفۃ الاحوذی : ۶/۴۰۴حدیث ۳۳۳۲والتاج الجامع للاصول: ۵/۲۴۳۳۴۳)

۴۔جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ سے حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا"آخری زمانہ میں خلیفہ ہوگا اس کے پاس ڈھیروں مال آئے گا کہ اسے شمار نہیں کیا جا سکے گا"۔

(حوالہ: مصابیح السنہ ج۳ص۸۸۴، حدیث ۹۹۱۴، مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۱۷۲ حدیث ۲۰۷۷۰ باب المہدی علیہ السلام اسے الکافی کی ج ۱ ص ۶۶۲ سے لیا ہے)

۵۔ مسلم نے اپنی صحیح میں جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "آخری زمانہ میں خلیفہ ہوگا وہ مال کی تقسیم کرے گا اور مال کو شمار تک نہ کرے گا"

(صحیح مسلم بشرح النووی ج ۱۸ ص ۹۳)

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے معجزات اور کرامات

جب یہ طے ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) آئمہ معصومین علیہ السلام سے ہی ایک جیسا کہ شیعہ بارہ امامی کا عقیدہ ہے، تو ضروری ہے کہ اس امام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی خصوصی، ہونّہر قسمی علم کے مالک ہو، معجزہ دکھانے پر قادر ہوں تاکہ ضرورت پڑنے پر اپنی خلافت اور امامت پر دلیل پیش کر سکیں اور خود کو نمائندہ الٰہی ثابت کرنے میں صاحب معجزہ ہوں، جب کہ آپ کے آباءواجداد کے ہاتھوں بوقت ضرورت اسی قسم کے معجزات اور خارق عادت قانون عمومی واقعات ظاہر ہوئے تھے اس حقیقت کی طرف درج ذیل روایات راہنمائی کرتی ہیں ۔

۱۔حضرت علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ "حضرت امام مہدی علیہ السلام پرندے کو اشارہ کریں گے وہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر آجائے گا، آپ علیہ السلام زمین کے ٹکڑے پر ایک خشک ٹہنی لگائیں گے تو وہ فوراً سرسبز ہو جائے گی، اس کے پتے نکل آئیں گے"۔ (برہان المتقی ج۶۷ حدیث ۴۱)

۲۔حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "تین پرچم باہمی اختلاف کریں گے"۔

۱۔مغرب میں ایک پرچم۔ ۲۔ایک پرچم جزیرۃ میں ۔۳۔ایک پرچم شام میں،

ایک سال تک ان کے درمیان جنگ و فتنہ رہے گا۔پھر آپ علیہ السلام نے سفیانی کا خروج اور اس کے مظالم کو بیان کیا، اسکے بعد آپ علیہ السلام نے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے خروج رکن اور مقام کے درمیان لوگوں کا آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور دیگر امور کو بیان کیا ہے، اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "لشکر لے کر نکلیں گے، وادی القریٰ سے امن و سکون اور آرام سے چلیں گے، اسی حال میں ان کے ابن عم بارہ ہزار کا لشکر لے کر فارس سے انکے ساتھ آ ملے گا (وہ

حسنی ہوں گے) وہ آکر کہیں گے اے ابن عم میں زیادہ حق رکھتا ہوں، آپ اس لشکر کی کمان مجھے دے دیں، میں ابن الحسن ہوں، اور میں ہی مہدی ہوں حضرت مہدی ان کے جواب میں کہیں گے کہ نہیں !میں مہدی(علیہ السلام) ہوں، بس حسنی سید انکے جواب میں کہیں گے تو کیا آپکے پاس کوئی دلیل و نشانی اس دعویٰ پر ہے تاکہ میں آپ کی بیعت کرلوں پس مہدی(علیہ السلام) پرندے کی طرف اشارہ کردیں گے، وہ آپ علیہ السلام کے ہاتھ پر آجائے گا خشک ٹہنی زمین میں گاڑھیں گے وہ سرسبز درخت ہو جائے گی، یہ دیکھ کر حسنی کہے گا کہ یابن العم یہ امامت و خلافت آپ کے لئے ہے"۔(البرھان المتقی ج۶۷ باب ۱ حدیث ۵۱)

سابقہ بیانات کا خلاصہ اور نتیجہ

سابقہ ابحاث سے یہ نتائج حاصل ہوتے ہیں ۔

۱۔ ایک عالمی مصلح کا خروج حتمی اور یقینی ہے اور یہ بات فقط آسمانی ادیان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ غیر دینی، فکری اور فلسفی مکاتب میں بھی یہ نظریہ موجود ہے۔

۲۔یہودیوں اور مسیحی عہدوں کی کتب میں اس مصلح کی فقط بشارت ہی نہیں بلکہ بیان آیا ہے کہ وہ مصلح مہدی(علیہ السلام) ہوں گے اور اسکا تعلق آخری پیغمبر کی اولاد سے ہے اور وہ جناب فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ کی نسل سے ہوں گے۔

۳۔ اسلامی مذاہب کے علماء نے اپنے مسلکی اختلافات کے باوجود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت ہوچکی ہے اور وہ ۲۶۰ھ سے لے کر آج تک اس قسم کے اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے۔

۴۔مسلمانوں کی بنیادی کتب میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے جو روایات موجودہیں اس سب سے یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرم سے تواتر کے ساتھ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کا نظریہ ثابت ہے، اس میں ذرا برابر شک کی گنجائش نہیں ہے۔

اہل سنت کی کتابوں میں اس بات کا تواتر اجمالی طور پر ثات ہے۔(حوالہ ابزاز الوھم المکنون ص۷۳۴)

اور کثیر تعداد میں محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔

استاد محمد علی دخیل نے اپنی کتاب "الامام المہدی (علیہ السلام)"کے ص۹۵۲، ۵۶۳ میں اہل سنت کی تیس کتابوں سے اس تواتر کو نقل کیا ہے ۔

۵۔ جن مشہور علماءاہل سنت نے حضرت امام مہدی(علیہ السلام)سے متعلق احادیث کے صحیح ہونے کی تصدیق کی ہے ان میں سے چند مشاہدے درج ذیل ہیں ۔

الترمذی، المتوفی ۷۹۲ھ: سنن الترمذی ج۴

حافظ ابوجعفر العقیلی، المتوفی ۲۲۳ھ: الضعفاء الکبیر ج ۳

الحاکم نیشاپوری، المتوفی ۵-۴: مستدرک الحاکم ج ۴

الامام البیھقی، المتوفی ۸۵۴ھ: الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد ص ۷۲۱

الامام البضوی، المتوفی ۵۱۰: مصابیح السنۃ ص ۳۹۴،۲۹۴

ابن الاثیر، المتوفی ۶۰۶ھ: النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر ج ۵

القرطبی المالکی، المتوفی ۱۷۶ھ: التذکرۃ باب ماجاء فی المہدی

ابن تیمیہ، المتوفی ۸۲۷ھ: منہاج السنہ ج ۴ ص ۱۱۲

الحافظ الذہبی، المتوفی ۸۴۷: تلخیص المستدرک ج ۴

الکنجی الشافعی، المتوفی ۸۵۶ھ: البیان فی اخبار صاحب الزمان ص ۵۰

الحافظ ابن القیم، المتوفی ۱۵۷ھ: المنار المنیف، متعدد صفحات پر

۶۔ علماء اہل سنت کی ایک بڑی جماعت نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے وارده احادیث کے متواتر ہونے کو بیان کیاہے، ان علماء میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں ۔

البربہاری، المتوفی ۹۲۳ھ: الاحتجاج بالاثر علی من انکر المہدی علیہ السلام

محمد بن الحسن الابری الشافعی، المتوفی ۳۶۳ھ: اسے القرطبی مالکی نے نقل کیاہے:

التذکرۃ ج ۱: المزنی فی تہذیب الکمال ج ۵۲۔

الحافظ المتفق جمال الدین المزنی، المتوفی ۲۴۷ھ: المزنی فی تہذیت الکمال،

ابن القیم، المتوفی ۱۵۷ھ: التذکرہ ج ۱

ابن الحجر العسقلانی، المتوفی ۲۵۷ھ: المنار اطنیف ۵۳۱

مزید برآں جو بات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے احادیث کے تواتر کو تقویت دیتی ہے وہ احادیثجو آپ کے نسب کا بیان، آپ علیہ السلام کا نام، آپ علیہ السلام کے القاب، آپ علیہ السلام کے شمائل، آپ علیہ السلام کے اوصاف، آپ علیہ السلام کے ماں وباپ کا نام ہے۔

۷۔جو احادیث مطلق اور عام طور پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر کرتی ہیں، انہیں دیگر احادیث کو سامنے رکھ کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعینہ شخصیت کا تعارف آسانی سے ہوسکتا ہے جیسے

الف: مہدی (علیہ السلام) اولاد عبدالمطلب (علیہ السلام) سے

ب: مہدی(علیہ السلام) ابو طالب(علیہ السلام)بن عبدالمطلب(علیہ السلام)کی اولاد سے

ج: مہدی(علیہ السلام) اہل بیت(علیہ م السلام) سے

د: مہدی (علیہ السلام) رسول اللہ کی اولاد سے

ھ: مہدی(علیہ السلام) فاطمۃ الزہرائ(سلام اللہ علیہ ا) بنت رسول اللہ کی اولاد سے

د: مہدی(علیہ السلام) حسین (علیہ السلام) بن فاطمہ(سلام اللہ علیہ ا) کی اولاد سے

ز: مہدی(علیہ السلام) امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے

ح: مہدی(علیہ السلام)امام علی رض علیہ السلام بن موسیٰ علیہ السلام بن جعفر صادق(علیہ السلام) کی اولاد سے

۸۔ یہ بات بھی ثابت ہے کہ مہدی(علیہ السلام)اللہ کے خلیفہ ہیں، خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں، حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔یہ سب احادیث امام مہدی(علیہ السلام) کو معین و مشخص کررہی ہیں، یہ مہدی علیہ السلام موعود امام خلائق ہوں گے، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، رسول اللہ کے بارہویں جانشین ہوں گے، امام معصوم علیہ السلام ہوں گے اور محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد النقی علیہ السلام بن علی الرضا علیہ السلام بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام بن علی زین العابدین علیہ السلام بن حسین علیہ السلام بن فاطمہ علیہ السلام (بنت رسول اللہ بن عبداللہ علیہ السلام بن عبدالمطلب علیہ السلام، حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام بن عبدالمطلب علیہ السلام) ہیں۔

۹۔ یہ بھی واضح ہوگیا کہ امام مہدی(علیہ السلام) پندرہ شعبان ۲۵۵ھ ق سامرا میں پیدا ہوئے اور اسی میں زندہ ہیں، اسی زمین پر موجود ہیں، ان کی انتظار کی جاری ہے، ان کے ذریعہ اللہ اپنی زمین پر اپنے نظام کا مکمل نفاذ کرے گا۔

۱۰۔ احادیث میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کی بدنی خصوصیات تک کو بیان کردینے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شخصی کسی پر مشتبہ نہ ہو اور مفاد پرست ٹولہ اپنی شخصی اور ذاتی اغراض کے تحت اس عنوان سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق چالیس منتخب احادیث

۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا درخشاں چہرہ

حضرت پیغمبر اکرم نے فرمایا

اَلمھدِیُّ مِن وُلدی وَجھُهُ كَالقَمَرِالدُّرّیِّ....

(بحارالانوار، ج۱۵، ص۵۸ الکشف الغمۃ)

ترجمہ: "مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) میری اولاد سے ہیں ان کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کے مانند (دمکتا، روشن، چمکتا) ہوگا"۔

۲۔ شہر قم اور ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام)

حضرت امام جعفر صادق نے (علیہ السلام) فرمایا

اِنَّمَاسُمِّیَ قُم لِاَنَّ اَھلَھایَجتَجِعُونَ مَعَ قَائِمِ المحَمَّدٍوَیَقُومُونَ مَعَهُ وَیستقیمُونَ عَلَیهِ وَیَن صُرُونَهُ

(سفینۃ البحار، ج۲، ص۶۳۳)

"شہر قم (لفظی ترجمہ کھڑا ہوجا، قیام کر) نام اس لئے رکھا گیا کہ قم میں رہنے والے قائم آل محمد (علیہ م السلام و عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کے گرد اکھٹے ہوں گے اور ان کے ہمراہ قیام کریں گے اور اس راستہ میں استقامت دیکھائیں گے اور ان کی مدد کریں گے"۔

۳۔ ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور خواتین

مفضل نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے نقل کیا ہے کہ

آپ علیہ السلام نے فرمایا

یَکُونُ القَائِمِ ثَلاثَ عَشرَ ۃَ اِمرَاَۃً

(اثبات الھداۃ باترجمہ، شیخ حر عاملی، ج۷، ص۰۵۱)

"حضرت قائم (علیہ السلام) کے ہمراہ (آپ کے ظہور کے وقت) تیرہ خواتین ہوں گی"۔

مفضل: مولا سے سوال کرتے ہیں آپ ان خواتین سے کیا کام لیں گے؟

یُداوِینَ الجرحیٰ وَیُقِمنَ عَلَی المرضیٰ کَماکَانَ مَعَ رَسُولِ اللہ ِ

امام علیہ السلام: یہ خواتین زخمیوں کا علاج کریں گی اور بیماروں کی تیمارداری ان کے ذمہ ہوگی جیسا کہ پیغمبر اکرم کے ہمراہ ایسی خواتین (جنگوں میں) موجود ہوتی ہیں۔

۴۔ خوش قسمت لوگ

پیغمبر اکرم نے فرمایا

طُوبیٰ لِمَن اَدرَکَ قَائِمَ اَهلبَیتی وَهُوَمُقتَدِبِهِ قَبلَ قیامِهِ،یَتَوَلّیٰ وَلِیَّهُ وَیَتَبَرَّ مِن عَدُوِّهِ وَیَتَولیَّ الاَئِمَّةَ الهَادِیَةَ مِن قَبلِهِ،اُولٰئِکَ رُفَقَائی وَذَوُوُدّی وَمَوَدَّتی وَاَکرَمُ اُمَّتی عَلَیَّ

(بحارالانور، ج۲۵، ص۹۲۱ غیبت طوسی)

"خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو میرے اہل بیت علیہ السلام سے قائم (علیہ السلام) کے زمانہ کو پائیں گے اور ان کے قیام سے پہلے وہ لوگ ان کی اقتداء اور پیروی کرتے ہوں گے اور ان کے دوست سے محبت رکھتے ہوں گے، ان کے دشمن سے دشمنی رکھتے ہوں گے، اور ان سے قبل جتنی آئمہ ہدیٰ (علیہ السلام) گزر چکے ہیں ان سب سے ولایت رکھتے ہوں گے وہی لوگ تو میرے رفقاء ہیں ان ہی سے میری مودت ہے اور میرے محبت بھی ان ہی کے واسطے ہے اور میری امت سے وہی لوگ میرے پاس مکرم و عزت دار ہیں"۔

۵۔ غیبت امام زمانہ علیہ السلام (علیہ السلام) اور ہلاکت سے بچنے کا نسخہ

حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

....وَاللهِ لَیَغیبَنَّ غَیبَةً لاٰیَنجُوفیهامِن الهَلَکَةِ اِلاّٰ مَن ثَبَّتَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَی القَولِ بِاِمٰامَتِهِ وَوَفَّقَهُ(فیها)لِلدُّعٰاءِ بِتَعجیلِ فَرَجِهِ

(کمال الدین ج۲، ص۴۸۳)

"خدا کی قسم وہ (بارہویں امام علیہ السلام) ہر صورت میں غیبت اختیار کریں گے اور ان کی غیبت کے زمانہ میں ہلاکت اور تباہی سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا مگر وہ لوگ بچیں گے

۱۔ جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی امامت و رہبری پر ثابت قدم رکھے گا۔

۲۔ اورخداوندا سے یہ توفیق دے کہ وہ ان کی فرج (کشادگی، فتح وکامرانی، ان کی عالمی عادلانہ الٰہی وقرآنی حکومت)میں جلدی کے لئے دعاءکرنے والے ہوں "۔

۶۔ حضرت قائم(علیہ السلام)کی خصوصیت

حضرت امام محمدتقی جواد(علیہ السلام) فرماتے ہیں

....اَنَّ القَائِمَ مِنّاهُوَ المهدِیُّ الَّذی یَجِبُ اَن یُنتَظَرَ فی غَیبَتِهِ وَیُطَاعَ فی ظُهُورِهِ وَهُوَ الثّالِثُ مِن وُلدی

(کمال الدین ج۲،ص۷۷۳)

"بے شک ہم سے قائم وہی ہیں جومہدی ہیں ،جن کی غیبت کے زمانہ میں انتظارکرنافرض ہے ،اورجب وہ ظہورفرمائیں گے تواس وقت ان کی اطاعت کرنافرض ہے،اوروہ میری اولادسے تیسرے (یعنی علی النقی(علیہ السلام) کے بعدحسن العسکری(علیہ السلام) اوران کے بعدتیسرے نمبرپرمہدی(علیہ السلام))ہوں گے"

۷۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے اہم کام

حضرت امیرالمومنین (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

یَعطِف الهَویٰ عَلَ الهُدیٰ اِذٰاعَطَفُواالهُدیٰ عَلَی الهَویٰ وَیَعطِفُ الرَّایَ عَلَی القُرآنِ اِذٰاعَطَفُواالقُرآنَ عَلَی الرَّایِ،

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۳۱۔نہج البلاغہ)

"جس وقت حضرت امام مہدی(علیہ السلام)تشریف لائیں گے توآپ علیہ السلام ہواوہوس پرستی کوخداپرستی میں تبدیل کردیں گے،تمام افکاراورنظریات کوقرآنی سوچ وفکرونظرکے مطابق ڈھال دیں گےجب لوگوں نے قرآن کواپنے افکاراورآراءکے مطابق قراردے دیا ہوگا"

۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی غیبت اورمومنین

حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں

....وَاللهِ لَیَغیبَنَّ اِمٰامُکُم سِنینُ مِنَ الدَّهرِ....وَلَتَفیضَنَّ عَلَیهِ اَعیُنُ المومنیِنَ....

(بحارالانوارج۱۵،ص۱۴۷غیبت نعمانی)

"خداکی قسم تمہاراامام علیہ السلام ضروربالضرورغائب ہوں گے اوربہت ہی طولانی سال اورلمبے عرصہ تک وہ غائب رہیں گے اورمومنین کی آنکھیں ان کے دیدار کے لئے ترسیں گی اور اشک بارہوں گی"۔

۹۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورآپ کاگھر

حضرت امام جعفرصادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

اِنَّ لِصٰاحِبِ الاَمرِ بَیتاً یُقٰالهُ:(بَیتُ الحَمدِ)فیہِ سِراجُ یَزهَرُمُنذُیَومٍ وُلِدَالیٰ یَومُ بِالسَّیفِ لاٰیُطفیٰ

(بحارالانوارج۲۵،ص۱۵۸غیبت نعمانی)

"حضرت صاحب الامرکے لئے ایک گھرہے جسے "بیت حمد"کہاجاتاہے اورجس دن سے وہ متولدہوئے ہیں اس دن سے لے کرآپ کے ظہورکے وقت تک وہ چراغ روشن رہے گااوریہ روشنی آپ علیہ السلام کے مسلح قیام کے دورتک رہے گی اورکبھی بھی یہ روشنی ختم نہ ہوگی"۔

۱۰۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کازمانہ اورآپ علیہ السلام کے دورمیں رہنے والے لوگ

حضرت امام سجاد(علیہ السلام)نے فرمایا

اِنَّ اَهلَ زَمٰانِ غَیبَتِهِ القٰائِلُونَ بِاِمٰامَتِهِ المنتَظِرُونَ لِظُهُورِهِ اَفضَلُ اَهلِ کُلَّ زَمٰانٍ لِاَنَّ اللہ تَعٰالیٰ ذِکرُهُ اَعطٰاهُم مِنَ العُقُولِ وَالافهٰامِ وَالمعرِ فَةِ مٰاصٰارَت بِهِ الغَیبَتُ عِندهم بِمَنزِلَةِ المشٰاهَدَة

(بحارالانوارج۲۵،ص۱۲۲احتجاج)

"بلاشک آپ(حضرت امام مہدی(علیہ السلام))کے زمانہ میں رہنے والے لوگ جوآپ علیہ السلام کی امامت کے قائل ہوں گے(آپ کی غیبت میں)آپ کے ظہورکے منتظرہوں گے ایسے لوگ ہرزمانہ کے لوگوں سے افضل اوربرترہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کوایسے بلندعقلیں عطاءکی ہوں گی اوران کے افکاراورسوچیں اتنی بلندہوں گی اوروہ معرفت کے ایسے اعلیٰ معیارپرہوں گے کہ ان کے نزدیک آپ علیہ السلام کی غیبت ایسے ہوگی جیسے آپ علیہ السلام حاضراورموجودہوں ،یعنی ان کااپنے غائب امام علیہ السلام پرایساپختہ عقیدہ ہوگاجس طرح زندہ امام علیہ السلام پریقین ہوتاہے"۔

۱۱۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) پرسلام بھیجنا

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت قائم (علیہ السلام) پر سلام کن الفاظ کے ساتھ بھیجیں؟ تو حضرت علیہ السلام نے جواب دیا اس طرح کہا کرو

"السلام عَلَیکَ یَابَقِیَّۃَ اللہِ اے اللہ کے بقیہ آپ علیہ السلام پر سلام ہو"

12۔ حضرت قائم (علیہ السلام) کا قیام اور فکری ارتقاء

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اَذَاقَامَ قَائِمُنَاوَضَعَ یَدَہُ عَلیٰ رُؤُسِ العِبَادِ فَجَمَعَ بِہِ عُقُولَھُم وَاَکمَلَ بِہِ اَخلاَقَھُم

(بحارالانوار ج۲۵، ص۳۳۶ خرایج راوندی)

"جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو آپ علیہ السلام بندگان کے سروں پر اپنا فیضان رحمت ہاتھ رکھ دیں گے جس وجہ سے ان کے عقول مجتمع ہوجائیں گے اور ان کے اخلاق کامل ہوجائیں گے یعنی فکری اور عملی ارتقائی منازل حضرت علیہ السلام کے بابرکت وجود سے حاصل ہوجائے گا"۔

13۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور پرچم توحید

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِذَقَامَ القَائِمُ لَایَبقیٰ اَرض اِلّانُودِیَ فیھا شَھَادَۃُ اَن لَااِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللہِ

(بحارالانوار ج۲۵، ص۴۳۔ تفسیر عیاشی)

"جس وقت حضرت قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو اس وقت ساری زمین میں کوئی بھی ایسی جگہ نہ بچے گی مگر یہ کہ اس حصہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی"۔

14۔ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا

....فَعِندَھَافَتَوَقَّعُواالفَرَ جَ صَبَاحاً وَمَسَاءً ....

(اصول کافی، ج۱، ص۳۳۳)

"پس جس وقت (حضرت مہدی (علیہ السلام)) کی غیبت کا زمانہ ہو تو صبح شام فرج (کشادگی، فتح و نصرت و آل محمد کی حکومت) کی امید رکھنا اور اس بات کے ہر آن منتظر رہنا"۔

15۔ حضرت امام علیہ السلام کی توصیف بزبان پیغمبر اکرم

پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ

اَلمھدِیُّ طَاوُوسُ اَھلِ الجَنَّۃِ

(بحار الانوار، ج۱۵، ص۱۰۵ طرائف)

"مہدی (عج)..... والوں کے لئے طاووس ہیں"۔

16 حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کے شیعوں کی خوشحالی

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اِذَاقَامَ قَائِمُنَااَذھَبَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَن شیعَتِنَاالعَاھَۃَ وَجعَلَ قُلُوبَھُم کَزُبُرِالحَدیدِوَجعَلَ قُوَّ ۃَ الرَّجُلِ مِنھُم قُوَّۃَ اَربَعِینَ رَجُلاً وَیَکُونُونَ حُکَّامَ الاَرضِ وَسَنَامَھَا

(بحار الانوار ج۲۵، ص۳۱۶ خصال)

"جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی تمام پریشانیاں دور فرما دے گا اور ان کے دلوں کو فولادی ٹکڑے بنادے گا اور ان کے ایک مرد کی طاقت چالیس مردوں کے برابر بنادے گا اور ہمارے شیعہ پورے زمینوں کے حکمران ہوں گے اور وہی تو تمام اقوام وقبائل کے سردار ہوں گے"۔

17۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور علمی انقلاب

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اَلعِلمُ سَبعَۃٌوَعِشرُونَ حَر فاَفَجَ ◌میعُ مٰاجٰاءت بِہِ الرُّسُلُ حَرفٰانِ فَلَم یَعرِ فِ النّٰاسُ حَتّٰی الیَو مِ غَیرَ الحَر فَینِ فَاِذٰاقَامَ قٰائِمُنٰااَخرَجَ الخَمسَۃَ وَالعِشرِینَ حَر فاًفَبَثَّھٰافِی النَّاسِ وَضَمَّ اِلَیھَاالحَرفَیْنِ حَتّٰی یَبُثَّھٰاسَبعَۃَ وَعِشرِینَ حَرفاً

(بحار الانوار ج۲۵، ص۳۳۶ خرایج راوندی)

"علم ستائیس حروف ہے تمام رسول جس مقدار میں علوم لے کر آئے وہ سب دو حرف ہیں جب سے انسان ہے آج تک اس نے جتنی علمی ترقی کی ہے وہ دو حرفوں ہی کے گرد گھومتی ہے اور جس وقت ہمارے قائم (علیہ السلام) قیام کریں گے تو آپ علیہ

السلام علم کے باقی پچیس حروف کو بھی منظر عام پر لے آئیں گے اوران سب کو لوگوں میں عام کردیں گے دوحروف کے ہمراہ پچیس حرف مل کر ایک بہت بڑا علمی انقلاب بپا ہو جائے گا(جس کا کسی کو تصور تک نہ ہے)"۔

18۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورعدالت کانفاذ

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اَذَاقَامَ قَائِمُ اَهلِ البَیتِ قَسَّمَ بِالسَّوِیَّةِ وَعَدَلَ فِی الرَّعِیَّةِ فَمَن اَطَاعَهُ فَقَداَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن عَصَاهُ فَقَد عَصَی اللّٰهَ وَاِنَّمَاسُمِّیَ المَهدِیَّ لِاَنَّهُ یَهدی اِلیٰ اَمرٍخَفِیًّ

(بحارالانوارج۲۵،ص۰۵۳.غیبت نعمانی)

"جس وقت اہل البیت (علیہ السلام) کے قائم(علیہ السلام) قیام فرمائیں گے توآپ علیہ السلام تمام اموال کو برابری کی بنیاد پر تقسیم کریں گے اور رعیت (عوام) میں عدالت کانفاذ کریں گے بس جس کسی نے ان کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی آپ علیہ السلام کا نام مہدی(علیہ السلام) اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام پوشیدہ امرکی راہنمائی فرمائیں گے"۔

19۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) سے محبت کا اظہار

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

....بِاَبی وَاُمّیِ اَلمسَمّیٰ بِاسمِي وَالمکَنّيِ بِکُنیَتِي اَلسّابعُ مِن بَعديِ....

(بحارالانوارج۲۵،ص۹۳۱غیبت نعمانی)

"میرے ماں باپ اس ہستی پر قربان ہوجائیں کہ جس کا نام میرے نام کی مانند ہے، اور اس کی کنیت بھی میرے والی ہے اور میرے بعد وہ ساتویں نمبر پر ہیں"۔

20۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی ملاقات کاشرف

حضرت پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ

طُوبیِ لِمَن لَقِیَهُ وَطُوبیٰ لِمَن اَحَبَّهُ وَطُوبیٰ لِمَن قَالبِهِ

(بحارالانوارج۲۵،ص۹۰۳،عیون اخبار الرضا۷)

"بہت ہی خوش قسمت ہوگا وہ شخص جو اس سے (مہدی (علیہ السلام) سے) ملاقات کرے گا، اور سعادت ہے اس کے واسطے جو ان سے محبت کرے گا اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو ان کی امامت کا قائل ہوگا"۔

21۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور قیامت

حضرت پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ

لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّیٰ یَقُومَ القَائِمِ الحَقُّ مِنَّاوَذٰلِکَ حِینَ یَاذَنُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ وَمَنتبِعَهُنَجیٰ وَمَنتخَلَّفَ عَنهُهلَکَ

(بحارالانوارج۱۵،ص۲۵،عیون اخبار الرضا۷)

"قیامت نہیں ہوگی مگر یہ کہ حق کو لے کر آنے والے قائم قیام کریں اور وہ قائم (علیہ السلام) ہم سے ہوں گے اور ان کا قیام اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ اسے اذن اور اجازت فرمائے گا جس کسی نے ان کی پیروی کی وہ نجات پاگیا اور جو ان سے پیچھے رہ گیا اور اس نے ان کا ساتھ نہ دیا تو وہ شخص ہلاک ہوگیا"۔

۲۲۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور مومنین کے آپس میں تعلقات

حضرت امام محمدباقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

اِذٰاقٰامَ القٰائِمُ جٰاءتِ المزٰامَلَةُ (المزٰایَلَةُ)وَیَاتی الرَّجُلُ اِلیٰ کِیْسِ اَخیهِ فَیَا خُذُحٰاجَتَهُ لٰا یَمنَعُهُ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۲۷۳،اختصاص)

"جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے تو اس وقت حقیقی برادری اور دوستی لوگوں کے درمیان قائم ہوجائے گی اور یہ پیار و محبت کی باہمی فضاء اس قدر ہوگی کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی ضرورت اور حاجت کے لئے رقم نکال لے گا اور وہ اسے نہیں روکے گا"۔

23۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آسمان وزمین کی برکات

حضرت امیرالمومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

لَو قَقامَ قاءِمُنا لَاَ نزَلَتِ السَّماءُ قَطرَھاوَلَاَخرجَتِ الاَرضُنباتَھاوَلَذَھبَتِ الشَّحناُ مِن قُلُوبِ العِبادِ وَاصطَلَحَتِ السَّباعُ وَ البَھائِمُ حَتّیتم شِی المرَۃُ بَینَ العِراقِ اِلَی الشّامِ لاتَضَعُ قَدَمیھااِلّا عَلَی النَّباتِ وَعَلیٰ رَا سِھا زِبیّلُھا (زینَتُھا)لایُھَیّجُھاسَبُع وَلَاتَخافُہُ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۶۱۳خصال)

"اگرہمارے قائم(علیہ السلام)کاقیام ہوجائے تواس وقت آسمان اپنی بارشیں برسادے گا اور زمین اپنی برکات نکال دے گی خوشحالی ہوگی،زراعت کثرت سے ہوں گی،خداوندکے بندگان کے دلوں سے نفرتیں اورکینے ختم ہوجائیں گے،جانوروں اوردرندوں کے درمیان صلح وصفاقائم ہوجائے گی،اس حدتک زمین پرسبزہ اورشادابی ہوگی کہ عراق سے ایک عورت چلے گی شام تک جہاں بھی قدم رکھے گی اس کاہرقدم سبزہ اورآبادزمین پرپڑے گاجب کہ اس کی آرائش کاسامان اس کے ساتھ ہوگااسے نہ توکوئی درندہ خوف زدہ کرے گااورنہ ہی کوئی انسانوں سے اس کی طرف غلط نگاہ ڈالے گاوہ بے خوف وخطریہ سفرکرے گی"۔

24۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)اوردستورالٰہی

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

یُوحیٰ اِلَیہِ فَیَعمَلُ بِالوَحیِ بِاَ مرِاللّٰہِ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۰۹۳)

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کی جانب الہام ہوگااورآپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس الہام اورارشادات کے مطابق عمل کریں گے جوانہیں اللہ کی طرف سے ملیں گے یعنی حضرت امام مہدی(علیہ السلام)اپنامکمل دستوراللہ تعالیٰ سے لیں گے اوراسے عملی جامہ پہنائیں گے"۔

25۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)اورزمین پررونقیں

فَاِذاخَرَجَ اَشرَقَتِ الاَرضُ بِنُورِرَبِّھاوَوَضَعَ میزانَ العَدلِ بَینَ النّاسِ فَلَا یَظلِمُ اَحَد اَحَداً

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۱۲۳،کمال الدین)

"پس جب زمین اپنے رب کے نور(حضرت امام مہدی(علیہ السلام)کے وجود)سے چمکے گی جس وقت حضرت امام مہدی(علیہ السلام)خروج کریں گے تواس وقت زمین اپنے رب کے نورسے روشن ہوجائے گی،اورہرطرف آبادی ہوگی،عوام کے درمیان عدالت کاترازولگائیں گے،کوئی ایک بھی دوسرے پرظلم وزیادتی نہ کرے گا"۔

26۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور انتظار

حضرت امیرالمومنین (علیہ السلام) نے فرمایاکہ

اِنتَظِرُواالفَرَجَ وَلَاتیَسُوامِن رَوحِ اللہِ فَاِنَّ اَحَبَّ الاَعمٰالِاِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ اِنتِظٰارُالفَرَجِ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص ۳۲۱،خصال)

"تم سب فرج (آل محمد کی حکومت کے قیام) کی انتظار کرنا، اور اللہ کی رحمت اور کرم کے بارے مایوس نہ ہوجانا کیونکہ اللہ کے ہاں سارے اعمال میں محبوب ترین عمل انتظار فرج (آل محمد کی حکومت کی انتظار کرنا) ہے"۔

27۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور صبر

اِنتظٰارُالفَرَجِ بِالصَّبرِ عِبٰادَۃ

(بحارالانوار ج۲۵،ص ۵۴۱،دعوات راوندی)

"انتظار فرج (آل محمد کی حکومت کی انتظار) صبر اور حوصلہ سے کرنا عبادت ہے"۔

28۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زکات

حضرت امام محمدباقر (علیہ السلام) نے فرمایاکہ

اِذٰاظَھَرَ القٰائِمُ....یُسَوّی بَینَ النّٰاسِ حَتّیٰ لٰاتَریٰ مُحتٰاجاًاِلَی الزَّکٰاۃِ....

(بحارالانوار ج۲۵،ص ۰۹۳)

"جس وقت قائم ظہور فرمائیں گے....تو آپ علیہ السلام لوگوں کے درمیان برابری کریں گے، کسی پر زیادتی نہ ہوگی، سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہوگا (سب کا انکا حق ملے گا) تمہیں اس دور میں ایسا محتاج نہ ملے گا جو زکات لینے کا حقدار ہو"۔

29۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور امام محمدباقر (علیہ السلام) کی آرزو

حضرت امام محمدباقر (علیہ السلام) نے فرمایاکہ

اِنّی لَواَدرَکتُ ذٰلِکَ لَاَ بقیتُنَفسي لِصٰاحِبِھٰذَاالاَمرِ

(بحارالانوار ج۲۵،ص ۳۴۲،غیبت نعمانی)

"اگرمیں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے دور کو پالوں تو میں ان کی خدمت میں رہنے کے لئے خود کو آمادہ رکھوں اور اپنی زندگی کی ان کی خاطر حفاظت کروں"۔

30۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی حکومت کے لئے تیاری

حضرت پیغمبر اکرم نے فرمایا کہ

يَخرُجُ اُنَاس مِنَ المِشرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلمَهدِیِّ سُلطَانَهُ

(بحارالانوار، ج۱۵، ص۷۸، کشف الغمۃ)

"مشرق سرزمین سے لوگ اٹھیں گے جو حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے واسطے بننے والی حکومت کے لئے زمین ہموار کریں گے اور آپ کی حکومت کے قیام کے لئے حالات کو سازگار بنائیں گے"۔

31۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور خواتین میں علم و حکمت کی فراوانی

حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

تُئوتَونَ الحِكمَةَ فی زَمَانِهِ حَتّیٰ اَ نَّ المرا ۃ لَتَقضی فی بَیتِهَا بِکِتَابِ اللهِ تَعَالیٰ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ

(بحارالانوار، ج۲۵، ص۲۵۳، غیبت نعمانی)

"تم سب کو (حضرت اما مہدی (علیہ السلام)) کے دور میں حکمت اور دانائی دے دی جائے گی (اس وقت علم و دانش اس قدر عام اور بلند ہوگا) کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت کے مطابق فیصلے دے گی"۔

32۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی غیبت میں ذمہ داریاں

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اَنَّ لِصَاحِبِهٰذَاالاَمرِ غَیبَةً فَلیَتَّقِ اللّٰہَ عَبد عِند غَیبَتِهِ وَلیَتَمَسَّک بِدینِهِ

(بحارالانوار، ج۲۵، ص۵۳۱، غیبت نعمانی)

"حضرت صاحب الامر (علیہ السلام) کے واسطے ایک غیبت ہے، ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ غیبت کے زمانہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور اس پر عمل کرے دینی احکام بجالانے میں پابندی کرے"۔

۳۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ علیہ السلام کی معرفت کا فائدہ

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

اِعرِف اِمٰامَکَ فَاِنَّکَ اِذٰاعَرَفتهُلَم یَضُرَّکَتقدَّمَهٰذَاالاَمرُاَوتاَخَّرَ

(بحارالانوار، ج۲۵، ص ۱۴۱، غیبت نعمانی)

"اپنے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کرو کیونکہ جب تم اپنے امام علیہ السلام کی معرفت حاصل کرلو گے تو پھر آپ علیہ السلام کے لئے فرق نہیں کرنا کہ آپ علیہ السلام کا ظہور جلدی ہو یا آپ علیہ السلام کا ظہور دیر سے ہو"۔

34۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے جذبات

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے جب حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بارے میں کسی نے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ

اَلٰاوَلَواَدرَکتُهُ لَخَدَمتُهُ اَیّٰامَ حَیٰاتی

(بحارالانوار، ج۱۵، ص ۸۴۱، غیبت نعمانی)

"وہ میں نہیں ہوں لیکن اگر میں ان کے زمانہ کو پالوں تو میں اپنی پوری زندگی ان کی خدمت میں گزاردوں"۔

35۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کا دیدار

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا کہ

مَن قٰال بَعدَصَلٰوةِ الفَجرِوَبَعدَصَلٰوةِ الظُّهرِ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍوَالِمحَمَّدٍوَعَجِّل فَرَ جَهُم" لَم یَمُت حَتّیٰ یُدرِکَ القٰائِمَ مِن ال مُحَمَّدعَلَیهِمُ السَّلاٰمُ

(سفینة البحار، ج۲، ص۹۴)

"جو شخص صبح اور ظہر کی نمازوں کے بعد اس طرح درود پڑھے "اللھم صل علی محمد وآل محمد و عجل فرجھم" تو وہ شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک حضرت قائم آل محمد (علیہ السلام) کو پا نہ لے گا یعنی اسے حضرت علیہ السلام کا شرف ملاقات ضرور ہوگا"۔

36۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زمانہ جاہلیت کی موت

حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

مَن مٰاتَ وَلَم یَعرِفهُ مٰاتَ مِیتَۃً جٰاھِلِیَّۃً

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۶۱،کمال الدین)

"جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)کی معرفت نہ رکھتا ہوتو گویا وہ جہالت اور کفر کی موت مرا"۔

37۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اور آپ کے ناصران میں خواتین

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

وَیجی ئُ وَاللّٰہِ ثَلاٰثُ مِاءةٍ وَبِضعَۃُ عَشَرَ رَجُلاً فیھِمُ خَمسُونَ اِمرَاَ ۃً یَجتَمِعُونَ بِمَکَّۃَ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۳۲۲،تفسیر عیاشی)

"خدا کی قسم مکہ میں تیس سو سے کچھ اوپر مردمکہ میں حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے گرد اکھٹے ہوں گے اور ان کے ہمراہ پچاس خواتین بھی ہوں گی"۔

38۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام)اور مدد کی فراہمی

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ

لِیُعِدَّ(نَّ)اَحَدُکُم لِخُرُوجِ القٰائِمِ وَلَوسَھماًفَاِنَّ اللہَ اِذَاعَلِمَ ذٰلِکَ مِن نِیَّتِہِ رَجَوتُ لِئلاً یُنسِی ء فی عُمرِہِ یُدرِکَہُ وَیَکُونَ مِن اَعوٰانِہِ وَ اَنصٰارِہِ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۶۶۳،غیبت نعمانی)

"آپ میں سے ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ حضرت قائم(علیہ السلام) کے خروج کے وقت ان کی مدد کرنے کے لئے اسلحہ حاصل کرے اگرچہ وہ اسلحہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہوگا کیونکہ جب خداوند دیکھے گا کہ ایک شخص ....حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی مدد کے واسطے اسلحہ تک حاصل کرنے میں لگاہوا ہے تو خداونداس شخص کی عمر کو طولانی کرے دے گا تاکہ وہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کو پالے ، اورحضرت(علیہ السلام) کے ناصران اور مددگاروں سے قرار پائے (ظاہر ہے اس قسم کی آرزووہی رکھ سکتا ہے جودین پر مکمل عمل کرنے والاہوگا، اوراپنے آئمہ علیہ السلام کی سیرت کو اپنانے والاہوگا ایک بے عمل شخص سے نہ ایسی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کا ایساحال حقیقت میں ہوسکتا ہے)"۔

39۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) اورآپ علیہ السلام کے اصحاب بننے کی آرزو

مَن سَرَّاَن یَکُونَ مِن اَصحٰابِ القٰائِمِ فَلیَنتَظِر وَلیَعمَل بِالوَرَعِ وَمَحٰاسِنِ الاَخلٰاقِ وَھُوَمُنتظِر فَاِن مٰاتَ وَقٰامَ القٰائِمُ بَعدَہُ کٰانَ لَہُ مِنَ الاَ جرِمِثلُ اَجرِ مَن اَد رَکَہُ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۰۴۱،غیبت نعمانی)

جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ حضرت قائم(علیہ السلام) کے ناصران سے بن جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ

۱۔ انتظار کرے(خود کو اپنے امام(علیہ السلام) کے واسطے ہروقت آمادہ رکھے)

۲۔ گناہوں کو چھوڑدے،تقویٰ اختیار کرے،پرہیزگار بنے۔

۳۔ اپنے اخلاقیات وعادات کو اچھا بنائے۔

ایسا شخص ہی حقیقی منتظرہے اگر ایسا شخص مرجائے اورحضرت قائم(علیہ السلام) کے ظہور کو نہ پا سکے تو اسے ایسے اجروثواب ملے گا جیسے اس نے خود اپنے امام علیہ السلام کا زمانہ پایا ہو"۔

40۔ حضرت امام مہدی(علیہ السلام)اورآپ کی انتظار کرنے کی فضیلت

حضرت امام جعفرصادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ

مَن مٰاتَ مِنکُم وَھُوَمُنتَظِر لِھٰذَاالاَمرِکَمَنھوَمَعَ القَائِمِ فی فُسطٰاطِہِ....لٰابَل کَمَن قٰارَعَ مَعَہُ بِسَیفِہِ....لٰاوَاللہِ اِلاّٰکَمَنِ استشہِمَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہِ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۶۲۱،محاسن)

"تم میں سے جو بھی اس حالت میں مرجائے کہ وہ حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی حکومت کا منتظر تھا تو وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت قائم(علیہ السلام) کے اپنے خیام میں وقت گزاردیا ہو....نہیں بلکہ وہ ایسے ہے جس طرح اس نے حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کے ہمراہ مل کر آپ علیہ السلام کے دستہ میں جنگ لڑی ہو،نہیں خدا کی قسم وہ تو ایسا ہے جس طرح وہ خودرسول اللہ کے ہمراہ جنگوں میں لڑا ہو اورآپ کے سامنے درجہ شہادت پایا ہو"۔

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے چالیس فرمودات

ان فراین کوآپ علیہ السلام کی توقیعات مبارکہ سے لیاگیاہے

۱۔ زمین کی آبادی

اَنَاالمھدِیُّ(وَ)اَنَاقَائِمُ الزَّمَانِ،اَنَاالَّذی املأُ ھَاعَد لاًکَمَامُلِءت جَو راًء،اِنَّالاَرضَ لاتَخ لُومِن حُجَّةٍ وَلَایَب قَی النَّاسُ فی فَترَةٍوَھٰذِہِ اَمَانَة لاتُحَدَّث بِھَااِلاَّاِخوانَکَ من اَھلِ الحَقَّ۔ (کمال الدین، ص۵۴۴)

"میں مہدی (علیہ السلام) ہوں اور میں ہم قائم الزمان (علیہ السلام) ہوں، میں زمین کوعدالت کے نفاذ سے اس طرح آبادکردوں گاجس طرح وہ مجھ سے پہلے ظلم و ستم سے ویران ہوچکی ہوگی، بلاشک زمین حجت (ایسی ہستی جواللہ کے بندگان میں اللہ کی طرف سے ہدایت دینے کے واسطہ موجودہو) سے خالی نہیں ہوتی، اورلوگ بے سرپرست کسی بھی لمحہ کے لئے نہیں رہتے یہ بات امانت ہے اسے تم اپنے بھائیوں میں پہچاناجواہل حق ہیں (حق کاساتھ دینے والے ہیں)"۔

۲۔ اللہ کابقیہ

اَنَابَقِیَّةُ اللّٰہِ فی اَرضِہِ،وَالمُنتَقِمُ مِن اَعدٰائِہِ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۴۲،کمال الدین)

"میں اللہ کااللہ کی زمین میں بقیہ (ذخیرہ)ہوں اوراللہ کے دشمنوں سے انتقام لینے والاہوں"۔

۳۔ قائم آل محمد

اَنَاالقَائِمُ مِن المحَمَّدٍ" صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہِ"اَنَاالَّذی اَخرُجُ فی آخَرِالزَّمَانِ بِھٰذَاالسَّیفِ وَاَشَارَاِلَیھِفَا مَلأُ الاَرضَ عَدلاًوَقِس طاًکَمَامُلِءت جَوراًوَظُلماً

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۱۴،کمال الدین)

"میں قائم آل محمد ہوں....میں آخری زمانہ میں اس تلوار کے ہمراہ خروج کروں گا(یعنی میرا قیام مسلحانہ ہوگا)میں زمین کوعدالت اورانصاف کے نفاذسے بھردوں گا(آبادکردوں گا) جس طرح زمین ظلم وجورسے بھرچکی ہوگی (ویران ہوچکی ہوگی)"۔

۴۔ شیعوں کی مشکلات

اَنَاخَاتَمُ الاَوصِیَائِ وَبی یَدفَعُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ البَلَائِ عَن اَھلیٰ وَ شیعَتی

(کمال الدین،ص۱۴۴)

"میں خاتم الاوصیاء علیہ السلام ہوں اللہ عزوجل میرے وسیلہ سے میرے خاندان اورمیرے شیعوں کے مصائب اور مشکلات کوٹال دے گا"۔

۵۔ اللہ سے رشتہ داری

لَیسَ بَینَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَبَینَ اَحَدٍقَرَابَۃ وَمَن اَنکَرَنی فَلَیسَ مِنّی وَسَبیلُہُ سَبیِلُ ابنِ نُوحٍ علیہ السلام (کمال الدین ص۴۸۴)

"اللہ عزوجل اور(اس کی مخلوق میں سے)کسی ایک کے5 درمیان کسی قسم کی رشتہ داری موجود نہیں ہے بس جس کسی نے میراانکارکیا(مجھے امام علیہ السلام تسلیم نہ کیا)وہ مجھ سے نہیں ہے(اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے)اس کاانجام وہی ہوگاجوحضرت نوح(علیہ السلام)کے بیٹے کاہوا(بظاہریہ فرمان سادات برادری کے لئے ہے کیونکہ سادات ہی آپ کاخاندان ہے اور ان کی آپ سے رشتہ داری ہے اورآپ سادات خاندان کے بزرگ اور سربراہ ہیں،تمام طورپرسادات کے ہاں یہ بات سمجھی جاتی ہے،آج بھی ایساہے اورکل بھی ایساتھا بلکہ روایات سے واضح ہوتاہے کہ خودآئمہ(علیہ م السلام)کے اپنے زمانہ بھی ایسی سوچ موجودتھی کہ جوسید ہے خاندان اہل البیت(علیہ م السلام)سے ہے جس کی آئمہ معصوبین(علیہ م السلام)سے رشتہ داری ہے وہ توبخشاجائے گا،اس نے توجنت ہی میں جاناہے،جہنم اس پرحرام ہے چاہے وہ منکرخداہو،فقط خاندانی نسبت اسے ہلاکت سے بچالے گی،حضرت ولی العصرامام زمانہ علیہ السلام(عج)نے اسی بات کوواضح کیاہے کہ نسبت کافی نہیں،وگرنہ حضرت نوح(علیہ السلام)کابیٹاغرق نہ ہوتا،عقیدہ ناقص ہونااورپھرعقیدہ کے تقاضاپرپورا اترنا ضروری ہے اس لئے آپ(علیہ السلام)نے فرمایاکہ جس نے میرا انکارکردیایعنی مجھے امام علیہ السلام تسلیم نہیں کیاچاہے وہ سیدہی کیوں نہ ہواس کامجھ سے تعلق نہیں ہے اس کاانجام نوح(علیہ السلام)کےبیٹے والاہے،اس مضمون کی روایت اورآئمہ علیہ السلام سے بھی ہے)"۔

۶۔ سرکشوں کی بیعت

اِنّیِ اَخرُجُ حینَ اَخرُجُ وَلَابَیعَۃَ لِاَحَدٍمِنَ الطَّوَاغیتِ فی عُنُقیِ

(کمال الدین، ص۵۸۴)

"میرا خروج اور قیام جس وقت ہوگا اور جس میں حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے اٹھوں گا تو اس وقت میرے اوپر سرکشوں اور ظالموں میں سے کسی ایک کی بیعت نہ ہوگی یعنی میں کسی ظالم حکمران کی حکومت کے تابع نہ رہا ہوں گا، کسی سرکش کا حکم میرے اوپر لاگو نہ رہا ہوگا، اور نہ ہی کسی ظالم کا حکم وفیصلہ میرے اوپر جاری ہوگا (جیسا کہ میرے آباو اجداد کے بارے ہوتا رہا ہے)"۔

۷۔ غیبت کے دوران

اَمّاوَجهُ الاِنتفاعِ بی فی غَیبَتِی فَکَالاِنتِفاعِ بِاالشَّمسِ اِذاغَیَّبَهاعَنِ الاَب صارِ السَّحابُ....

(کمال الدین، ص۵۸۴)

"البتہ میری غیبت کے زمانہ میں مجھ سے عوام کو فائدہ اس طرح پہنچے گا جس طرح سورج بادلوں کی اوٹ میں چلا جائے تو اس کے فوائد زمین والوں کو حاصل ہو رہے ہوتے ہیں"۔

۸۔ زمین والوں کے لئے امان

اِنّي لَاَ مان لِاَهل الاَرضِ کَمااَنَّ النُّجُومَ اَمان لِاَهلِ السَّمٰائِ

(کمال الدین، ص۵۸۴)

"بلاشک میں زمین والوں کے واسطے اس طرح امان ہوں جس طرح ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں)"۔

۹۔ حجت کا وجود

اِنَّالاَرضَ لاتَخلُومِن حُجَّةٍ اِمّاظاهِراًوَاِمّامَغمُوراً

(کمال الدین، ص۱۱۵)

"بتحقیق زمین حجت سے خالی نہیں ہوتی یا تو وہ حجت ظاہر اور موجود ہوگی یا وہ غائب و پوشیدہ ہوگی"۔

10۔ مشیت خدا

قُلُوبُنَااَوعِيَة لِمَشِيَّةِ اللّٰہِ فَاذٰاشٰاءِشِئنٰا

(بحارلانوار،ج۲۵،ص۱۵، غیبت شیخ)

"ہمارے دل اللہ کی مشیت اور ارادے کے ظروف ہیں پس جب اس کا ارادہ ہوتا ہے تو ہم ارادہ کرتے ہیں جو وہ چاہتا ہے تو ہم ہم وہی چاہتے ہیں جو اس کی مرضی ہوتی ہے تو ہماری وہی مرضی ہوتی ہے"۔

۱۱۔ حق

وَلیَعمُوااَنَّ الحَقَّ مَعَنَاوَفِینَاالاٰیَقُولُ ذَلِکَ سِوٰانٰااِلاّٰکَذّٰاب مُفتَرٍوَلاٰیَدَّعِیہِ غَیرُنَااِلاَّضَالغَوِیَ

(کمال الدین،ص۱۱۵)

"آپ سب پر یہ بات واضح رہے کہ بتحقیق حق ہمارے ساتھ اور ہمارے اندر ہے ہمارے علاوہ حق کسی جگہ پر نہیں ہے ہمارے علاوہ جو بھی یہ بات کرے کہ حق اس کے پاس ہے تو ایسا شخص جھوٹا ہے افتداء پردانو ہے، اور ہمارے سوا جو بھی اس بات کا دعویدار ہوگا وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہی سے دھکیلنے والا ہوگا"۔

12۔ حق کا غلبہ اور باطل کا خاتمہ

وَاِذَااَذِنَ اللّٰہُ لَنَافِی القَو لِ ظَھَرَالحَقُّ وَاضمَحَلَّ البَاطِلُ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۹۶، غیبت شیخ)

"جس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی تو اس وقت حق واضح ہو جائے گا اور باطل ویران ہو جائے گا"۔

13۔ لاتعلقی کا نتیجہ

کُلُّ مَننَبرأُ مِنہُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبرأُ مِنہُ وَمَلاٰئِکَتَہُ وَرُسُلَہُ وَاَو لِیَاءہُ

(احتجاج ،ج۲،ص۴۷۴)

"ہر وہ شخص جس سے ہم برات کر دیں اور اس سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کر دیں تو بلا شک اللہ تعالیٰ فرشتے، اللہ تعالیٰ کے تمام رسول اور اس کے سارے اولیاء بھی ایسے شخص سے بیزار ہوں گے اور سب اس سے ایسا تعلق وربط توڑ دیں گے"۔

14۔ ازالہ شک

زَعَمَتِ الظَّلَمَةُ اَنَّ حُجَّةَ اللّٰہِ دٰاحِضَۃ لَواُذِنَ لَنافِی الکَلاٰمِ لَزَالاالشَّکُّ

(کمال الدین،ص۰۳۴)

"ظالموں کا خیال یہ ہے کہ اللہ کی حجت (نمائندگی) ختم ہوچکی ہے اگر ہمیں گفتگو کی اجازت دے دی جائے تو یہ سارا شک دور ہوجائے اور تمام پروپیگنڈے دم توڑدیں"۔

15۔ ہمارے اوپر ظلم کرنے والے

فَمَن ظَلَمَناٰکَانَ مِن جُملَۃِ الظّٰالِمیٖنَ وَکَانَ لَعنَۃُ اللّٰہ عَلَیہِ

(کمال الدین،ص۱۲۵)

"پس جس کسی نے ہمارے اوپر ظلم و ستم کیا ہے تو وہ ظالموں اور ستمگروں میں شامل ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے"۔

16۔ مخلوق پر ہمارا احسان ہے

اِنَّ اللّٰہَ مَعَناٰفَلَاٰفَاقَۃَ بِناٰاِلیٰ غَیرِہِ وَالحَقُّ مَعَناٰفَلَن یُوحِشَناٰمَن قَعَدَعَنّاٰوَنَحنُ صَناٰءِعُ رَبِّناٰوَالخَلقُ بَعدُصَناٰئِعُناٰ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۸۷۱،احتجاج)

"بلاشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے میں اللہ کے سوا کسی اور کی ضرورت بھی نہیں ہے اسی طرح حق ہمارے ہمراہ ہے لہٰذا ہمیں اگر کوئی چھوڑ کر چلا جائے تو اس سے ہمیں وحشت نہیں ہوتی ہم سب اللہ کی مخلوق اور اللہ کا ہمارے اوپر احسان ہے جب کہ ہمارے بعد اللہ کی ساری مخلوقات ہماری پروردہ احسان ہیں"۔

17۔ فرج و کامیابی کا وقت

اَمّٰاظُھُورُالفَرَجِ فَاِنَّہُ اِلَی اللّٰہِ "تعالیٰ ذِکرُہُ" وَکَذِبَ الوَقّٰاتُونَ

(کمال الدین،ص۴۸۴)

"بہرحال فرج (ہمارے حکومت کا ظہور) کاظہور اور ہمارے کامیابی و کامرانی تو اس کا معاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے جب وہ چاہے گا تو ہوگا ظہور کے وقت کو معین کرنے والے لوگ جھوٹ ہیں"۔

18۔ ظہور کی نشانی

عَلامَةُ ظُهُورِاَمرِیکَثرَۃُ الھَرَجِ وَالمرجِ وَالفِتَنِ

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۰۲۳، غیبت شیخ)

"ظہور کی نشانی یہ ہے کہ بدامنی ہوگی، بے چینی ہوگی، پریشانی ہوگی، فتنے ہوں گے، فساد ہوگا، دہشت گردی عام ہوگی"۔

19۔ دعاء

اَکثِرُوالدُّعاء بِتَعجیلِ الفَرَجِ فَاِنَّ ذَلِکَ فَرَجُکُم

(کمال الدین، ص۵۸۴)

"فرج جلدی ہونے کے واسطے دعا بہت زیادہ کرو کیونکہ اسی میں تمہارے لئے فرج (کامیابی، سکون، آرام) ہے"۔

20۔ سوال کرنا

فَاَغلِقُوااَبوابَ السَئوالعَمّالاٰ یَعنیکُم وَلاَتَتَکَلَّفُواعِلمَ مَاقَد کَفَیتُم

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۲۹، احتجاج)

"جن باتوں کا تم سے تعلق نہیں ہے اور تمہارے فائدے میں نہیں ہیں ان کے متعلق سوال کرنے کا سلسلہ بند کردو، لایعنی اور بے مقصد سوالات کرنے سے گریز کرو، اور اپنے آپ کو ایسے معلومات حاصل کرنے کی زحمت میں نہ ڈالو جن کی ذمہ داری تمہارے اوپر نہیں ڈالی گئی یعنی جس کا چاہنا تمہارے لئے ضروری نہیں تم ان کے بارے معلومات حاصل کرنے کے لئے خود کو مصیبت میں نہ ڈالو"۔

21۔ اسوہ

فِی ابنَۃِ رَسُولِ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ" لِی اُسوَۃ حَسَنَۃ

(بحارالانوار،ج۲۵،ص۰۸۱، احتجاج)

"رسول اللہ صلعم کی دختر گرامی قدر کے عمل و کردار میں میرے لئے اسوہ ہے بھی وہی ذات میر عملی زندگی کے لئے ماڈل اور نمونہ ہیں اور میرا.....وہی ذات ہے"۔

۲۲۔ نئے مسائل

اَمّاالحَوٰدِثُ الوٰقِعَۃُ فَارجِعُوافِیھٰااِلیٰ رُوٰاۃِ حَدیثِنَافَاِنَّھُم حُجَّتِي عَلَیکُم وَاَنَاحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیھِم

(کمال الدین،ص۴۸۴)

"بہرحال جونئے نئے مسائل تمہیں درپیش ہوں اورجدید مسائل سامنے آئیں تو ان کے بارے ہماری رائے معلوم کرنے کے لئے ان افراد کی طرف رجوع کرو جو ہمارے بیانات سے آگاہیں اورہمارے پیغامات اوراقوال کو سمجھتے ہیں،کیونکہ ان ہی افرادکو (جوہماری کلام سے واقف ہیں اورہمارے بیانات کوروایت کرتے ہیں)میں تمہارے اوپر حجت(واجب اطاعت،الٰہی نمائندہ)قراردیاہے اورمیں ان پراللہ کی طرف سے حجت (اللہ کانمائندہ) ہوں"۔

23۔ اللہ تعالیٰ کاتقویٰ

فَاتَّقُواللّٰہَ وَسَلِّمُو الَنَا وَرُدُّ والاَمرَ اِلَینٰا فَعَلَینَا الا صدٰارُ کَمٰاکَانَ مِنَّا الا یِرٰادُ وَلَاتُحٰاوِلُواکَشف مَاغُطِّیَ عَنکُم

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۹۷۱،احتجاج)

"بس تم سب اللہ کاتقویٰ اختیارکرواورہمارے سامنے تسلیم رہو،خودکوہمارے سپردکردو،ہماری ہربات کومان لو،اورتمام اموراورمعاملات کوہمارے سپردکردوبس یہ ہماراکام ہے کہ ہم تمہیں ہدایت کے چشمہ سے سیرات کریں،تمہیں بھٹکنے سے بچائیں احکام جاری کرناہمارکام ہے تمہیں ہدایت کے سرچشمہ پرلے جانابھی ہماراکام ہے وہاں سے سیرات کرکے نکالنابھی ہماراکام ہے،اورتم اس بات کوکھولنے کی ہرگزکوشش نہ کروجسے تم سے چھپا لیاگیاہے یعنی جس بات کوتم سے مخفی رکھاگیاہے اسے کھولنے کی کوشش مت کرو"۔

24۔ اذیت

قَد اٰذٰانَاجُھَلاٰئُ الشّیِعَۃِ وَحُمَقَاوُ ھُم وَمَن دِینُہُ جَنٰاحُ البَعُوضَۃِ اَرجَحُ مِنہ

(احتجاج،ج۲،ص۴۷۴)

"تین قسم کے شیعوں نے ہمیں اذیت پہنچائی ہے

۱۔جاہل،نادان،کم علم۔

۲۔احمق،بے وقوف،نفع ونقصان سے ناواقف۔

۳۔وہ حضرات جن کے نزدیک دین کی قدروحیثیت مچھرکے پرسے بھی کم ترہے"۔

25۔ دائیں، بائیں

وَلَاتَمِیلُواعَنِ الیَمِینِ وَلاتَعدِلُوااِلَی الیَسَارِوَاجعَلُواقصدَکُم اِلَینَابِالمَوَدَّۃِ عَلَی السُّنَّۃالوَضِحَۃِ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص ۱۷۹، احتجاج)

"نہ توتم دائیں طرف جاواورنہ ہی بائیں بازوکواپناوتمہارارخ اورقصدہماری جانب رہے تمہارسیدھارخ ہماری جانب ہو،اس کی بنیادہم سے مودت اوردوستی کوقراردو،یہی راستہ سیدھاہے جوروشن اورواضح ہے،دائیں بائیں مت جاو،صراط مستقیم جوکہ ہماری مودت پرقائم ہے اسی پرباقی رہو"۔

26۔ وحدت

۶۲ لَو اَنَّ اَشیَاعَنَاوَفَّقَھُمُ اللہُ لِطَاعَتِہِ عَلَی اجتِمَاعٍ مِنَ القُلُوبِ فِی الوَفَاءِ بِالعِھدِعَلَیھِم لَمَاتَاَ خَّرَعَنھُمُ الیُمنُ بِلِقَائِنَاوَلَتَعَجَّلَت لَھُمُ السَّعَادَۃُ بِمُشَاھَدَتِنَاعَلَی حَقَّ المَعرِفَۃِ وَصِدِ قِھَامِنھُم بِنَافَمَایَحبِسُنَاعَنھُم اِلَّامَایَتَّصِلُ بِنَامِمَّا نُکرِھُہُ وَلَانُوثِرُہُ مِنھُم

(بحارالانوارج۳۵،ص ۱۷۷، احتجاج)

"اگرہماراشیعہ (خداانہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطاءفرمائے)یکجان ہوتے اوراس بات پرسب کااتفاق ہوتاکہ جوعہدوپیمان(ہماری طرف سے)ان پرہے توپھرہماری ملاقات کی برکات ان سے موخرنہ ہوجاتیں اوران کے واسطے ہمارے حضوری دیداراورمشاہدہ کی سعادت بہت جلدی انہیں نصیب ہوتی اوروہ دیداربھی اس طرح جس طرح معرفت کاحق ہے اوروہ ہمارے حق کاعرفان رکھتے ہیں ان کی ہمارے ساتھ صدق ووفاہے....ہمیں ان سے ملاقات کے لئے کوئی بات نہیں روکتی مگران کی جانب سے انجام پائے جانے والے ایسے اعمال رکاوٹ ہیں جن اعمال کوہم ان سے ناپسندکرتی ہیں اورہم نہیں چاہتے کہ وہ اس قسم
کے اعمال بجالائیں ان کے اسی قسم کے اعمال ہیں جوحقیقت ہمارے اوران کے درمیان ملاقات اورحضوری مشاہدہ سے رکاوٹ لیں"۔

27۔ محبت کاحصول

فَلیَعمَل کُلُّ امرِیٍ مِنکُم! مَایَقرُبُ بِہِ مِن مَحَبَّتِنَاوَلیَتَجَنَّب مَایُدنِیہِ مِن کَرَاھِیَّتِنَاوَسَخَطِنَا۔

(بحارالانوار،ج۳۵،ص ۱۷۶احتجاج)

"تم میں سے ہرایک پریہ فرض ہے کہ وہ ایسا عمل انجام دے جواسے ہماری محبت کے قریب کردے،(یعنی عمل ایسا کریں کہ وہ عمل ہماری محبت کے حصول کاذریعہ بن جائے)اوردوری اختیارکریں ایسے عمل بجالانے سے جوہماری ناپسندیدگی اورناراضگی کا سبب بنے(یعنی ایسا عمل بجانہ لاسکیں کہ جس کی وجہ سے اسے ہماری ناراضگی اورناپسندیدگی کا سامنا کرناپڑے"۔

28۔ حالات کا علم

فَاِنَّایُحِیطُ عِلمُنَابِاَنبَائِکُم وَلاَیَعزُبُ عَنَّاشَیئٌ مِن اَخبَارِکُم

(بحارالانوار،ج۳۵،ص ۱۷۵احتجاج)

"ہم آپ کے حالات بارے مکمل طورپرآگاہیں اورہم سے تمہاری خبریں بالکل مخفی نہ ہیں ، ہم آپ کے ہرمسئلہ بارے آگاہیں اورآپ سے متعلق ہرچیزکوجانتے ہیں ہم سے آپ کا کچھ بھی مخفی نہ ہے"۔

29۔ رعایت وحفاظت

اِنَّاغَیرُمُه مِلِینَ لِمُرَاعَاتِکُم وَلَانَاسِینَ لِذِکرِکُم وَلَولَاذٰلِکَ لَنَزَلَ بِکُمُ اللَّا وٰائُ وَاصطَلَمَکُم الاَعدَائُ فَاتَّقُوااللّٰهِ جَلَّ جَلالُهُ وَظَاهِرُونَالِاِنتیاَشکُم مِن فِتنَةٍ قَد اَنَاخَت عَلَیکُم

(بحارالانوار،ج۳۵،ص ۱۷۵،احتجاج)

"بلاشک ہم نے تمہاری حفاظت اوررعایت کے معاملہ کوایسے نہیں چھوڑدیااورنہ ہی ہم تمہارے ذکرکوبھولے ہیں یعنی ہم تمہاری یادرکھے ہیں اورتمہاراخیال بھی ہے،تمہیں ہم نے بے سہارانہیں چھوڑدیا۔

اگرایسانہ ہوتاتوتمہارے اوپرہرطرف سے مصیبت اترتی،پریشانیوں میں تم گھرجاتے اور ستمگروں کے مظالم کی چکی میں پسے جاتے ،تمہارے دشمن تم پرغالب آجاتے اورتمہیں نابود

کردیتے پس تم سب پرلازم ہے کہ اللہ "جل جلالہ "کاتقویٰ اختیارکرنا"۔

30۔ رحمت اورمہربانی

لَولَامَاعِندَ نَامِن مَحَبَّةِ صَلَاحِکُم وَرَحمَتِکُم وَالاِشفَاقِ عَلَیکُم لَکُنَّاعَن مُخَاطَبَتِکُم فی شُغلٍ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص ۱۷۹)

"اگرہمیں تم سے محبت نہ ہوتی اوررتم پرہم مہربان اور شفیق نہ ہوتے اورہمیں تم سے ہمدردی نہ ہوتی اورہم تمہاری بہتری کانہ سوچتے توہم تم سے بات کرناہی چھوڑدیتے یعنی ہماراتم سے بات کرنااس بات کی نشانی ہے کہ ہم تم سے محبت کرتے ہیں تمہیں چاہتے ہیں، تمہاری خیر مانگتے ہیں، ہم تمہارے ہمدردہیں"۔

31۔ مشاہدہ

سَیَاتیِ(اِلیٰ)شیعَتیِ مَن یَدَّعِی المشَاهَدَةَ اَلاَفَمَنِ ادَّعَی المشَاهَدَةَ قبلَ خُرُوجِ السُّفیَانی وَالصَّیحَةِ فَهُوَ کَاذِب مُفترٍ

(کمال الدین،ص۶۱۵)

"عنقریب میرے شیعوں کے پاس ایسے افرادآئیں گے جویہ دعویٰ کریں کہ انہوں نے میرا(مشاہدہ)حضوری دیدارکیاہے آگاہ رہو!!جوشخص بھی سفیانی کے ضروج(ظہورسے چھ ماہ قبل شام کی سرزمین پرماہ رجب میں سفیانی کاانقلاب آئے گا)اورصیحہ (آسمان)سے یکدم زورداراورمعنی دارآوازکاسنائی دیناآنے سے پہلے مشاہدہ اورحضوری دیدارکادعویٰ کرے توایساشخص جھوٹاہے ،افتراءپردازہے"۔

(بعض علماءنے اس حدیث کے ذیل میں بیان کیاہے کہ اس فرمان سے مرادیہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے زمانہ میں جوشخص بھی امام مہدی(علیہ السلام)کی نمائندگی اورنیابت خاصہ کادعویٰ کرے تووہ جھوٹاہے اس کی بات نہ مانے)۔

32۔ اموال کھانا

مَن اَکَلَ مِن اَموَالِنَاشَیئاًفَاِنَّمَایَاکُلُ فی بَطنِهِنَاراًوَسَیَصلیٰ سَعِیراً

(کمال الدین،ص۱۲۵)

"جوشخص ہمارے اموال سے کچھ کھاجائے(بغیراجازت کے)توگویااس نے اپنے شکم میں آگ بھری ہے،ہمارامال حلال سمجھ کرکھانے کامطلب آگ کے انگاروں کونگلناہے، اورایساشخص بہت جلدجہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالاجائے گا"۔

۳۳۔ غیرکے مال میں تصرف کرنا

فَلاَیَحِلُّ لِاَحَدٍاَن یَتَصَرَّفَ مِن مَالغَیرِهِ بِغَی رِاذنِهِ

فَکَیفَ یَحِلُّ ذٰلِکَ فِي مَالِنَا

(کمال الدین، ص ۱۲۵)

"کسی ایک کے لئے ایسا جائز نہیں ہے کہ وہ کسی اور کے مال کو اس مال کے مالک کی اجازت کے بغیر اسے اپنے تصرف (استعمال) میں لے آئے جب ایسا ہے تو پھر کسی شخص کے لئے یہ کیسے جائز ہے کہ وہ (ہماری اجازتت کے بغیر) ہمارے مال میں تصرف کرے اور اسے اپنے استعمال میں لے آئے"۔

34۔ طہارت و پاکیزگی

اَمَّااَموٰالُکُم فَلاٰنَقبَلُهَااِلاَّلِتَطَهَّرُوافَمَن شَاء فَلیَصِل وَمَن شَاء فَلیَقطَع فَمَاآتَانِی اللّٰهُ خَیر مِمَّاآتَاکُم

(کمال الدین، ص ۴۸۴)

"جو اموال تم ہمارے پاس پہنچاتے ہو تو ہم آپ کے اموال کو فقط اس واسطے قبول کرتے اور وصول کر لیتے ہیں تاکہ تم پاکیزہ ہو جاو، طاہر بن جاو، پس جس کی مرضی آئے وہ اپنے اموال ہمارے پاس پہنچائے اور جس کا دل نہ چاہے وہ اپنے اموال ہمارے پاس نہ لائے، کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عطاء فرمایا ہے وہ اس سب سے بہتر ہے جو تمہیں اس نے عطاء کیا ہے"۔

35۔ نماز مغرب

مَلعُون ، مَلعُون ، مَن اَخَّرَالمِغرِبَ اِلیٰ اَنتشتَبِکَ النُّجُومُ ،مَلعُون مَلعُون ، مَن اَخَّرَ الغَدٰاۃَ اِلیٰ اَنتنقَضِیَ النُّجُومُ

(بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۵۱، غیبت شیخ)

"ملعون ہے، ملعون ہے، وہ شخص جو نماز مغرب کو اتنا تاخیر میں ڈال دے کہ تمام ستارے آپس میں جڑ جائیں، یعنی سب ستارے نظر آنے لگیں، اور وہ شخص بھی ملعون ہے، ملعون ہے جو نماز صبح کو اتنا تاخیر سے پڑھے کہ آسمان سے سارے ستارے غائب ہو جائیں"۔

36۔ دعا اور تسبیح کی فضیلت

فَاِنَّ فَضلَ الدُّعَاءِ وَالتَّسبِیحِ بَعدَالفَرَائِضِ عَلَی الدُّعَاءِ بِعَقِیبِ النَّوَافِلِ کَفَضلِ الفَرَائِضِ عَلَی النَّوَافِلِ....

(بحار الانوار، ج ۳۵، ص ۱۶۱، احتجاج)

"واجب نمازوں کے بعد دعاءاور تسبیح کی فضیلت اور برتری نوافل نمازوں کے بعد دعا اور تسبیح پڑھنے سے ایسے ہے جس طرح واجبات کی نوافل پڑھنے پر برتری ہے ،یعنی واجب نمازوں کے بعد دعا اور تسبیح پڑھ کر نوافل ادا کرو، ایسا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

37۔ سجدہ شکر

سَجدَۃُ الشُّکرِ مِن اَلزَمِ السُّنَنِ وَاَو جَبِہَا

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۱۶۱،احتجاج)

"سجدہ شکر ایسی سنتوں سے ہے کہ جس سنت کا ادا کرنا انتہائی ضروری ہے، اور سب سنتوں پر اس کی برتری ہے"۔

38۔ چھینک آنا

(العِطَاسُ)ھُوَاَمَان مِنَ الموتِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ

(بحارالانوار،ج۰۳،۲۵کمال الدین)

"ایک دفعہ چھینک کا آجانا تین دن کے واسطے موت سے امان ہے"۔

39۔ شیطان کی تذلیل ورسوائی

فَمَااُرغِمَ اَنفُ الشَّیطَانِ بِشَیئٍ مِثلِ الصَّلٰوۃِ فَصَلّھَاوَاَر غِم اَن فَ الشَّیطَانِ

(بحارالانوار،ج۳۵،ص۲۸۱احتجاج)

"نماز سے بہتر کوئی اور عمل نہیں ہے جو شیطان کو ذلیل ورسواء کرتا ہے،یعنی نماز کے ذریعہ شیطان کی ناک زمین پر رگڑی جاتی ہے اور اس کی بہت ہی تذلیل ہوتی ہے،پس تم نماز ادا کرو اور اس کے ذریعہ شیطان کے تکبر کی ناک کو خاک میں ملا دو اور اسے ذلیل کر کے رکھ دو"۔

40ہدایت

اِنِ استرَ شَدت اُر شِدت وَاِن طَلَبتَ وَجَدت

(بحارالانوار،ج۱۵،ص۹۳۳،کمال الدین)

اگر تم راہنمائی کے خواستار ہو گے تو تمہیں راہنمائی مل جائے گی اور اگر ہدایت چاہو گے تو تم ہدایت کو پا لو گے جو....پر تلاش کرنے والے اپنی گمشدہ متاع کو بالآخر پا لیتے ہیں۔

نظریہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے شیعوں پر ناروا اتہامات اور ان کے جوابات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللھم صل علی محمّد وال محمّد وعجل فرجھم والعن اعدائم

افسوس ناک امر

بہت ہی افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ بعض علماء اہل سنت بغیر تحقیق کئے شیعہ مسلک پر قائم مسلمانوں کی طرف غلط عقائد کی نسبت دے دیتے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ کی بجائے نفرتیں عام کرتے ہیں ۔ ان غلط بیانات میں ایک بیان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے عقیدہ سے متعلق ہے ۔

شیعہ مسلمانوں کی طرف غلط عقائد کی نسبت

کبھی توان علماءکی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اہل سنت امام مہدی علیہ السلام کے وجود کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن یہ امام مہدی علیہ السلام وہ نہیں ہے جو کنوئیں میں غائب ہوئے بلکہ وہ مہدی علیہ السلام نبی اکرم کی اولا د سے ہیں جو آخری زمانہ میں آئے گا کبھی یہ کہتے ہیں یہ وہ مہدی نہیں ہیں جس کا غالی شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں جو سرداب میں غائب ہوئے ، اور اب تک مسلسل وہ شیعہ اپنی سواریوں پر وہاں حاضر ہوتے ہیں اور اپنے امام کے سرداب سے باہر آنے کی انتظار کرتے رہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے مہدی باہر آجائیں ، اے مہدی علیہ السلام ! باہر تشریف لے آئیں۔

ابن خلدون کا اعتراض

اسی قسم کا اعتراض ابن خلدون نے اپنے مقدمہ کے صفحہ نمبر701پر کیا ہے ۔وہ کہتا ہے خصوصی طور پر بارہ امامی جو ان غالی شیعوں سے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے آئمہ سے بارھواں امام محمدبن الحسن العسکری ہے اور وہ اسے مہدی کا لقب دیتے ہیں اور وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا باہرواں امام علیہ السلام حلہ شہر میں جو، اُن کا گھر تھا اس کے سرداب میں داخل ہو گیا ہے اور وہ اس وقت غائب ہو گیا جس وقت ان کی ماں کو گرفتار کیا گیا اور ایسی جگہ پر غائب ہوا وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو کر زمین کو عدل و

انصاف سے بھر دے گا اور یہ علماء اس حدیث کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو الترمذی کی کتاب جو مہدی ءکے بارے ہے موجود ہے ۔۔۔۔۔۔ یہ لوگ اس مہدی علیہ السلام کی اس وقت انتظار کر رہے ہیں اور اسے منتظر کہتے ہیں اور ہر رات مغرب کی نماز کے بعد سرداب کے دروازے کے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے وہاں پر سواری بھی تیار رکھتے ہیں اور اس کے نام سے آواز دیتے ہیں اور پکارتے ہیں کہ وہ باہر آجائیں اور اسی سواری پر سوار ہوں یہ سلسلہ رات کے تھم جانے تک جاری رہتا ہے ۔

ابن خلدون نے مہدی کے بارے مفصل بحث کی ہے اور اہل سنت علماء جنہوں نے ابن خلدون کی روش کو اپنایئ۷ے ہوئے ان ہی فرسودہ اور غیر منطقی اعتراضات کو این محمد جمال الدین زیر بحث ہے (دیکھئے کتاب عمر امت مسلمہ اور ہرمجدون یا تیسری عالمی جنگ)۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے شیعوں کا عقیدہ

جو کچھ بعض علماء اہل سنت نے شیعوں کا عقیدہ امام مہدی علیہ السلام کے بارے بیان کیا ہے کہ وہ سرداب (تہہ خانے) میں غائب ہیں اور آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے کیا ایسا ہی ہے؟ یا امام مہدی علیہ السلام ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے اور انہوں نے آخری زمانہ میں پیدا ہونا ہے جیسا کہ بعض علماء اہل سنت کا خیال ہے؟

سب سے پہلے تو ہم یہ بتادیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نظریہ بہت ہی واضح اور روشن ہے اس بارے کسی قسم کا ابہام انہیں ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات اور آپ کی ولادت کے بارے متواتر احادیث موجود ہیں کہ مہدی جو آخری زمانہ کے امام ہیں وہ رسول اللہ کے بارہویں وصی ہیں نبی کے بیٹے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ کی اولاد سے ہیں، امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں، امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اس میں کسی قسم کا شک و شبہ موجود نہیں ہے حسن اتفاق یہ ہے کہ ان روایات کو علماء شیعہ اور اہل سنت کے نامور اور بزرگ علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور یہ سب روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں آپ کے اصحاب نے ان کو اپنی روایات میں بیان کیا ہے ۔ تمام اسلامی فرقوں میں یہ بات تسلیم شدہ ہے، فقط بات اتنی ہے کہ اگر بعض غیر شیعہ علماء ان باتون کو تسلیم کر لیں جبکہ وہ ان ڈھیر ساری روایتوں سے چشم پوشی بھی نہیں کر سکتے تو پھر وہ مجبور ہو جائیں گے کہ امامت اور خلافت کے بارے شیعوں کے عقیدے کو قبول کر لیں تو بہت سارے ان کے نظریات و عقائد کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا جس کو اپنی شناخت قرار دیتے ہیں اسی وجہ سے ان کے لئے اس بات کے سواء کوئی اور چارہ نہیں بچتا کہ وہ یہ نظریہ اپنائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کہ جس کے بارے اس قدر زیادہ احادیث نبویہ موجود ہیں انہوں نے ابھی پیدا ہونا ہے اور پھر شیعوں کے خلاف لایعنی قسم کی باتیں اپنی عوام میں مشہور کریں کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے بارہویں امام علیہ السلام تہہ خانہ میں چھپ گئے ہیں اور وہ لوگ تہہ خانے (سرداب) کے دروازے پر

سواری لے کرانتظار میں کھڑے رہتے ہیں ۔ اس قسم کی بات سوائے جھوٹ، افتراء اور تہمت کے اور کچھ نہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو کچھ وہ شیعوں کے بارے اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ ان کا حضرت امام مہدی علیہ السلام بارے اس قسم کا عقیدہ ہے تو اس بارے وہ شیعوں کی کتابوں سے کوئی دلیل پیش نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی کوئی واقعیت شیعہ محافل و مجالس سے لا سکتے ہیں اور نہ ہی سامرہ شہر میں اس قسم کا کوئی واقعہ دکھا سکتے ہیں ۔

شیعوں پر ناروا تہمت

ان علماء میں ذھبی جیسے لوگ بھی ہیں جو یہ لکھتے ہیں کہ محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام کے رافضہ(شیعہ) منتظر ہیں ان کا خیال ہے وہی مہدی علیہ السلام ہیں اور صاحب الزمان ہیں وہ سرداب میں غائب ہوئے اور ان کی ماں ان کے انتظار میں ہے اسی سے ملتی جلتی باتیں ابن خلدون نے کہی ہیں.....یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ شیعہ اس قسم کا عقیدہ ہرگز نہیں رکھتے پھر کس طرح انہوں نے شیعوں کی کتب احادیث اور امامت پر لکھی جانے والی کتابوں کو نظر انداز کر دیا جس میں واضح ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی غیبت صغریٰ کے ستر سالوں میں کئی مرتبہ اور کتنے سارے اپنے اصحاب سے ملے ہیں ان سے مسائل شرعیہ بیان کئے ہیں ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے ہیں یہ سب کچھ کتب احادیث میں موجود ہے۔

شیعہ محدث مرحوم الکلینیؒ نے اپنی کتاب الکافی میں جسے انہوں نے ایک ہزار سال قبل تحریر کیا اس کتاب میں ”باب الحجۃ“ میں ان لوگوں کے اسماء لکھے ہیں جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو خود دیکھا اور ان سے ملاقات کی ہے اسی طرح ایک اور شیعہ عالم محقق شیخ مفیدؒ نے اپنی کتاب الارشاد میں ان افراد کے بارے تحریر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے ابو جعفر محمد بن علی الصدوق نے اپنی کتاب کمال الدین میں بھی کچھ لکھا ہے اور اسی طرح کی سینکڑوں کتابیں اب تک شیعہ محققین و علماء کی منظر عام پر آچکی ہیں جن میں ان افراد کا تذکرہ موجود ہے جنہوں نے غیبت صغریٰ جو کہ ۷۰ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی اور جن کے پاس امام مہدی علیہ السلام نے خطوط بھیجے ان کے اسامی موجود ہیں اور غیبت کبریٰ میں بھی جن لوگوں نے آپ علیہ السلام سے ملاقات کی ان کے ناموں کا بھی ذکر موجود ہے اور غیبت کبریٰ میں جن علماء کے پاس حضرت امام مہدی علیہ السلام نے خطوط لکھے ان کے نام بھی موجود ہیں ۔

پس کہاں سے یہ نظریہ لایا گیا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ ان کے امام علیہ السلام سرداب (تہہ خانہ) میں داخل ہو گئے ہیں اور شیعہ آج تک اسی دروازہ پر کھڑے ہیں اور ان کے باہر آنے کا انتظار کر رہے ہیں یہ من گھڑت اور اوچھی قسم کی بات ہے جس کی نسبت شیعہ کی طرف دی گئی ہے جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

بے بنیاد تہمت

ان علماء کے تعصب اور ناروا اتہام کی انتہاء ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں بہت ہی ڈھٹائی سے لکھتے ہیں کہ وہ سرداب سامرہ میں ہے بعض نے لکھا ہے کہ وہ سرداب حلہ ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بغداد میں ہے.... ابن خلدون اور اس کے علاوہ ترمذی تک نے یہ لکھ ڈالا کہ شیعہ نماز مغرب کے بعد اپنے گھوڑے سدھائے حلہ شہر میں سرداب کے دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے ہوتے ہیں جب رات چھا جاتی ہے تو وہاں سے واپس چلے جاتے ہیں بعض نے لکھا ہے کہ طلوع فجر تک ایسا کرتے ہیں اور یہ کام ہر رات کرتے ہیں یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ عراق میں حلہ جو کہ شیعہ شہر ہے موجود ہے سامرہ بھی موجود ہے جو سنی آبادی کا شہر ہے اور شیعہ وہاں پر فقط اپنے آئمہ علیہ السلام (امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام) کی زیارات کے لئے جاتے ہیں ان مزارات کا کنٹرول خود اہل سنت کے پاس ہے اور بغداد میں بھی صدیوں سے شیعہ اور سنی اکھٹے زندگی گزار رہے ہیں، نجف شیعوں کا مرکز ہے وہاں بھی اہل سنت جاتے ہیں کہاں پر ایسا ہوتا ہے؟ اس کے کوئی آثار تک موجود نہیں ہیں اور نہ ہی شیعوں کا یہ عقیدہ ہے اور نہ ہی ان کی کسی کتاب میں اس قسم کی لغویات کا ذکر ہوا ہے یہ شیعوں سے سنی مسلمانوں کو دور کرنے کی سازش کے سوا، اور کچھ نہیں کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ مسلمانوں میں وحدت اور یکجہتی ایجاد کرنے کا وسیلہ ہے یہ لوگ اس عقیدہ کو مسلمانوں سے چھیننا چاہتے ہیں اور اسے مسلمانوں کے درمیان اختلافی بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ سے ہونا ہے کسی سرداب سے نہیں

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ مکرمہ سے ہوگا اور مسجد الحرام میں کعبۃ اللہ کے پاس حجر اسود والے کونے پر کھڑے ہو کر اس کا اعلان ہوگا اور یہ بات عالم اسلام کی مسلمہ روایات سے ہے اور شیعہ عقائد کی کتابیں اس بارے بھری پڑی ہیں پس ایک ایسی بات جس کی کوئی بنیاد ہی سرے سے نہیں ہے اس کی شیعہ کی طرف کیسے نسبت دیتے ہیں انتہائی تعجب ہے؟

اس بات کے جھوٹ ہونے پر یہی کافی ہے کہ اخبار الطوال کے مصنف فرمانی جس نے کہا کہ وہ سرداب بغداد میں ہے، ابن خلدون جس نے کہا کہ وہ سرداب حلہ میں ہے اور دوسروں نے کہا کہ وہ سرداب سامرہ میں ہے کسی نے اس سرداب کا حوالہ نہیں دیا بلکہ یہ کہہ دیا کہ وہ کسی کنوئیں میں غائب ہوئے ہیں یہ بات سچ ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے اسے بھولنے کی بیماری بھی لاحق ہوتی ہے انہوں نے ایک جھوٹ بولا ہے اور پھر اس جھوٹ پر کوئی سند بھی پیش نہیں کی اپنی جھوٹی بات کو سچ بنانے کے لئے کئی اور جھوٹ بولے ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے اہل سنت کا عقیدہ بھی شیعہ والا ہے

ا۔ سچ تو یہ ہے کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام محمد بن الحسن العسکری بن علی الہادی علیہ السلام بن محمد النقی علیہ السلام بن علی رضا بن موسیٰ الکاظم علیہ السلام بن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام بن علی زین العابدین علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ ہیں اور آپ شیعوں کے گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام کے بلا فصل بیٹے ہیں اور یہی سلسلہ نسب رسول اکرم سے مروی ہے مضبوط اور مستند احادیث ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا (دیکھیں ینابیع المودۃ، للقندوزی الحنفی، تذکرہ الخواص، ابن الجوزی، المہدی الموعود، تاریخ بعد الظہور، منتخب الاثر، عقیدۃ المہدی، الشمس المختفیہ)

اور سب سے اہم اور بنیادی حوالہ جس پر علماء اہل سنت کا اعتماد ہے وہ حافظ امام، ابو نعیم الاصفہانی کی کتاب اربعین ہے ابو نعیم کی تاریخ وفات ۴۳۰ ہجری قمری ہے جس میں انہوں نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے چالیس احادیث صحیحیہ درج کی ہیں اور لکھا ہے کہ آپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں اسی طرح فرائد السمطین اہل سنت کی ایک اور کتاب ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

قیامت سے پہلے اہم واقعہ

احادیث میں واضح بیان ہوا ہے کہ قیامت سے پہلے امام مہدی علیہ السلام کا خروج ضرور ہوگا اور وہ آخری امام ہیں، بارہویں امام ہیں، خلفاء راشدین سے بارہویں ہیں، خود رسول اللہ نے ان کا نام و نسب بیان کیا ہے، ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے، سامرہ شہر میں، امام علی نقی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں پانچ سال کی عمر میں آپ علیہ السلام کے باپ علیہ السلام شہید کر دیے گئے آپ علیہ السلام نے اپنے باپ علیہ السلام کی نماز جنازہ مجمع عام میں پڑھائی اور پھر اس وقت کے حکمران آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتے تھے آپ علیہ السلام اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور اسی طرح آپ اپنے مخالفین سے غائب ہو کر کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے۔

خداوند نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کی حفاظت فرمائی اور حکمران آپ کو تلاش نہ کر سکے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کے گھر کو مسمار کر دیا، بعد میں ایک عباسی خلیفہ نے اس گھر کے آثار میں سے تہہ خانہ جو باقی تھا اس تہہ خانہ (سرداب) کو یادگار کے طور پر تعمیر

کردیا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر کی یاد باقی رہے اور یہ کہ یہی وہ جگہ تھی جہاں حضرت اما م مھدی علیہ السلام متو لد ہوئے تھے اور اس جگہ ان کا گھر تھا ، اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے ۔

علماء اہل سنت کی بہت بڑی تعداد شیعہ عقائد کی تائید کرتی ہے

حضرت امام مھدی علیہ السلام کے بارے جو شیعہ کا عقیدہ ہے اسی عقیدے کی تائید بہت سارے علماء اہل سنت نے کی ہے۔ اس بارے تفصیلی بحث کو آپ "موسوعۃ الامام مہدی علیہ السلام ج 1 ص 26 سے ص 41 تک ملاحظہ کرسکتے ہیں ۔

ہم اس جگہ ان علماء اہل سنت کی ایک فہرست دیتے ہیں جن کا عقیدہ کہ امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام عسکری کے فرزند ہیں جو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور وہ اس وقت غائب ہیں ، آخری زمانہ میں کعبۃ اللہ مکہ مکرمہ سے ظہور فرمائیں گے اور ان میں بعض نے حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات بھی کی ہے ان سب کا عقیدہ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق وہی ہے جو شیعوں کا ہے ، اب جبکہ وہ علامات اور نشانیاں یکے بعد دیگرے پوری ہوتی جارہی ہیں جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہونا ہیں تو پھر ہمیں اختلافی نظریات کو عوام میں پھیلانے کی بجائے فریقین میں متفق علیہ عقائد کو عام کرنا چاہیے اور اس بڑے واقعہ کے لئے خود کو آمادہ کرنا چاہیے ۔

علماء اہل سنت اور مشائخ صوفیا ء کی فہرست

عرفاء اور صوفیائے کرام کی فہرست ملاحظہ ہو جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو شیعوں کا ہے۔

ا ۔ حافظ امام ابو نعیم اصفھانی ۔ ۲۔ کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی ولادت 583ھ مطالب المسول ،۳۔ الحافظ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی ، کتاب البیا ن فی اخبار صاحب الزمان ق ۔ ۴۔ ابن الصباغ الما لکی ،کتاب صاحب الفصول المھمہ ۔۵۔ السبط ابن الجوزی ، کتاب تذکرہ الخواص ۔ ۶۔ الشیخ محی الدین بن العربی فتوحات المکیہ باب ۳۶۶ یہ باب حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔۷۔ الشیخ عبدالوھاب الشعرانی، کتاب البواقیت والجواھر۔۸۔ الشیخ حسن العراقی۔۹۔ الشیخ علی الخواص۔ ۰۱۔ الشیخ عبدالرحمن الجامی۔ ۱۱۔ الحافظ محمد البخاری۔ ۲۱۔ ابن الفوارس الرازی اپنی کتاب اربعین احادیث۔ ۳۱۔ سید جمال الدین المحدث۔ ۴۱۔ الحافظ احمد البلاذری۔ ۵۱۔ ابن الخشاب البغدادی۔ ۶۱۔ ملک العلماء دولت آبادی۔ ۷۱۔ الشیخ متقی الھندی ، کتاب کنز العمال۔ ۸۱۔ ابن روزبھان شیرازی۔ ۹۱۔ التابع الدین لله لعباسی۔ ۰۲۔ شیخ سلمان القندوزی ،کتاب ینا بیع المودۃ۔ ۰۲۔ صرح الدین الصفوی۔ ۲۲۔ الشیخ قطب مدار۔ ۳۲۔ الشیخ عبد الرحمن البسطامی۔ ۴۲۔ الشیخ

عبد الرحمن صاحب مرآۃ الاسرار۔۵۲۔ الشیخ سعد الدین الحموی۔۶۲۔ الشیخ عطار تتایوری ۷۲۔ الشیخ صدو لادین القونوی۔۸۲۔ الشیخ عامر البقرفی۔۹۲۔ الشیخ صدر الدین القونوی۔۰۳۔ شیخ جلال الدین الرومی۔۱۳۔ شیخ عطار نیشاپوری۔۲۳۔ شیخ شمس الدین تبریزی۔۳۳۔ السید نعمۃ اللہ الولی مشائخ الصوفیہ۔۴۳۔ السید علی الهمدانی۔۵۳۔ الشیخ عبداللہ العطری۔۶۳۔ السید سراج الدین الرفاعی ۔۷۳۔ شیخ محمد الصبان الحصری۔۸۳۔ محمد ابن ابراہیم الحموینی انجو بن الشافعی فرائد السمطین۔۹۳۔ محمد بن شحفہ الحنفی، روضۃ المناظر فی اخبار الاوائل والاواخر۔۰۴۔ البغوی۔۱۴۔ شہاب الدین بن حجر المکی صاحب الصواعق المحرقہ۔۳۴۔ مومن الشبلنجی صاحب نور الابصار الباب الثانی۔۴۴۔ الحافظ ابوبکر البیہقی ۵۴۔ ابن خلکان مشہور مورخ مشہور مورخ ۔۶۴۔ الفر مانی صاحب الاخبار الطوال۔۷۴۔ سمش الدین بن طولون صاحب اشذو الذهبیہ۔۸۴۔ الحافظ ابو نعیم رضوان العقبی ۔۹۴۔ علی بن حسین المسعودی مروج الذهب ۔۰۵۔ ابن الاثیر الجزری۔۱۵۔ ابو الفداء المختصر فی اخبار البشر، محمد خواند امیر روضۃ الصفاء۔۲۵ ، خواند امیر حسیب السیر۔۳۵۔ حسین بن محمد الدیار البکری تاریخ الخمیس 55۔ الشیخ ابن العماد الحنبلی، صاحب شندر الذهب۔ ۶۵۔ ابو عباس بن عبد المومن المغربی کتاب الوهم المکنون فی الرد علی ابن خلدون۔۷۵۔ المتقی الهندی البرهان فی ماجاء صاحب الزمان علیہ السلام ، جلال الدین سیوطی، علامات المهدی، ابن حجر الهیثمی المختصر فی علامات المهدی، الشوکانی، التوضیح فیما تو تر عن الرجال والمنتظر والمسیح

ان کے علاوہ دسیوں اور کتابیں ہیں جو اس لمبی تاریخ میں علماء اہل سنت نے تحریر کی ہیں علماء اہل سنت نے پانچ سو سے زائد احادیث امام مہدی علیہ السلام کے بارے اپنے طرق سے نقل کی ہیں اور ۶۰ معتبر کتابوں سے زیادہ میں یہ سب کچھ درج ہے(دیکھیں کشف الاستار المحدث نوری)

رابطہ العالم الاسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد صالح کا بیان

جو حضرات اہل سنت کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ کو شیعوں کے عقیدہ امام مہدی علیہ السلام سے مختلف ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے لئے وهابی مسلک کے علماء کا یہ بیان مطالعہ کر لینا چاہیے کہ جس میں انہوں نے واضح کیا ہے بارہ خلفاء راشدین کے آخری امام مہدی علیہ السلام ہوں گے ان کا ظہور مکہ سے ہوگا اہل سنت کی معتبر کتابوں میں تفاصیل درج ہیں امام مہدی علیہ السلام کے بارے احادیث تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں رسول اللہ کے بزرگ ترین صحابہ جن میں حضرت علی علیہ السلام حضرت سلمان علیہ السلام ، حضرت طلحہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف، شامل ہیں ان کی تعداد پندرہ بنتی ہے، اس بارے علامہ سخاوی کی کتاب فتح المغیث، محمد بن احمد السفاوینی کی کتاب شرح العقیدہ، ابو الحسن الابری کی کتاب المناقب، فتح المغیث، محمد بن احمد السفاوینی کی کتاب شرح العقیدہ، ابو الحسن الابری کی کتاب المناقب اور ابن تیمیہ کی کتاب

الفتاوی، السیوطی کی کتاب الحادی اور محمد بن جعفر الکتانی کی کتاب نظم المتناتر کو دیکھا جا سکتا ہے(بحوالہ: مجلہ الجامعۃ الاسلامیہ عدد نمبر۳ سال اول ذی العقدہ ۱۳۸۸ھ ق مدینۃ منورہ) میں اس بارے مفصل بحث کی گئی ہے۔

اس مجلہ میں شیخ عبدالحسین العباد جو کہ جامعہ مدینۃ المنورہ میں پروفیسرہیں ان کی بحث کا عنوان ہے "عقیدہ اہل السنہ والاثرفی المہدی المنتظر" اس بحث میں امام مہدی علیہ السلام کے بارے مفصل بات کی گئی ہے،اس تحریرکی چند نمایاں باتیں یہ ہیں ۔

۱۔رسول اللہ کے مشہور۲۶ صحابہ کے حالات بیان کئے ہیں جنہوں نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے احادیث نقل کی ہیں ۔

۲۔اہل سنت کے علماءاور محدثین کی مشہور۳۸ شخصیات کے نام دیے ہیں جو اصحاب صحاح ، المعاجم، المسانید کے مصنف ومولف ہیں اور انہوں نے اپنی کتب میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق لکھاہے۔

۳۔دس ایسے قدیم علماءکا ذکر ہے جنہوں نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے مینکتابیں لکھی ہیں ۔

۴۔ایسے افراد کے کلمات اوربیانات کا ذکرکیا گیا ہے جنہوں نے اس موضوع بارے لکھا ہے۔

۵۔امام مہدی علیہ السلام کے بارے جو کچھ کتابوں میں درج ہے اسے بیان کیا گیاہے۔

۶۔ صحیحین(بخاری، مسلم) کے علاوہ دوسری کتب مینجّو امام مہدی علیہ السلام کا ذکر آیا ہے اسے بیان کیا ہے۔

اس کے علاوہ ابن خلدون کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور امور مسلمہ سے ہے اور اس نے یہ جو کہا ہے کہ مسیح ہی امام مہدی علیہ السلام ہوں گے اس نظریہ کا جواب دیا ہے اور اس کے خیال کو مسلمہ احادیث کی روشنی میں غلط ثابت کیا ہے۔

درج ذیل کتب کے مولفین نے ان احادیث کو اپنی کتب میں دیا ہے۔ان کاتذکرہ خصوصیت سے کیا گیاہے۔

۱۔ صحیح الترمذی، ابوعیسی محمد الترمذی متوفی ۲۷۹ھ

۲۔ ابوداود، سلمان ابن الاشعث بن اسحاق بن شداد بن عمروبن عمران الازدی.... سنن ابن داود متوفی ۲۷۲ھ

۳۔ سنن ابن ماجہ، محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی، متوفی ۲۷۳

۴۔ المسند الکبیر، البزار ابوبکر بن احمد بن عمر البصری المتوفی ۲۹۲ھ

۵۔ الحاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۳ھ (المستدرک)

۶۔المسند الکبیر ابو لیلی الموصلی احمد بن علی التیمی الموصلی متوفی ۳۰۷ھ

۷۔ سلیمان بن احمد بن ایوب، الطرانی متوفی ۲۶۰ھ

اس ساری بحث سے ہمارا ہدف و مقصد

اتنی ساری بحث کا ہدف یہ ہے کہ آج کے دور میں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق بہت کچھ لکھا جا رہا ہے، پڑھا جا رہا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ شیعہ مسلمانوں اور سنی مسلمانوں کے نزدیک امام مہدی علیہ السلام کے بارے اختلاف موجود ہے جب کہ ایسا نہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر اتفاق

امام مہدی علیہ السلام کے موضوع سے متعلق درج ذیل باتوں پر مکمل اتفاق تمام اسلامی فرقوں میں پایا جاتا ہے اس میں شیعہ سنی کے درمیان کوئی فرق نہیں ۔

۱ ۔ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ علیہ السلام کے فرزند ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صلب سے ہیں ۔

۲۔امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے نہیں امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کے بارے جو روایت نقل کی جاتی ہے وہ کئی حوالوں سے قابل اعتماد نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

۳۔ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کے بارہویں خلیفہ راشد ہیں ۔

۴۔ امام مہدی علیہ السلام کانام محمد علیہ السلام ہے کنیت ابو القاسم ہے آپ کے باپ کا نام حسن عسکری علیہ السلام ہے کچھ نے عبداللہ لکھا ہے تو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا نام بعض کتب میں عبداللہ بھی لکھا گیا ہے لہٰذا اس بابت اختلاف بھی ختم ہو جاتا ہے۔

۵۔امام مہدی علیہ السلام قیامت سے پہلے ظہور کریں گے، زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے ظلم و جور کا خاتمہ کرینگے اسلام کی ہر جگہ بالادستی ہوگی۔

۶۔امام علیہ السلام کے ظہور سے پہلے پوری دنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں آئیں گے جنگیں ہوں گی، قحط ہوگا، فتنے ہوں گے، ایک بڑی جنگ کے بعد ہی آپ علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور آخر کار پوری زمین پر اللہ کا نظام نافذ ہوگا۔

۷۔ امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۸۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ سے ہوگا کعبۃ اللہ سے آپ کے ظہور کا اعلان ہوگا جو ہر انسان تک پہنچے گا آپ کے خصوصی ناصران ۳۱۳ ہوں گے اور مکہ ہی میں آپ کی فوج کا پہلا دستہ دس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔عالمی اسلامی حکومت کے قیام کا آغاز مکہ سے ہونا ہے۔

شیعہ اور سنی میں اختلافی امور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے جو شیعہ سنی میں اختلاف ہے وہ درج ذیل امور میں ہے۔

۱۔ اہل سنت میں سے بعض کا نظریہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی صفات اور خصوصیات، نسب و حسب پر شیعہ سنی کا اتفاق ہے، اس قسم کی شخصیت نے ابھی پیدا ہونا ہے، جب کہ تمام شیعہ بارہ امامی کا اس پر اتفاق ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ۲۵۵ ہجری ۱۵ شعبان کو سامرہ میں پیدا ہوئے اور آپ پانچ سال کے تھے جب آپ کے باپ کی شہادت ہوئی اور اسی نظریہ کو بہت سارے محقق علماء اہل سنت اور مشائخ صوفیہ نے قبول کیا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ آپ بارہویں امام ہیں اور بالترتیب آئمہ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان آئمہ ہی کو رسول اللہ کے بارہ اوصیاء اور بارہ خلفاءراشدین مانتے ہیں ، جب کہ علماء اہل سنت حضرت امام مہدی علیہ السلام کو ان کی تمام خصوصیات وصفات سمیت بارھواں خلیفہ راشد اور بارہواں وصی قبول کرتے ہیں جب کہ باقی گیارہ اماموں کو خلیفہ راشد قبول نہیں کرتے فقط حضرت علی علیہ السلام کو چوتھے نمبر پر خلیفہ راشد مانتے ہیں جب کہ شیعہ حضرت علی علیہ السلام کو امام اور پہلا خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں بہرحال یہ اختلاف حضرت امام مہدی علیہ السلام پر آکر ختم ہو جاتا ہے سنی شیعہ دونوں حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی کو بارہواں خلیفہ راشد مانتے ہیں اور ان کی خصوصیات و صفات حسب و نسب اور ان کی آمد کے طریقہ کار پر دونوں کا اتفاق ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے سرداب کا عنوان اور موضوع

شیعوں پر جو تہمت بعض علماء اہل سنت نے سرداب کے حوالے سے لگائی ہے یہ انتہائی افسوس ناک ہے اسے اسلام دشمنوں نے بڑا بنا کر پیش کیا ہے اور اس عنوان کو شیعونکے خلاف اپنے زہریلے پروپیگنڈے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے اورانہوں نے یہ بات بغیر کسی ثبوت کے شیعوں کے سر تھونپی ہے کہ وہ اس بات کے قائل ہے کہ ان کے امام مہدی علیہ السلام سرداب میں غائب ہو گئے قابل افسوس امر یہ ہے کہ آج کے جدید دور میں بھی بعض علماء اہل سنت جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہیں ان کے ظہور کی علامات کو بیان کر رہے ہیں جو علامات پوری ہوچکی ان کو امت اسلامیہ کے لئے

لکھا ہے اور اس طرح وہ امت کو بیدار کرنا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ انہوں نے شیعوں پر تہمت کے سلسلہ کو اپنے سابقہ اکابرین کی طرح بغیر ثبوت کے لکھ دیا ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

سرداب کی حقیقت

جو حضرات عراق، ایران کے گرم علاقوں سے واقف ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ عام طور پر موسم گرما کی گرمی سے بچنے کے لئے گرم علاقوں والے لوگ اپنے گھروں میں زمین دوز گہرے سرداب تعمیر کرتے ہیں اب بھی ایسے سردابوں کو ایران، عراق میںمشاہدہ کیا جا سکتا ہے سامرا شہر میں اہل سنت ہی کی زیادہ آبادی ہے ان کے پرانے بلکہ نئے گھروں میںبھی سرداب دیکھے جاسکتے ہیں اور سرداب اس گھر کا حصہ ہوتے ہیں جس میں وہ رہتے ہیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو مدینہ سے حاکم وقت خلیفہ عباسی سامرہ لے آیا اور پھر واپس مدینہ نہ جانے دیا اور آپ کے سارے بیٹے بھی آپ کے ساتھ تھے جن میں جناب جعفر، جناب محمد، جناب حسین اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام آپ کے خاندان کے اور افراد بھی تھے آپ کا اس وقت جہان پر مزار ہے اسی جگہ آپ کا بہت بڑا گھر تھا۔ ملاقاتیں اسی جگہ پر اپنے اصحاب اور ماننے والوں سے کرتے تھے، حکمرانوں کے افسران اور وزراء بھی اسی جگہ آتے جاتے تھے۔ اسی گھر کے اطراف میں بنی ہاشم کے اور گھر بھی موجود تھے اور جس جگہ اس وقت سرداب موجود ہے یہ آپ کے گھر کا حصہ تھا جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام نے اپنے باپ کا جنازہ خود پڑھایا اور حکمران جماعت کو پتہ چل گیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند موجود ہیں تو وہ آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتے تھے آپ علیہ السلام جنازہ کے بعد اپنے گھر داخل ہو گئے اور سب کے سامنے اپنے گھر کے اندر گئے حکومتی کارندے آپ کے پیچھے آپ علیہ السلام کے گھر میں گھس گئے لیکن آپ علیہ السلام کو نہ پا سکے کچھ ہی عرصہ بعد اس گھر کو عباسی خلیفہ نے مکمل طور پر مسمار کردیا اور کافی عرصہ گذرنے کے بعد ایک اور عباسی خلیفہ جو علماء اہل سنت سے تھے کیونکہ اس دور میں خلیفہ علماء سے ہوتا تھا انہوں نے اس گھر کی یاد مین اس گھر والی جگہ پر جو سرداب موجود تھا اور آنجہ علیہ السلام کے گھر کا ہی حصہ تھا، اسے محفوظ کرلیا۔

اس نے اس گھر کی یاد کے طور پر سرداب کے لئے دروازہ لگا دیا کیونکہ اس گھر سے فقط سرداب ہی باقی تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کس طرح ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو یہ اللہ کا اپنا نظام ہے جس طرح رسول اللہ شب ہجرت کفار کے درمیان سے چلے گئے کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا تو اسی طرح آپ کے بارھویں خلیفہ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا۔آپ علیہ السلام اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور وہاں پر موجود لوگ آپ علیہ السلام کو نہ دیکھ سکے اور آپ علیہ السلام محفوظ جگہ پر منتقل ہو گئے۔

باقی رہا کم سنی میں علمی برتری والی بات تو اس سے پہلے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کم عمری میں امامت کے منصب پر پہنچے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی بچپن میں نبوت کے عہدے پر فائز ہوئے، اس مسئلہ کی تفصیلی بحث عقائد کی کتابوں میں درج ہے۔

تمام مذاہب والوں کا طریقہ

ہم آج اس بات کا بخوبی مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح مختلف مذاہب والے اپنے اکابرین کی یادگاروں کا احترام کرتے ہیں جس جگہ ان کے اکابرین نے جنم لیا ہوتا ہے جہاں پر انہوں نے درس پڑھا ہوتا ہے، جس جگہ پر انہوں نے زندگی گزاری ہوتی ہے ان کے استعمال کی چیزوں سب کو قومی ورثہ قرار دے کر محفوظ کیا جاتا ہے اور ان کا احترام کیا جاتا ہے اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس جگہ شیعوں کے تین آئمہ امام علی نقی علیہ السلام، امام حسن عسکری علیہ السلام، امام مہدی علیہ السلام نے زندگی گزاری ہو اگر اس گھر کی ایک نشانی سرداب بچ گئی ہے اگر اس کی حفاظت کی جائے اور اس جگہ کا احترام کیا جائے تو اس میں کون سی بات اسلام کے منافی ہے؟ یا یہ کون سا غیر اسلامی عمل ہے؟جب کہ اس سرداب میں رسول اللہ کی اولاد نے بہت عرصہ گذارا اس جگہ نمازیں پڑھیں، دعا و مناجات کی اب اگر اس جگہ کوئی جا کر زیارت کرے یا وہاں بیٹھ کر دعا پڑھے، اپنے رب سے مناجات کرے تو یہ کون سا کافرانہ عمل ہے؟ بلکہ یہ تو شعائر اللہ کی تعظیم سے شمار ہوتا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کسی سرداب سے باہر نہ آئیں گے

شیعہ بارہ امامی کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کسی شہر کے سرداب سے باہر آئیں گے بلکہ ان کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام صحراوں، پہاڑوں اور جنگلوں میں زندگی گزار رہے ہیں جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے اور ایسا بہت سارے انبیاء علیہ السلام کے لئے بھی ہوتا رہا کوئی غاروں میں رہا تو کوئی درباروں میںکوئی صحراوں میں تو کوئی مچھلی کے شکم میں آپ کا ظہور جب ہوگا تو وہ مکہ شہر سے اور وہ بھی مسجد الحرام کعبۃ اللہ سے ہوگا اس پر شیعوں کا مکمل اتفاق ہے اس کے علاوہ کوئی ایک روایت موجود ہی نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی عمر

باقی یہ بات کہ امام مہدی علیہ السلام اب تک زندہ کس طرح ہیں تو جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں ۔ حضرت الیاس اور حضرت ادریس زندہ ہیں، اللہ کے ولی حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں ۔ ابلیس ملعون زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اپنے آخری نمائندہ کو بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔جس طرح اللہ کے عبد صالح حضرت خضر اس زمین پر موجود اور زندہ ہیں ۔ حضرت

موسی علیہ السلام کے دور میں بھی وہ موجود تھے اور لوگوں میں رہتے تھے۔ لیکن لوگ ان سے واقف نہ تھے۔ اسی طرح امام مہدی بھی لوگوں میں ہیں اور لوگ ان سے واقف نہیں ہیں ۔ آپ حج پر موجود ہوتے ہیں ،مدینہ منورہ، نجف اشرف، کربلا معلیٰ، کاظمین، سامرہ، مشھد مقدس، میں اپنے وآباء اجداد کی مزاروں کی زیارت کیلیئے تشریف لے جاتے ہیں ۔ اہل سنت کے عالم حافظ الگنجی الشافعی المتوفی458ھ لکھتے ہیں ۔امام کی بقاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔وہ عام غذا پانی کے بھی محتاج نہیں ہیں ۔باوجود یہ کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کی طرح بشر ہیں ۔ ان دونوں کی بقاء اللہ کے امر سے ہے۔ اللہ کے امر سے اپنے لئے رزق وصول کرتے ہیں ۔

اختتام کلام.... ابن محمد جمال الدین مصری کے دو کتابچے بارے حقائق نامہ

1۔امت مسلمہ کی عمر اور مستقبل قریب میں مہدی علیہ السلام کے ظہور کا امکان

2۔ہر مجدون یا تیسری عالمی جنگ

اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ دونوں کتابچے بہت ہی عمدہ ہیں ۔اختصار کے باوجود ایک قاری کو حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے ظہور کے بارے میں مکمل آگاہی دیتے ہیں ۔ اور مستقبل قریب میں کیا ہونے والا ہے اس کے متعلق بھی ایک مسلمان کو آگہی دینے کیلیئے کافی ہیں ۔ ہم نے ان دو کتابچوں سے ایسے مطالب جو قابل اعتراض ہیں اور فاضل مولف نے شیعوں کے عقائد بارے جو کچھ لکھا ہے اس پر ہم نے اپنے قارئین کے لئے حقائق سے پردہ اٹھا دیا ہے امید ہے اس حقائق نامہ کو جب قاری ان دو کتابچوں کے ساتھ ملا کر مطالعہ کرے گا تو اسے یقین کامل ہو جائے گا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے عقیدہ رکھنا اور ان کے ظہور کے انتظار اور عالم اسلام کے لئے روشن مستقبل پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ہمیں سب کو مل کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے مدد بننا ہے اور ان کی آمد کے لئے خود کو تیار کرنا ہے۔ البتہ فاضل مولف کی کتابوں کو اس وقت مزید چار پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور بہت سارے مزید واقعات عالم اسلام میں اور دیگر خطوں میںظاہر ہو چکے ہیں خاص کر حزب اللہ کی اسرائیل پر برتری اور اس بڑی جنگ "جولائی ۲۰۰۶ئ" میں کامیابی نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی انتظار کرنے والوں کے لئے بہت کچھ اور امور کو واضح کر دیا ہے ہو سکتا ہے کہ حزب اللہ کی اس بڑی کامیابی کے بعد فاضل مولف کے خیالات شیعہ بارہ امامیوں کے بارے تبدیل ہو چکے ہوں لیکن ہمارے پاس ابھی تک ان کی ایسی کوئی تحریر نہیں پہنچی خداوند سے دعا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے خدا ہر مسلمان کو اللہ عزوجل توفیق دے کہ وہ حق کو سمجھ لے اور اس پر چلے اور حق کا ساتھ دے۔اس حقائق نامہ بارے کسی قسم کے سوالات کے لئے ہمارا ای میل ایڈریس موجود ہے اور مزید اس موضوع پر تحقیقی مطالب جاننے کے لئے ہماری ویب سائیٹ میں جائیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ اہل البیت علیہ السلام سے ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللھم صل علی محمدؐ وال محمدؐ وعجل فرجھم

میری نظر سے مصر کے معروف قلمکار جناب امین محمد جمال الدین کی دو کتابیں ہیں (۱) امت مسلمہ کی عمر (۲) ہرمجدون ایک ہولناک بین الاقوامی جنگ

ان کا عربی متن تو نہیں مل سکا اس کا اردو ترجمہ پروفیسر خورشید عالم نے کیا ہے وہ میرے پاس ہے میں نے ہر دو کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جناب امین محمد، جمال الدین ہے گذشتہ سال حزب اللہ کی اسرائیل پر معجزاتی اور حیرت انگیز کامیابی کے بعد ایک اور کتاب بھی تحریر کر چکے ہیں کیونکہ اس جنگ کے بعد بہت سارے وہ علامات جو ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں اور بنو اسرائیل اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔ حزب اللہ کی قیادت نے جس طرح عالم اسلام کے اندر ایک نیا جذبہ ایجاد کر دیا اور مسلمانوں کو عالمی استعمار سے نجات حاصل کرنے کے لئے آمادگی اور تیاری پر لگا دیا ہے ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔

جناب امین محمد جمال الدین نے اہل سنت ماخذ سے آخری زمانہ کی علامات اور قیامت صغریٰ (ظہور امام مہدی علیہ السلام) کی نشانیوں کو جس طرح یکجا کر دیا ہے اور روایات میں ذکر شدہ علامات کو آج کے زمانہ میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر تطبیق دیا ہے اور پھر اس میں اختصار کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے تو ہم انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

انہوں نے سوئی ہوئی امت مسلمہ کو جگانے کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے البتہ اسی موضوع پر اس سے پہلے مسلک اہل البیت علیہ م السلام کے پیروکاروں کی طرف سے متعدد کتابیں عربی، فارسی میں شائع ہو چکی ہیں اور سب سے اہم اور تحقیقی کتاب جناب علامہ علی الکورانی لبنانی کی عصر ظہور ہے جس کا اردو ترجمہ راقم نے ۱۹۸۹ءمیں کر دیا تھا اور ۱۹۹۰ میں قیام پبلی کیشنز لاہور سے اردو میں شائع ہوئی اور اب تک یہ کتاب کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے اور عربی زبان میں اس کے دسیوں ایڈیشن مع اضافات شائع ہو چکے ہیں اسی طرح چار ضخیم جلدوں پر مشتمل معجم الاحادیث الامام المہدی علیہ السلام بھی شائع ہو چکی ہے جس میں جناب علامہ الکورانی نے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق سنی شیعہ منابع میں جتنی احادیث ہیں ان سب کو یکجا کردہ ہے ان کے علاوہ سینکڑوں کتابیں، مجلات، لبنان، عراق، ایران میں اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں اور اردو زبان میں بھی پہلے سے زیادہ کام

اس موضوع ہو رہا ہے۔ راقم نے دو سال قبل ظہور امام مہدی علیہ السلام سے چھ ماہ پہلے عربی متن سے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کی ہے۔جس کے تین ایڈیشن آچکے ہیں اور اب پھر زیر طبع ہے۔

محمد امین جمال الدین مصری کے بیانات پر نقطہ اعتراض

جناب محمد امین جمال الدین کی ہر دو کتابوں میں ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمان اتحادیوں کے ساتھ مل کر امام مہدی علیہ السلام کے مخالفین کے خلاف جنگ کرینگے اور پھر مخالفین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ ایران کے شیعہ بارہ امامی ہیں اور روس وچین کے کمیونسٹ ہیں (دیکھئے امت مسلمہ کی عمر ص ۱۶۱،ہرمجذون ص ۹۲ص ۴۰۔ اسی طرح امین محمد جمال الدین کا خیال یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہو گا وہ عبداللہ کا بیٹا ہوگا اور امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہو گا اور یہ امام مہدی علیہ السلام وہ نہیں ہے جس کا انتظار شیعہ کر رہے ہیں ۔

جو سامرہ کے تہہ خانے میں غائب ہے اور شیعہ اس کی انتظار کر رہے ہیں (دیکھئے ص ۵۴،امت مسلمہ کی عمر، عنوان مہدی علیہ السلام کون ہے؟)

ہر دو کتابیں مفید ہیں لیکن جو کچھ مصنف نے شیعوں کے حوالے سے لکھا ہے یہ سراسر زیادتی ہے اور اس تحریر سے تعصب کی بو آتی ہے۔ شیعہ بارہ امامی اپنے عقائد اور نظریات کے حوالے سے معروف و مشہور ہیں اور ان کی کوششوں سے ایران کی سرزمین پر پہلی اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے جس نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کا مقدمہ بننا ہے۔اہل سنت کے منابع و ماخذ سے ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ایران کی سرزمین پر اسلامی حکومت قائم ہو گی جس کی قیادت ایک سید مولوی کے پاس ہو گی اور یہ سب کچھ بھی اہل سنت کے مآخذ و منابع میں موجود ہے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔(دیکھئے عصر ظہور)

سنی شیعہ کے امام مہدی علیہ السلام ایک ہیں

اسی طرح یہ تاثر دینا کہ شیعوں کا امام مہدی علیہ السلام اور ہے اور سنیوں کا اور ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ امام مہدی علیہ السلام اہل البیت علیہ السلام سے ہیں اور ان کا نسب صحیح احادیث نبویہ سے ثابت ہے ہم اس جگہ مصنف کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لئے ذیل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تعارف نامہ اہل سنت کے مآخذ سے پیش کرتے ہیں ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تعارف اہل سنت کے منابع سے، امام مہدی علیہ السلام عربی النسل ہوں گے

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جگہ ان منابع کا تذکرہ کرتے ہیں جن میں احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عرب سے ہوگا۔

ملاحظہ کریں۔ (۱)عقد الدرر فصل اول باب نمبر۴ بحوالہ کتاب الفتن لابی عبداللہ نعیم بن جماد، حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے (۲)اسی کتاب الفتن میں ابی قبیل سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام عرب سے ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ اسلام امت مسلمہ سے ہوں گے

یہ بات طے ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام جس ہستی نے مکمل طور پر نافذ کرنا ہے، ظلم و جور کا خاتمہ جس کے ہاتھوں ہونا ہے اور پوری دھرتی پر جس کی حکومت میں اسلام رائج ہو گا ہر جگہ پر "لا الہ الا اللہ" کا راج ہو گا وہ ہستی حضرت امام مہدی علیہ السلام ہوں گے اور وہ امت اسلامیہ سے ہوں گے کسی اور امت سے نہ ہوں گے احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔

ملاحظہ کریں

(۱)الترمذی نے اپنی کتاب کے ص۰۷۲ پر

(۲)ابن معاجز نے ابو الخدری سے

(۳)عقدالدرر باب اول میں ابو مسلم عبدالرحمن بن عوف نے اپنے باپ کے واسطہ سے نقل کیا ہے۔

(۴)حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب میں امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف میں بیان کیا ہے، ابو سعید الخدری کے حوالہ سے۔

(۵)الفصول المہمہ میں ابوداود سے

(۶)الترمذی نے عبداللہ بن مسعود سے

(۷)ینابیع المودۃ ص۴۳۴ میں کتاب جواھر العقدین سے ابوسعیدالخذری کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں

واضح رہے کہ اہل سنت کے منابع میں جن روایات میں یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جس مہدی علیہ السلام نے آنا ہے اس مہدی علیہ السلام سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں تو خود اہل سنت کے محقق علماء نے ان احادیث کے ضعیف ہونے پر دلائل دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام امت اسلامیہ سے ہیں اور ان سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(دیکھیں: الصواعق المحرقہ ص ۸۹۔ دائرۃ المعارف ج ۱ ص ۵۷۴، عقد الدرر نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں اس پر بحث کی ہے۔ ابو عبداللہ الحاکم نے مستدرک میں، ینابیع المودۃ ص ۴۳۴ میں)

امام مہدی علیہ السلام عربوںکے قبیلہ کنانہ سے ہوں گے

عقد الدرر باب اول امام ابی عمر عثمان بن سعید المقری نے اپنی کتاب سنبن میں قتادہ سے روایت کی ہے کہ اس نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ کیا مہدی علیہ السلام برحق ہیں تو اس نے جواب دیا جی ہاں! برحق ہیں، میں نے سوال کیا عرب کے کس قبیلہ سے ہوں گے تو انہوں نے جواب دیا کنانہ سے، میں نے پوچھا کنانہ کی کس شاخ سے؟ تو اس نے جواب دیا قریش سے، میں نے سوال کیا قریش میں کس سے؟ تو جواب دیا بنی ہاشم سے، میں نے پوچھا بنی ہاشم میں کس سے؟ تو اس نے جواب دیا بنی فاطمہ علیہ السلام سے۔

کنانہ رسول پاک کے جدامجد ہیں، آپ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام قریش سے ہیں

۱۔ عقد الدرر باب اول میں امام ابی عبداللہ نعیم بن حماد نے ابن وائل سے، اس نے قتادہ سے، اس نے امام ابی الحسن احد بن جعفر المناون سے، اس نے قتادہ سے اور اس نے سعید بن مسیب سے بیان نقل کیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا کہ مہدی علیہ السلام قریش سے ہوں گے اس میں یہ اضافہ بھی وموجود ہے کہ قریش کے بعد بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اور پھر بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہوں گے۔

۲۔ ابن حجر نے الصواعق المحرقہ ص ۹۹ میں احمد اور لماروری سے نقل کیا ہے کہ مہدی قریش سے ہے اور میری عترت سے ہے۔

۳۔ اسعاف الراغبین ص ۱۵۱ میں ہے کہ مہدی قریش سے ہوں گے اور قریش سے مراد نضر بن کنانہ ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی ہاشم سے ہیں

عقد الدرر کے باب اول میں امام ابی الحسین احمد بن جعفر المناوی اور امام ابی عبداللہ نعیم بن حماد سے، اس نے قتادہ سے اور اس نے سعید بن مسیب سے یہ روایت بیان کی ہے جس کی تفصیل اوپر آچکی کہ مہدی بنی ہاشم سے ہوں گے۔

حضرت ہاشم سے مراد ہاشم بن عبدمناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ ہیں ، ہاشم کا نام عمرہ العلی تھا، ہاشم اس لئے کہتے تھے کہ آپ گوشت کے قورمے میں روٹیوں کے ٹکڑے ٹکڑے بنا کر ڈال دیتے اور مہمانوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے خاص کر قحط اور خشک سالی کے ایام میں، اس لئے آپ کا نام ہاشم مشہور ہو گیا آپ بہت ہی سخی تھے حیوانات اور پرندوں تک کو غذا مہیا کرتے تھے۔

قریش کے لئے تجارت کا پرمٹ

حضرت ہاشم نے شام کی جانب مکہ سے ایک وفد بھیج کر بادشاہ روم سے قریش کے لئے تجارت کا پرمٹ لیا تھا اور یہ کہ مکہ کے تجارتی قافلہ کو سفر کے دوران تحفظ فراہم رہے گا۔ اور اسی طرح اپنے بھائی المطلب کو یمن بھیج کر وہاں کے کے شاہوں سے بھی قریش مکہ کے لئے تجارت کا پرمٹ اور راستہ میں حفاظت کے لئے باقاعدہ لائنس جاری کروایا اور یہ انتظام کرنے کے بعد آپ ہی نے گرمیوں اور سردیوں میں باقاعدہ تجارتی قافلوں کو مکہ سے روانہ کرنے کا دستور دیا۔ جس کا تذکرہ سورہ القریش میں موجود ہے۔ آپ کے باپ عبدمناف تھے جو اپنے حسن و جمال کی وجہ سے قمرالبطحاء کہلاتے تھے عبدمناف کے باپ قصی تھے جن کا نام زید تھا، آپ کو قصی اس لئے کہا جاتا تھا کہ آپ اپنے ننھیال چلے گئے اور وہیں پر بزرگ ہوئے پھر وہاں سے واپس مکہ آئے خفت قصی کو مجمع بھی کہا جاتا تھا کیونکہ آپ نے مکہ واپس آکر صحراوں میں بکھرے ہوئے قبائل قریش کو مکہ میں اکٹھا کیا آپ نے مکہ والوں کے لئے پہلی مرتبہ پانی کے واسطے باقاعدہ کنواں کھودا اور اسی کنوئیں سے قریش سیراب ہوتے تھے۔

مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی اولاد سے

عقددرر باب ۷ محدثین کی ایک بہت بڑی جماعت سے اس بات کو نقل کیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی اولاد سے ہوں گے، ان محدثین میں امام ابی عبداللہ بن ماجہ، حافظ ابی القاسم الطبرانی، حافظ ابی نعیم الاصبھانی نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہم بنی عبدالمطلب سے سات جنت کے سردار ہیں (۱) خود میں ہوں (۲) میرے بھائی علی علیہ السلام ہیں (۳) میرے چچا حمزہ علیہ السلام (۴) جعفر علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام (۵) حسن علیہ السلام (۶) حسین علیہ السلام (۷) مہدی علیہ السلام اور اس حدیث سے واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں اور جنت کے سردار ہیں۔

حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کا تعارف

حضرت عبدالمطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا، عامر بھی آپ کا نام بیان ہوا ہے آپ کو شیبہ اس لئے کہتے تھے کہ آپ کے سر کے اگلے حصہ میں سفید بال نمایاں تھے، آپ کی کنیت ابوالحارث تھی عبدالمطلب آپ کو اس لئے کہا گیا کہ حضرت ہاشم نے اپنی وفات کے دن اپنے بھائی مطلب سے کہا تھا کہ تم یثرب سے اپنے "عبد" کو لے آنا کیونکہ آپ کی ماں یثرب سے تھیں اور آپ کی ولادت ننھیال میں ہوئی مکہ میں آپ کے باپ فوت ہو گئے تو آپ کے چچا مطلب آپ کو یثرب سے لے آئے جب مکہ وارد ہوئے تو آپ کے پیچھے آپ کا بھتیجا شیبہ الحمد تھا تو مکہ والوں نے اس خوبصورت بچے کو مطلب کے پیچھے بیٹھا دیکھ کر حیرانگی سے کہا کہ ذرا عبدالمطلب علیہ السلام کو دیکھو عبدالمطلب آگیا اسی حوالہ سے آپ کا یہ نام ہو گیا حضرت مطلب علیہ السلام نے لوگوں پر واضح کیا کہ یہ میرے بھائی ہاشم کے فرزند ہیں ۔ میرے عبد نہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام کی اولاد سے

عقد الدرر نے فصل سوئم کے باب چہارم میں سیف بن عمیرہ سے روایت ہے وہ کہتا ہے میں ابوجعفر منصور (دوانیقی، عباسیوں کا دوسرا خلیفہ) کے پاس موجود تھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے کہ آسمان سے نداء دینے والا ابوطالب علیہ السلام کی اولاد سے ایک فرد کا نام لے کر آواز دے گا وہ نداء مہدی علیہ السلام کے نام کی ہوگی۔

سیف: میں نے کہا یا امیرالمومنین علیہ السلام میں آپ پر قربان جاوں تو کیا آپ اس بات کی روایت کر رہے ہیں۔

منصور: جی ہاں! خدا کی قسم! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے یہ بات خود سنی ہے۔

سیف: میں نے تو یہ حدیث اس سے پہلے نہیں سنی۔

منصور: اے سیف! یہ بات برحق ہے اس میں شک نہیں ہے جب ایسا ہو گا تو ہم سب سے پہلے ان پر لبیک کہیں گے۔

بہرحال مہدی جو ہیں وہ ہمارے عم (چچا) کی اولاد سے ہو گا۔

سیف: وہ مرد بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہو گا۔

منصور: جی ہاں! اے سیف! وہ بنی فاطمہ علیہ السلام سے ہو گا۔

منصور نے یہ کہا کہ اگر میں یہ حدیث ابوجعفر محمد بن علی سے نہ سنی ہوئی اور مجھ سے اس حدیث کو زمین والوں میں سے بہترین نے نقل نہ کیا ہوتا تو میں اسے ہرگز نقل نہ کرتا۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کا تعارف

سبائک الذہب میں ہے کہ ابن اسحق نے بیان کیا ہے کہ ابوطالب کا نام عبدمناف تھا حاکم کا بیان ہے کہ ابوطالب ان کا نام تھا اور آپ کا نام آپ کی کنیت پر ہے حضرت عبدالمطلب نے وفات کے وقت اپنا وصی ابوطالب کو قرار دیا عبدالمطلب کی وفات کے وقت رسول اللہ کی عمر ۸ سال تھی۔

حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور الحجون پہاڑ پہ آپ دفن ہوئے۔ حضرت عبدالمطلب نے حضور پاک کی خصوصی سرپرستی کی ذمہ داری حضرت ابوطالب علیہ السلام کو سونپی اور حضرت ابوطالب علیہ السلام نے آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کے دین پر تھے۔

تفصیل کے لئے سیرت ابن ھشام، تاریخ الطبری دیکھیں اور آخری دور کی کتابیں بغیۃ الطالب فی احوال ابی طالب، الفتوحات الاسلامیہ، زینی الدحلان، انتبخ الابطح تالیف سید محمد علی شرف الدین ابوطالب علیہ السلام مومن قریس تالیف عبداللہ خیزی دیکھیں۔

مہدی آل علیہ السلام محمد سے

ابوداود نے اپنی صحیح کی ج۴ص۷۸ میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے اگر دنیا کے خاتمہ سے کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طوالانی کر دے گا یہاں تک کہ اس مرد کو بھیجے گا جو مجھ سے ہوگا نیز ابوسعید الخدری نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

نور الابصار ص ۲۳۰ ترمذی سے نقل کیا ہے اس نے ابی سعید الخدری سے نقل کیا ہے اس بات کو الطرانی نے روایت کیا ہے، الصواعق ص۸۹ پر ابن حجر نے، البرویانی سے روایت کی ہے، ابن سروبہ نے حذیفہ بن الیمان سے، علی بن ابی طالب سے، ان سب میں بیان کیا گیا ہے کہ مہدی، آل علیہ السلام محمد سے ہیں۔ تفاسیر میں یہ بیان ہوا ہے کہ آل علیہ السلام محمد سے مراد آل علی علیہ السلام وفاطمہ علیہ السلام ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام عترت سے ہیں

ابوداود نے اپنی صحیح میں ج۴ ص۷۸، اسعاف الراغبین ص ۱۴۷ میں امام نسائی امام ابن ماجہ، البیھقی اور دوسرے آئمہ حدیث نے، ابن حجر نے الصواعق ص ۸۹ میں، ابونعیم نے الفتن میں، مطالب السوول میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کہ اگر دنیا سے کچھ باقی نہ بچے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میری عترت سے اور بعض احادیث میں میرے اہل بیت علیہ السلام سے، ایک مرد کو اٹھائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

امام مہدی اہل البیت علیہ السلام سے

ابوداود نے اپنی صحیح میں ج ۴ ص ۷۸ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ اگر دنیا سے کچھ باقی نہ بچے مگر ایک دن تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طولانی کر دے گا یہاں تک کہ میرے اہل بیت علیہ السلام سے ایک مرد کو اٹھائے گا اس مضمون کی احادیث ملاحظہ کریں ۔(الترمذی ج ۲ ص ۷۲۱، الصواعق ص ۷۹، اسعاف الراغبین ص ۸۴۱، مجلۃ ھدی الاسلام ۵۲، ابن ماجہ نور الابصار ص ۱۳۲، مطالب السول میں اہل بیت سے مراد فاطمہ علیہ السلام، علی علیہ السلام، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام ہیں ۔

امام مہدی ذوی القربیٰ سے

جب احادیث سے یہ ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام عترت طاہرہ سے ہیں اہل بیت علیہ السلام سے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو پھر طے ہو گیا کہ امام مہدی علیہ السلام ہی ذوی القربیٰ سے ہیں جن کی محبت پوری امت پر فرض ہے ۔ینابیع المودۃ، بخاری اور مسلم سے آیت القربیٰ کے بارے بیان کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے نقل کیا ہے کہ قربیٰ، آل علیہ السلام محمد ہیں مطالب السول میں امام الحسن علی ابن احمد الواحدی نے آیت مودت کی تفسیر میں بیان کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا قربیٰ جن کی مودت فرض ہے وہ علی علیہ السلام، فاطمہ علیہ السلام، حسن علیہ السلام و حسین علیہ م السلام ہیں ۔اسی بات کو الصواعق المحرقہ والے نے ص ۱۰۱ ص ۲۰۱ میں دیا ہے اور اہل سنت کے مفسرین نے آیت قربیٰ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قربیٰ سے مراد آل علیہ السلام محمد ہیں علی علیہ السلام، فاطمہ علیہ السلام، حسن علیہ السلام و حسین علیہ م السلام ہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام ذریت سے ہیں

ینابیع المودۃ میں ص ۴۳۳ پر ذخائر العقبیٰ سے، صاحب الفردوس سے جابر بن عبداللہ الانصاری کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت کو اس کی صلب میں قرار دیا ہے، میری ذریت کو علی علیہ السلام کی صلب سے قرار دیا ہے بس علی علیہ السلام کی وہ اولاد جو فاطمہ علیہ السلام بنت رسول اللہ سے ہے وہ رسول اللہ کی ذریت ہیں ۔جب ایسے ہے تو پھر مہدی علیہ السلام ذریت رسول سے ہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی اولاد سے

۱۔ ینابیع المودۃ ص۴۹۴ مناقب الخوارزمی سے ثابت بن دینار کی روایت ہے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے فرمایا "علی علیہ السلام میری امت پر میرے بعد امام ہیں اور علی علیہ السلام کی اولاد سے قائم منتظر ہیں، جب وہ ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۲۔ عقد الدرر باب اول، ابوداود سے ان کی سنن میں، الترمذی سے ان کی جامع میں، النسائی سے ان کی سنن میں، ابن اسحق سے روایت ہے، حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جس کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا: کہ عنقریب ان کی صلب سے ایک مرد خروج کرے گا جس کا نام تمہارے نبی والا ہوگا نبی کے اخلاق میں وہ ان کے مشابہ ہوگا، اس سے ملتا جلتا بیان ابووائل کا ہے جسے اس نے باب سوئم میں نقل کیا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے

رسول اللہ نے فرمایا مہدی علیہ السلام میری عترت سے، فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اس حدیث کو امام ابوداود نے اپنی صحیح ج۴ ص۷۸ ابن حجر نے الصواعق ص۷۹، اسعاف الراغبین ص۷۴۱ مسلم، ابوداود، امام نسائی، ابن ماجہ اور البیہقی سے نقل کیا ہے ینابیع المودۃ ص۳۴۰ نے مشکاۃ المصابیح سے ابوداود اور ام سلمہ سے نقل کیا ہے۔

ینابیع المودۃ ص۳۲۲ پر علی بن ھلال سے اس نے اپنے باپ سے ص۴۳۴ پر الطرانی سے، اس نے الاوسط میں عبایہ بن ربعی سے اس نے ابی ایوب الانصاری سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

رسول اللہ نے فاطمہ علیہ السلام کے لئے فرمایا "ہم سے خیر الانبیاء اور وہ آپ کے باپ ہیں، ہم سے خیر الاوصیاء وہ آپ کے شوہر علی علیہ السلام ہیں، ہم سے خیر الشہداء وہ آپ علیہ السلام کے باپ کے چچا حمزہ علیہ السلام ہیں ہم سے وہ جس کے دو پر ہیں وہ ان سے پرواز کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہیں، وہ آپ کے باپ کے چچازاد جعفر ہیں ہم سے سبطین ہیں وہ اس امت کے سبطین ہیں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں ہم سے مہدی علیہ السلام ہیں وہ تیری اولاد سے ہیں، اسی طرح کی روایت فضائل الصحابہ کے باب میں ابوالمظفر السمعانی نے ابوسعید الخذری سے نقل کیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سبطین سے ہیں

عقدالدرر فصل ۳باب ۹ حافظ ابو نعیم نے کتاب صفۃ الامام المہدی علیہ السلام میں علی بن ھلال سے، اس نے اپنے باپ سے، بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے وقت وفات اپنی بیٹی فاطمہ علیہ السلام سے فرمایا "اے فاطمہ علیہ السلام تیرے بیٹوں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام سے مہدی علیہ السلام ہوں گے"۔ اسے الکنجی نے اپنی کتاب البیان میں حافظ ابو نعیم الاصفھانی سے بیان کیا ہے اسی طرح ینابیع المودۃ ص ۲۳۴ میں معجم الکبیر میں بھی بیان ہوا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے

سابقہ روایات سے یہ بات طے ہو چکی کہ امام مہدی علیہ السلام رسول اللہ کی اولاد سے ہیں علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہ اکی نسل سے ہیں اور آپ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ اب بحث یہ ہے کہ کیا امام مہدی علیہ السلام امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہیں یا امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اس میں علماء اسلام میں اختلاف ہے۔ اہل سنت کے محدثین مفسرین، سیرت نگاروں کی اکثریت شیعہ بارہ امامیہ کے ساتھ متفق ہے کہ امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور باقاعدہ پورا نسب نامہ بھی روایات میں بیان ہوا ہے۔ تو اس بارے چند روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ عقدالدرر کے باب اول میں حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب صفۃ المہدی میں حذیفہ بن لیمان سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے خطبہ دیا اور ہمارے لئے قیامت تک کے حالات کو بیان کیا پھر فرمایا "اگر دنیا سے فقط ایک دن بچ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے طولانی کر دے گا یہاں تک کہ ایک مرد کو اٹھائے گا جس کا نام میرے نام والا ہو گا تو سلمانؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! آپ کے کس بیٹے سے؟ تو آپ نے فرمایا میرے اس بیٹے سے اور آپ نے ہاتھ حسین علیہ السلام کے کندھے پر مارا۔

۲۔ شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید معتزلی نے حضرت علی علیہ السلام کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ مہدی میرے بیٹے حسین علیہ السلام سے ہوں گے۔

۳۔ ینابیع المودۃ کے ص ۷۹۴ پر بھی اس قسم کا بیان ہے۔

حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے

اس بارے ابوداود کی ابی اسحق سے ج ۴ ص ۹۸ پر روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔ لیکن جو لوگ فن حدیث کے ماہر ہیں اور احادیث نبویہ کی صحت و سقم بارے بحث

کرتے ہیں اور راویوں بارے جرح وتعدیل کرتے ہیں اور اصول الفقہ میں جو قواعد احادیث سے احکام لینے بارے مقرر ہیں ابوداود کی اس روایت کو بنیاد نہیں بنا سکتے۔ اس کی چند وجوہ ہیں ۔

۱۔ عقد الدرر ہیں ابی داود کی سنن سے ہی روایت درج کی گئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام سے ہوں گے اختلاف نقل کی وجہ سے یہ روایت اعتبار سے گر جاتی ہے۔

۲۔ احادیث کے حفاظ کی بہت بڑی جماعت نے اپنی اپنی کتب میں اسی حدیث کو نقل کیا ہے اور بلا اختلاف بیان کیا ہے یعنی مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مہدی علیہ السلام حسین علیہ السلام سے ہوں گے ان میں الترمذی، امام نسائی، امام بیہقی سرفہرست ہیں عقد الدرر میں اس کی تفصیل درج ہے۔

۳۔ یہ احتمال موجود ہے کہ خط کوفی میں حسین علیہ السلام لکھا گیا جسے بعد والوں نے حسن علیہ السلام قرار دے دیا۔

۴۔ یہ ایک حدیث ہے اور جو کچھ مشہور ہے اس کے خلاف ہے اور وہ احادیث کثیر تعداد میںہیں ۔

۵۔ اہل بیت علیہ السلام کی ساری احادیث اور روایات سے یہ حدیث ٹکرا رہی ہے اور وہ احادیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہیں کچھ گذر چکی ہیں اور بعض کا بعد میں ذکر ہوگا۔

۶۔ پھر حافظ ابو نعیم جس کی روایات پر خود جناب امین محمد جمال الدین نے بھی اعتماد کیا ہے اور قدیم ترین منبع و مآخذ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے ہے انہوں نے واضح بیان کیا ہے کہ آپ حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔

۷۔ یہ احتمال موجود ہے کہ محمد بن عبداللہ بن حسن جو کہ نفس زکیہ کے نام سے مشہور تھے ان کا تقرب حاصل کرنے کے لئے درھم و دینار کے لالچ میں اس قسم کی حدیث کو وضع کیا گیا ہو۔

ان احتمالات کی موجودگی میں اس حدیث کو کسی بھی طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ امام مہدی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔

تعصب کی عینک اتار کر اور علمی قواعد ضوابط کو سامنے رکھ کر اگر امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے موجود بنیادی مآخذو منابع کو دیکھا جائے تو یہ بات واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور آپ کے نویں فرزند ہیں ۔ فقط یہ سوچ کر شیعہ بارہ امامی اس نظریہ پر متفق ہیں اس لئے ہم اسے تسلیم نہیں کرتے تو یہ خیال علمی اور تحقیقی نہیں اور علماء کو اس قسم کی سوچ سے بالاتر ہونا چاہیے تمام امت مسلمہ جس امام مہدی علیہ السلام کی انتظار میں ہے وہ امام حسین علیہ السلام ہی کے فرزند ہیں اور آپ کا نام رسول اللہ والا نام ہے اور آپ کا مشہور لقب مہدی علیہ السلام ہے۔

مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں

ینابیع المودۃ ص۴۹۲ میں المناقب موفق بن احمد الخوارزمی کی کتاب سے اس نے سلیم بن قیس الھلالی سے اس نے سلمان فارسی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

سلمان: میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ حسین علیہ السلام ابن علی علیہ السلام رسول اللہ کی گود میں بیٹھے ہیں جب کہ آپ علیہ السلام ان کی آنکھوں کا بوسہ لے رہے ہیں اور ان کے منہ کو چوم رہے ہیں اور یہ فرماتے جا رہے ہیں "تم سید ابن سیدہو، سید کے بھائی ہو، تم امام ابن امام ہو، امام کے بھائی ہو، تم حجت ابن حجت ہو اور حجت کے بھائی ہو، تم نو حجج (نمائندگان خدا) کے باپ ہو، جن کا نواں ان کا قائم (مہدی علیہ السلام) ہوگا عقد الدرر میں بھی اس مضمون کی روایت موجود ہے۔

ینابیع المودۃ کے ص ۲۵۸ میں کتاب مودۃ فی القربیٰ سے دسواں نقطہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ سلیم بن قیس الھلالی نے سلمان الفارسی سے اسی حدیث کو بعینہ بیان کیا ہے۔

میرا خیال یہ نہیں کہ کوئی بھی مسلمان ان نو اماموں سے ناواقف ہو یا ان کے اسماء بارے آگاہ نہ ہو وہ سب کے سب حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام وفاطمہ علیہ السلام کے بیٹے ہیں، لیکن عام قاری کی معلومات کے لئے ہم ان کے نام مشہور لقب اور کنیت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابوالحسن علی زین العابدین علیہ السلام (۲) ابوجعفر محمد الباقر علیہ السلام (۳) ابوعبداللہ جعفر الصادق علیہ السلام (۴) ابوالحسن موسیٰ الکاظم علیہ السلام (۵) ابوالحسن علی الرضا علیہ السلام (۶) ابوجعفر محمد الجواد علیہ السلام (۷) ابوالحسن علی الھادی علیہ السلام (۸) ابو محمد الحسن العسکری علیہ السلام (۹) ابولقاسم محمد المہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام امام صادق علیہ السلام کی اولاد سے

ینابیع المودۃ ص۴۹۹ میں حافظ ابونعیم الاصفھانی کی "اربعین" سے حدیث نقل کی ہے اس کتاب میں حافظ ابونعیم نے چالیس احادیث نبویہ کو امام مہدی علیہ السلام کے بارے یکجا کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث سے یہ حدیث ہے جسے مشہور مفسر اور لغت دان ابن الخشاب نے بیان کیا ہے اس نے کہا ہے کہ مجھ سے اس حدیث کو ابا لقاسم طاہر بن ھارون بن موسیٰ الکاظم نے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا "میرے سردار جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ خلف صالح میری اولاد سے ہوگا اور وہ ہی مہدی علیہ السلام ہے اس کا نام محمد علیہ السلام ہے اس

کی کنیت ابوالقاسم ہے آخری زمانہ علیہ السلام میں خروج کرے گا ان کی ماں کو نرجس علیہ السلام کہا جاتا ہوگا۔ ان کے سر پر بادل کا ایک ٹکڑا ہو گا جو انہیں دھوپ سے سایہ دے گا جدھر وہ جائیں گے وہ بادل کا ٹکڑا بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوگا اور اس سے فصیح اور واضح لہجے میں یہ اعلان ہو رہا ہو گا کہ یہ مہدی علیہ السلام ہیں تم سب اس کی اتباع کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بارے

ابن حجر نے الصواعق المحرقہ ص ۲۰۱ پر ہے کہ محمد بن علی باقر علیہ السلام نے چھ فرزند چھوڑے ان سب میں سے افضل و اکمل جناب جعفر الصادق علیہ السلام تھے اسی وجہ سے وہ ان کے خلیفہ اور وصی تھے اور تمام لوگوں نے ان سے علم نقل کیا ان کی شہرت ابت ہوئی بڑے بڑے آئمہ نے ان سے روایت کی جیسے یحی بن سعید، ابن جریح، مالک، سفیانین، ابی حنیفہ، شعبہ، وغیرہ ھم، امام رازی نے بھی سورہ کوثر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کوثر سے مراد حضور پاک کی اولاد ہے اور یہ اس کا جواب ہے جس نے کہا تھا کہ آپ کی نسل نہ ہو گی۔ بنی امیہ سے کسی کا نام نہیں جب کہ آل رسول ہر جگہ پر ہے اور ان کے مشاہیر اوربزرگ علماء اور اکابرین میں باقر، جعفر، موسیٰ، رضا جیسی ہستیاں موجود ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام امام رضا علیہ السلام کی اولاد سے

ینابیع المودۃ ص ۸۴۴، فرائد السمطین سے نقل کیا ہے کہ حسن بن خالد سے روایت ہے کہ علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا اس کا دین نہیں جس میں ورع (گناہوں سے دوری) موجود نہیں اور تم سب میں اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہ شخص ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہو، بعد میں آپ نے فرمایا کہ میری اولاد میں جو چوتھے نمبر پر ہو گا وہ کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہو گا اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے طاہر و پاک کردے گا اور ص ۹۸۴ پر ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا وقت معلوم سے مراد ہمارے قائم کے خروج کا دن ہے سوال کیا گیا کہ آپ کا قائم کون ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میری اولاد سے چوتھے نمبر پر جو کنیزوں کی سردار کا بیٹا ہے زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کردے گا فرائد السمطین سے بھی اسی مضمون کی روایت موجود ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعارف اہل سنت کے ہاں

جب موسیٰ الکاظم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو آپ کی ۷۳ اولادیں تھیں ان میں علی رضا علیہ السلام بھی تھے وہ سب بیٹوں میں زیادہ لائق، زیادہ آگاہ، زیادہ عالم و فاضل اور شان والے تھے۔ اسی وجہ سے مامون نے انہیں اپنی بیٹی عقد میں دی اور انہیں

اپنا ولی عہد بنایا مامون نے اپنے ہاتھ سے ۲۰۱ ہجری میں تحریر کیا کہ وہ میرے ولی عہد ہیں لیکن آپ کی وفات مامون سے پہلے ہوئی مامون آپ کو اپنے باپ ہارون کی قبر کے پچھلے حصہ میں دفن کرنا چاہتا تھا لیکن جیسا کہ امام رضا علیہ السلام نے خبر دی تھی مامون کی ضخواہش اور کوشش کے باوجود اگلے حصہ میں ہی آپ کو دفن کیا گیا آپ کے موالیوں سے الکوفی ہیں جو السری السفطی کے اساتذہ سے ہیں وہ آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوا تھا۔آپ کے بارے بہت زیادہ لکھا گیا ہے۔(دیکھیں صواعق المحرقہ ص ۲۲۱)

حضرت امام مہدی علیہ السلام حسن بن علی العسکری علیہ السلام کی اولاد سے

گذشتہ تمام روایات کی روشنی میں بات واضح ہو گئی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام حسینی ہیں اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد ہیں اسے اہلسنت کے معروف مصنفین نے لکھا ہے۔

۱۔ینابیع المودۃ ص ۴۹۱ میں حافظ ابو نعیم کی کتاب اربعین سے ، ابن الخشاب کے واسطہ سے روایت درج کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ہم سے صدقہ بن موسیٰ سے، اسے میرے باپ نے اسے علی علیہ السلام بن موسیٰ رض علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا الخلف الصالح حسن علیہ السلام بن علی العسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہیں وہی صاحب الزمان ہیں اور وہی مہدی علیہ السلام ہیں"۔

۲۔ اسعاف الراغبین ص ۱۵۷میں شیخ عبدالوھاب الشعرانی سے، اس نے اپنی کتاب الیواقبت والجواہر سے، اس نے الفتوحات المکیہ سے کہ انہوں نے کہا ہے کہ تمہیں یہ بات معلوم رہے کہ مہدی علیہ السلام کا خروج یقینی ہے لیکن وہ خروج نہ کریں گے مگر یہ کہ زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی پس وہ ظاہر ہو کر اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے وہ رسول اللہ کی عترت سے ہیں فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ، ان کے جد امجد حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے والد امام حسن العسکری علیہ السلام ہیں جو امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ہیں ،جو امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند ہیں وہ امام علی رضا علیہ السلام کے فرزند ،وہ موسیٰ الکاظم علیہ السلام کے فرزند، وہ جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند، وہ محمد باقر علیہ السلام کے فرزند، وہ علی زین العابدین علیہ السلام کے فرزند ہیں ، وہ حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام اور فاطمہ علیہ السلام کے فرزند ہیں ان کا نام رسول اللہ والا نام ہے مسلمان رکن اور مقام کے درمیان کعبۃ اللہ کے پاس مسجد الحرام، مکہ ینّان کی بیعت کرینگے۔اس قیمتی روایت اور انتہائی پر مغز عبارت کو علماء اہل سنت نے اپنی کتب میں اسی ترتیب سے نقل کیا ہے۔ینابیع المودۃ کے ص ۴۵۱ پر کتاب فصل الخطاب سے یہ بیان نقل ہوا ہے کہ آئمہ اہل البیت علیہ السلام سے ابو محمد الحسن العسکری علیہ السلام ہیں اور پھر تحریر کیا کہ ان کے ایک ہی فرزند ہیں جو ابو القاسم محمد المنتظر ہیں ، القائم، الحجۃ، المہدی ،صاحب الزمان، خاتم الائمہ، ان کے القاب ، بارہ امامی شیعوں میں معروف ہیں ص ۴۷ پر ہے کہ میرے

سردار عبدالوھاب الشعرانی نے اپنی کتاب الجواھر میں دیا ہے کہ مہدی علیہ السلام امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں مطالب السول فی مناقب آل رسول تالیف کمال الدین طلحہ اور کتاب الدرر المنظم میں ہے کہ مہدی علیہ السلام ابو محمد الحسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان علیہ السلام کے آخری باب میں ہے مہدی علیہ السلام حسن عسکری علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں ہے کہ مہدی موعود ابن ابو محمد الحسن العسکری ہیں۔سبط ابن الجوزی نے تذکرۃ الائمہ علیہ السلام میں، المھدی ابو محمد الحسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔آپ کی ولادت ۵۱ شعبان ۲۵۵ھ میں ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند وہ اب تک زندہ اور موجود ہیں شعرانی نے تواضع الانوار القدسیہ المسقاۃ من الفتوحات المکیہ میں، الصبانی المصری نے اسعاف الراغبین میں، شیخ صلاح الدین الصفوی نے شرح الدائرۃ میں جیسا کہ الحنفی القندوزی نے ینابیع المودۃ میں بیان کیا ہے۔ شیخ المالکی نے الفصول المہمہ میں، الشیخ الحموینی الشافعی نے کتاب فرائد السمطین میں کہ مہدی علیہ السلام ابو محمد حسن العسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

تبصرہ

اتنی ساری احادیث و روایات بیان کرنے کے بعد اس نظریہ کا اختیار کرنے کی گنجائش بالکل باقی نہیں رہ جاتی کہ کوئی یہ کہے کہا حضرت امام مہدی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے آپ علیہ السلام کا حسینی علیہ السلام ہونا مسلم ہے، اور اگر امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہونے والی حدیث درست مان لی جائے تو آپ ددھیال میں حسینی علیہ السلام اور ننھیال میں حسنی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ علیہ السلام کی جدہ پاک جناب فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ہیں جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ تھیں، اس لحاظ سے آپ علیہ السلام حسنی بھی ہیں اور حسینی علیہ السلام بھی ہیں۔

اختتام

خداوند سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بقیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے محبت کرنے اور انکی نصرت کے لئے تیاری کرنے کی توفیق دے اور ہماری زندگی اتنی بڑھا دے کہ ہم ان خوشحال دنوں کا دیدار کر سکیں، جن میں حضرت ولی عصر علیہ السلام پرچم اسلام کو پوری دنیا پر لہرائیں گے، دنیا کو آسودہ حال بنا دیں گے، ظلم ختم ہوگا، عدالت کی صبح نور پر طلوع ہوگی، انسان، انسانیت کی شاہراہ پر قدم رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ میری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنے حضور درجہ قبولیت دے اور اس کا ثواب میرے ماں باپ، اجداد کی روح کو پہنچائے، میری اولاد کو بھی حضرت ولی العصر علیہ السلام کے ناصران سے بنائے۔

خادم منتظرین امام مہدی (علیہ السلام)
سید افتخار حسین النقوی النجفی
۷۲جنوری ۲۰۰۵ھ ۱۶ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۵ھ

فہرست

معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام) 4
حصہ اول 4
حضرت ولی العصر امام زمانہ (عج) کے حضور اظہار عقیدت 4
امام زمانہ علیہ السلام کے بارے میں 4
امام زمانہ علیہ السلام کا تعارف 4
حضرت امام مہدی (عج) کی طہارت و ساری مخلوق پر برتری 5
امام مہدی (عج) اللہ تک جانے کا وسیلہ 6
امام مہدی (عج) ہر شئی پر ناظر 6
امام مہدی (عج) نور خدا 7
امام مہدی(عج) حجت ِخدا 7
امام مہدی علیہ السلام کی معرفت 8
امام وقت کے بارے عقیدہ کیسا ہو؟ 9
امام زمانہ علیہ السلام سے اظہار عقیدت کا انداز 9
امام مہدی (عج) تمام انبیاء پر حجت 9
حضرت امام مہدی (عج) کی کامیابی 10
حضرت ولی العصر علیہ السلام کی کچھ خصوصیات 11
امام مہدی (عج) اور ظالموں سے انتقام 12
معرفت نامہ(ماخوز از زیارت امام زمانہ علیہ السلام)حصہ دوم 13
امام زمانہ علیہ السلام کے مبارک وجود کے فوائد 13

ولایت و امامت کے اقرار کے فوائد.................................13
منکرین ولایت کا انجام.................................14
امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت اور ولایت قبول کرنے کا اعلان.................................14
ان سارے اعترافات کی وجہ.................................14
ایک مومن کی آرزو.................................15
زائر کی آرزو اور درخواست.................................16
زائر منزل یقین پر.................................17
اللہ کا دین اللہ کا مکمل کلمہ ہے.................................17
حرم امام میں داخلہ کی اجازت.................................18
امام کی موجودگی کا یقین.................................19
زیارت کا فلسفہ.................................19
زائر امام زمانہ علیہ السلام کے گھر میں.................................20
خداوند کی نعمات و انعامات کا تذکرہ اور شکر بجالانا.................................20
عبادت کی شرائط.................................20
حمد بجالانے کی وجہ.................................21
ناصبیوں، غالیوں اور مفوضہ سے اعلان برائت.................................22
آئمہ اہل البیت (علیہم السلام) ہم جیسے نہیں.................................23
ولایت کی نعمت سب نعمتوں کی سردار نعمت ہے.................................23
اور آپ کے بارے چند تعریفی کلمات.................................23
امام زمانہ (عج) کے عہدہ اور منصب ملنے کا وقت و عرصہ.................................24

امام زمانہ علیہ السلام کا سیکرٹریٹ 25
اللہ سے دعائیں 25
مومن موالی کی آرزو اور دعاء کے ضمن میں اپنے ارادوں کا اعلان.......................... 25
غیبت طولانی ہونے پر غم ودرد کا اظہار.. 26
زندگی میں امام علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کی آرزو 26
رجعت کا عقیدہ اور اپنے امام علیہ السلام سے گفتگو 26
اختتامی دعاء 27
غیبت کبریٰ کے زمانہ میں مومنین کی ذمہ داریاں 28
حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں حصہ اول................................. 33
اہل سنت کی کتابوں میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے متعلق روایات کا تذکرہ............ 33
تمہید: 33
آسمانی ادیان میں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا تذکرہ 34
انجیل کے مفسرین کا بیان... 35
علماء اہل سنت کا نظریہ... 35
ایک خاتون کا تذکرہ جس کی اولاد سے بارہ مرد ہوں گے 36
سابقہ انبیاء علیہ السلام کی کتابوں سے نتیجہ.. 37
علماء اہل سنت کی روایات... 37
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت بارے 37
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت باریاہل سنت کی کتابوں سے حوالہ جات 38
حوالہ نمبرا: 38

حوالہ نمبر ۲:..38
ابن الازرق کے قول پر تبصرہ...39
حوالہ نمبر ۳:..39
ذہبی کی بات پر تبصرہ 40
حوالہ نمبر ۴:..40
حوالہ نمبر۵:..40
حوالہ نمبر۶:..41
حوالہ نمبر۷:..41
حوالہ نمبر۸:..41
خیر الدین کے بیان پر تبصرہ...41
۲۔ بارہویں امام(علیہ السلام) کے نسب اور آپ(علیہ السلام) کینام بارے.................................41
المہدی (علیہ السلام) کنانی ہیں ،ہاشمی ہیں...42
المہدی (علیہ السلام) عبدالمطلب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں...................................42
المہدی (علیہ السلام) ابوطالب (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں 43
حضرت مہدی (علیہ السلام) اہل البیت علیہ السلام سے ہیں...43
مہدی (علیہ السلام) رسول اللہ کی اولاد سے 44
مہدی (علیہ السلام) فاطمہ(سلام اللہ علیہ ا) کی اولاد سے 45
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت حسین (علیہ السلام) کی اولاد سے ہیں 45
اللہ کا انتخاب 46
حضرت امام مہدی(علیہ السلام) کی والدہ کا نام 47

حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت امام رضا (علیہ السلام) کی اولاد سے.......................... 47
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے والد کا نام اور ان کا حلیہ مبارک.............................. 48
حلیہ مبارک بارے مزید بیان... 48
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اوصاف 49
حضرت ولی العصر (علیہ السلام) حجت علیہ السلام خدا صاحب الزمان علیہ السلام کا حلیہ مبارک 49
مہدویت ایک عنوان و نظریہ ہی نہیں بلکہ ایک مخصوص شخصیت ہیں 50
حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل سنت کی نظر میں حصہ دوم.................................. 52
حضرت امام زمانہ(عج) کن کی شبیہ ہیں 52
حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام) کا حسن و جمال 52
حضرت بقیۃ(علیہ السلام) کا سن مبارک 54
حضرت امام عصر(علیہ السلام) کی قدو قامت 54
آپ(علیہ السلام) کے سر اقدس کے موئے مبارک.. 55
حضرت امام زمانہ (علیہ السلام) کا چہرہ مبارک 55
حضرت حجت خدا علیہ السلام کے ابرو مبارک.. 56
حضرت صاحب الزمان(علیہ السلام) کی چشم ہائے مبارکہ 56
حضرت ولی العصر(علیہ السلام) کی بینی مبارک 56
حضرت صاحب العصر(علیہ السلام) کا دہن اقدس اور لب ہائے مبارکہ.............................. 57
حضرت خلیفۃ اللہ (علیہ السلام) کے دندان مبارک 57
حضرت امام العصر(علیہ السلام) کی ریش مبارک 57
حضرت ولی العصر(علیہ السلام) کی گردن مبارک... 57

حضرت امام عصر (علیہ السلام) کے دوش مبارک 57
حضرت صاحب الزمان (علیہ السلام) کا سینہ مبارک 58
حضرت وارث زمانہ (علیہ السلام) کی کمر مبارک 58
حضرت حجت خدا (علیہ السلام) کی کلائی مبارک 58
حضرت ولی العصر (علیہ السلام) کا بطن مبارک 58
حضرت صاحب الزمان (علیہ السلام) کی ران مبارک 59
حضرت امام زمانہ (علیہ السلام) کا زانور مبارک 59
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے بعض دیگر اوصاف کا تذکرہ 59
اللہ کے ہاں حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا مقام و منزلت 61
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اللہ کے خلیفہ اور خاتم الائمہ علیہ السلام ہیں 62
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی امامت فرمائیں گے 64
حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت امام مہدی (علیہ السلام) 64
کے پیچھے نماز ادا کریں گے 64
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا پرچم 66
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) عطاءو بخشش خوشحالی کا دور 66
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی عطاءو بخشش 66
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے معجزات اور کرامات 68
سابقہ بیانات کا خلاصہ اور نتیجہ 69
حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق چالیس منتخب احادیث 72
۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا درخشاں چہرہ 72

۲۔ شہر قم اور ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام)............72
۳۔ ناصران حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور خواتین............72
۴۔ خوش قسمت لوگ............73
۵۔ غیبت امام زمانہ علیہ السلام (علیہ السلام) اور ہلاکت سے بچنے کا نسخہ............73
۶۔ حضرت قائم (علیہ السلام) کی خصوصیت............74
۷۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے اہم کام............74
۸۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی غیبت اور مومنین............74
۹۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کا گھر............75
۱۰۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کا زمانہ اور آپ علیہ السلام کے دور میں رہنے والے لوگ............75
۱۱۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) پر سلام بھیجنا............75
12۔ حضرت قائم (علیہ السلام) کا قیام اور فکری ارتقاء............76
13۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور پرچم توحید............76
14۔ حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا............76
15۔ حضرت امام علیہ السلام کی توصیف بزبان پیغمبر اکرم............77
16 حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کے شیعوں کی خوشحالی............77
17۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور علمی انقلاب............77
18۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور عدالت کا نفاذ............78
19۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) سے محبت کا اظہار............78
20۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ملاقات کا شرف............78
21۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور قیامت............79

۲۲۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور مومنین کے آپس میں تعلقات 79
23۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آسمان وزمین کی برکات 79
24۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور دستور الٰہی 80
25۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زمین پر رونقیں 80
26۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور انتظار 81
27۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور صبر 81
28۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زکات 81
29۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور امام محمد باقر (علیہ السلام) کی آرزو 81
30۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی حکومت کے لئے تیاری 82
31۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور خواتین میں علم و حکمت کی فراوانی 82
32۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی غیبت میں ذمہ داریاں 82
۳۳۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ علیہ السلام کی معرفت کا فائدہ 83
34۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے جذبات 83
35۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کا دیدار 83
36۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور زمانہ جاہلیت کی موت 83
37۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کے ناصران میں خواتین 84
38۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور مدد کی فراہمی 84
39۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ علیہ السلام کے اصحاب بننے کی آرزو 85
40۔ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) اور آپ کی انتظار کرنے کی فضیلت 85
حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کے چالیس فرمودات 86

۱۔ زمین کی آبادی..86
۲۔ اللہ کا بقیہ...86
۳۔ قائم آل محمد..86
۴۔ شیعوں کی مشکلات...87
۵۔ اللہ سے رشتہ داری...87
۶۔ سرکشوں کی بیعت 87
۷۔ غیبت کے دوران 88
۸۔ زمین والوں کے لئے امان 88
۹۔ حجت کا وجود..88
10۔ مشیت خدا...88
۱۱۔ حق 89
12۔ حق کا غلبہ اور باطل کا خاتمہ..89
13۔ لاتعلقی کا نتیجہ..89
14۔ ازالہ شک 89
15۔ ہمارے اوپر ظلم کرنے والے..90
16۔ مخلوق پر ہمارا احسان ہے..90
17۔ فرج وکامیابی کا وقت 90
18۔ ظہور کی نشانی 90
19۔ دعاء...91
20۔ سوال کرنا 91

21۔ اسوہ 91

۲۲۔ نئے مسائل 91

23۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ 92

24۔ اذیت.. 92

25۔ دائیں ،بائیں 93

26۔ وحدت 93

27۔ محبت کا حصول 93

28۔ حالات کا علم.. 94

29۔ رعایت وحفاظت.. 94

30۔ رحمت اورمہربانی.. 94

31۔ مشاہدہ... 95

32۔ اموال کھانا 95

۳۳۔ غیر کے مال میں تصرف کرنا.. 95

34۔ طہارت وپاکیزگی.. 96

35۔ نماز مغرب.. 96

36۔ دعا اور تسبیح کی فضیلت 96

37۔ سجدہ شکر 97

38۔ چھینک آنا 97

39۔ شیطان کی تذلیل ورسوائی.. 97

40ہدایت 97

نظریہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے شیعوں پر ناروا اتہامات اور ان کے جوابات 99
افسوس ناک امر 99
شیعہ مسلمانوں کی طرف غلط عقائد کی نسبت 99
ابن خلدون کا اعتراض 99
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے شیعوں کا عقیدہ 100
شیعوں پر ناروا تہمت 101
بے بنیاد تہمت 102
حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مکہ سے ہونا ہے کسی سرداب سے نہیں 102
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے اہل سنت کا عقیدہ بھی شیعہ والا ہے 103
قیامت سے پہلے اہم واقعہ 103
علماء اہل سنت کی بہت بڑی تعداد شیعہ عقائد کی تائید کرتی ہے 104
علماء اہل سنت اور مشائخ صوفیاء کی فہرست 104
رابطہ العالم الاسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد صالح کا بیان 105
اس ساری بحث سے ہمارا ہدف و مقصد 107
امام مہدی علیہ السلام کے موضوع پر اتفاق 107
شیعہ اور سنی میں اختلافی امور 108
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے سرداب کا عنوان اور موضوع 108
سرداب کی حقیقت 109
تمام مذاہب والوں کا طریقہ 110
امام مہدی علیہ السلام کسی سرداب سے باہر نہ آئیں گے 110

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی عمر.......................................110
اختتام کلام.... امین محمد جمال الدین مصری کے دو کتابچے بارے حقائق نامہ...................111
حضرت امام مہدی علیہ السلام نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ اہل البیت علیہ السلام سے ہیں.............113
محمد امین جمال الدین مصری کے بیانات پر نقطہ اعتراض 114
سنی شیعہ کے امام مہدی علیہ السلام ایک ہیں 114
حضرت امام مہدی علیہ اسلام امت مسلمہ سے ہوں گے.......................................115
حضرت امام مہدی علیہ السلام سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں 115
امام مہدی علیہ السلام عرب ونکے قبیلہ کنانہ سے ہوں گے 116
حضرت امام مہدی علیہ السلام قریش سے ہیں 116
حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی ہاشم سے ہیں.......................................116
قریش کے لئے تجارت کا پرمٹ 117
مہدی علیہ السلام عبدالمطلب کی اولاد سے 117
حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کا تعارف.......................................117
امام مہدی علیہ السلام ابوطالب علیہ السلام کی اولاد سے 118
حضرت ابوطالب علیہ السلام کا تعارف.......................................118
مہدی آل علیہ السلام محمد سے.......................................119
امام مہدی علیہ السلام عترت سے ہیں 119
امام مہدی اہل البیت علیہ السلام سے 120
امام مہدی ذوی القربیٰ سے 120
امام مہدی علیہ السلام ذریت سے ہیں.......................................120

امام مہدی علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی اولاد سے 121
امام مہدی علیہ السلام فاطمہ علیہ السلام کی اولاد سے 121
حضرت امام مہدی علیہ السلام سبطین سے ہیں 121
حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے 122
حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے 122
مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند ہیں 124
حضرت امام مہدی علیہ السلام امام صادق علیہ السلام کی اولاد سے 124
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بارے 125
امام مہدی علیہ السلام امام رضا علیہ السلام کی اولاد سے 125
حضرت امام رضا علیہ السلام کا تعارف اہل سنت کے ہاں 125
حضرت امام مہدی علیہ السلام حسن بن علی العسکری علیہ السلام کی اولاد سے 126
تبصرہ 127
اختتام 127